



# اسلامی فتوحات کی عہدِ بہار کی تاریخ

## اسلامی فتوحات اسلامیہ

معارفِ اسلامی نے خلافتِ عثمانیہ کے درجہ تک وسط ایشیائے مرکزی و ایشیائے وسطی اور وسطی ایشیائے جنوبی تک



تألیف: احمد عادل کمال  
ترجمہ و اضافہ: عثمان فاروقی



## اپنی تاریخ سے نا آشنا قومیں اپنے جغرافیے سے بھی نا آشنا و حیثیتی میں

خطاب بہ جوانان اسلام  
علامہ اقبال

کبھی اسے لو جوں مسلم! تہہ بھی کیا تہہ؟ وہ کیا گردوں تھا، ٹو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا؟  
بچے اُس قوم نے پالا ہے آغوشِ محبت میں کچل ڈالا تھا جس نے پاؤں میں تاجِ سردار  
تمدنِ آفریں، خفاقیِ آئینِ جہاں داری وہ صحرائے عرب، یعنی شہزادوں کا گہوارا  
ماںِ الفتورِ فکری کا رہا شانِ امارت میں بہ آب و رنگ و خال و خط چہ حاجتِ رُکے زیبارا  
گداؤں میں بھی وہ اللہ والے تھے فیروزِ استے کہ شمع کو گدا کے ڈر سے بے بیش کا نہ تھا پارا  
غرض میں کیا کہوں تھ سے کہ وہ صحرائیں کیا تھے جہاں گیر، د جہاں دار و جہاں بان و جہاں آرا  
اگر چاہوں تو ہنسی کھینچ کر الفاظ میں رکھ دوں مگر تیرے جھکی سے فزوں تر ہے وہ نظارا  
بچے آباء سے اپنے کوئی نسبت نہ نہیں سکتی کہ تو گفتار، وہ کردار، تو ثابت، وہ سیارا  
گنوا دی ہم نے جو اسلاف سے میراثِ پاکِ قبی نہیں دینا کے آئینِ مسلم سے کوئی چارا  
مگر وہ علم کے موتی، کتابیں اپنے آباء کی جو دیکھیں ان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سیارا  
(آئک دہ)





اسلامی فتوحات کی عہد بہ عہد سہری تاریخ

# اٹلس فتوحاتِ اسلامیہ

تعارف، صدیقی سے تلافیت عثمانیہ کے عروج و کچل، طرابلس سے کرکس، اندلس اور وسطی ایشیاء تک

■ 150 تصاویر، پانچ رنگین نقشے ■ تاریخی شماریات کل 300 لاپا بیت گیارہویں ■ گورنر طریت سے آراء

ترجمہ و اشعار: شمس فاروقی

دارالاسلام  
کتاب خانہ اسلامیہ، کراچی




 وزارت معارف و اوقاف و صنایع مستظرفه  
 کتابخانه ملی جمهوری اسلامی ایران

تلفون: 4021659 فاكس: 00966 1 4043432-4033962  
E-mail: darussalam@awalnet.net.sa · Riyadh@dar-us-salam.com  
Website: www.darussalam.com

00971 6 5632623 • امریکہ • مملکت متحدہ 001 713 7220419 • یوگایا • 001 716 6255925

0061 2 9758 4040: آسٹریلیا      0044 208 539 4889: آسٹریلیا

پاکستان (عقباتی و فخری کی شوزوم) 36 (نومبر) سیکریٹریٹ شاپ، لاہور

7354072: فاكس 0092 42 7240024-7232400-7111023-7110081: تليفون  
7320703: فاكس 7120054: تليفون 0322 8484569-0321 4212174: تليفون  
Website: [www.darussalampk.com](http://www.darussalampk.com) E-mail: [info@darussalampk.com](mailto:info@darussalampk.com)

اسلام آباد F-8 مرکز اسلام آباد فون: 0092 51 2281513 0321 5370378  
گسٹ ہاؤس طارق دروازہ القابلی فری پورٹ شاپنگ مال لن: 4393936 0092 21 4393937 فیکس:

مكة دار السلام ١٤٢٨ هـ  
 فقرة مكة السلك بعد اربعة اشهر النشر  
 كمال احمد علال  
 الخليل الجزائري الاسلامي باللغة العربية احمد خالد - الرياض ١٤٢٨ هـ  
 ص: ١٥٤ طابع ٧٧٢٨ م  
 رقم: ٩٨٠-٩٦٠-٩٦٠  
 ١. الفهرست الاسلامي ٢. التاريخ الاسلامي ٣. الفهرست  
 فيري ٩٨٣ ٢١٨/٢٢٥٢  
 رقم الترقيم ١٤٢٨/٦٦٥٣  
 مملكت: ٩٨٠-٩٦٠-٩٦٠



اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کلمات میرا نیا بہت دم کرنے والا ہے

### انتساب

ہر اُس مسلمان مرد اور عورت کے نام جو اس پُر فتن دور میں، دنیا کے کسی بھی خطے میں، اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسلام کی سر بلندی اور امت مسلمہ کی ”نشاۃ ثانیہ“ اور عظمتِ رفیعہ کی بحالی کا عظیم الشان فریضہ سر انجام دے رہا ہے۔

مرضا میں

[illegible]

62	عاشق سووم	نقشب	شواہداتِ عوامی
63	جزیرہ نمائے عرب:		
64	جزیرہ نمائے عرب کا انسانی و مذہبی ہارٹ		
65	نقشب: ذمہ داری بھگتیں	2	جزیرہ نمائے عرب کی عقلی تعلیم
66	نقشب: اودہ کو سکے سدا بپ کے لیے بھلے دانے		
67	نقشب		
68	نقشب: اودہ کے خلاف جنگوں کے نتائج	3	نقشب: نمرائے عرب کی تاریخی تشکیل
69	نقشب: اودہ اور ان کے سدا بپ کی تاریخی (تجزیہ و 1)		
70	نقشب: اودہ اور ان کے سدا بپ کی تاریخی (تجزیہ و 2)		
71	عراق (جدید نقشب)	4	
72	عراق		
73	عراق کی اہمیت		
74	عراق کی اہمیت کا پورا سہارا (خلافت راشدہ)		
75	عراق کی اہمیت کا پورا سہارا (خلافت راشدہ)	1	عراق کی اہمیت کا پورا سہارا (خلافت راشدہ)
76	عراق کی اہمیت کا پورا سہارا (خلافت راشدہ)		
77	عراق کی اہمیت کا پورا سہارا (خلافت راشدہ)		
78	عراق کی اہمیت کا پورا سہارا (خلافت راشدہ)		
79	عراق کی اہمیت کا پورا سہارا (خلافت راشدہ)		
80	عراق کی اہمیت کا پورا سہارا (خلافت راشدہ)		
81	عراق کی اہمیت کا پورا سہارا (خلافت راشدہ)		
82	عراق کی اہمیت کا پورا سہارا (خلافت راشدہ)		
83	عراق کی اہمیت کا پورا سہارا (خلافت راشدہ)		

صفحہ	عنوان اسناد حوالہ	توضیح	عنوان اسناد کتاب
84		14. شہداء و اہل بیت	
		15. سرسبز و خوشنظر	
85	» اخصاب	16. معرکہ کربلا	جنگ کربلا
			نبی و اہل بیت کے معرکے
86		17. مئی اور فرانس کے معرکے	معرکہ کربلا
			خاندان دہلیہ کا عراق سے تعلق
87		18. خاندان عراق سے تعلق	
88			2. خاندان دہلیہ کے عراق سے تعلق
89	» صحیح باقر	19. عراق میں خاندان کے معرکے	
90	» اہم چوکیاں و معرکے		3. معرکہ کربلا
91		20. جنگ کربلا	
92		21. معرکہ کربلا (1 اور 2)	
93	» اہل بیت	22. معرکہ کربلا (3)	4. معرکہ کربلا
94		23. معرکہ کربلا (4)	
95		24. معرکہ کربلا (6)	
96		25. معرکہ کربلا (6)	
97		26. سونے کی کھوپڑی کی بھارت	
98	» سواد	27. سونے کی کھوپڑی کی دعا	
99	» کربلا » صلیب » شہرین		معرکہ کربلا میں حکماء اور اہل بیت
100	» کربلا » صلیب » شہرین		
101		28. اہل بیت کے لئے عراق اور "الجور" عراق اور الجور (خلافت راشدہ میں)	
102		29. کربلا کے لئے دعا	
103		30. کربلا میں کربلا کے لئے دعا	
104		31. صلیب پر اسلامی جگہ 32. رستم و سہروردی	
105			دست دوم
105	» اہل بیت		کربلا اور عراق کے لئے دعا
106		33. کربلا	1. جنگ کربلا
			اسلامی شہر کربلا میں شامل دعا
107	» شہرین » نہایت » شہرین	34. معرکہ کربلا کے لئے دعا	اسلامی شہر کربلا میں شامل دعا



صفحہ	عنوان کتاب	تفصیل	عنوان کتاب
108	عنوان کتاب	35۔ فقہ رحمہ اللہ کی 9 ویں آہ	اسلامی فکھر کا وسیع سے اہل اہل کے لحاظ
109		36۔ میدان 35۔ سید کریم 37۔ چاند ہادیانی ہجوم	
110		38۔ احمد انیل کے فارغ ہیں	پرواز ان آراء
111		39۔ مبین کا جہاد پہلے 40۔ ایم اے اے	
112		41۔ ایم اے اے 42۔ ایم اے اے	
113		43۔ چاند کے چاند 44۔ چاند کے چاند	
114		45۔ چاند کے چاند اور چاند کے چاند	دور اور ان آراء
115		46۔ چاند کے چاند کے چاند کے چاند	نیمہ یونان شمس
116		47۔ چاند کے چاند کے چاند کے چاند	چاند کے چاند کے چاند کے چاند
117		48۔ چاند کے چاند کے چاند کے چاند	3۔ چاند کے چاند کے چاند کے چاند
118		49۔ چاند کے چاند کے چاند کے چاند	2۔ چاند کے چاند کے چاند کے چاند
119		50۔ چاند کے چاند کے چاند کے چاند	4۔ چاند کے چاند کے چاند کے چاند
120		51۔ چاند کے چاند کے چاند کے چاند	
121		52۔ چاند کے چاند کے چاند کے چاند	5۔ چاند کے چاند کے چاند کے چاند
122		53۔ چاند کے چاند کے چاند کے چاند	6۔ چاند کے چاند کے چاند کے چاند
123		54۔ چاند کے چاند کے چاند کے چاند	7۔ چاند کے چاند کے چاند کے چاند
125		55۔ چاند کے چاند کے چاند کے چاند	8۔ چاند کے چاند کے چاند کے چاند
126		56۔ چاند کے چاند کے چاند کے چاند	9۔ چاند کے چاند کے چاند کے چاند
127		57۔ چاند کے چاند کے چاند کے چاند	10۔ چاند کے چاند کے چاند کے چاند
128		58۔ چاند کے چاند کے چاند کے چاند	11۔ چاند کے چاند کے چاند کے چاند
129		59۔ چاند کے چاند کے چاند کے چاند	12۔ چاند کے چاند کے چاند کے چاند
130		60۔ چاند کے چاند کے چاند کے چاند	13۔ چاند کے چاند کے چاند کے چاند
131		61۔ چاند کے چاند کے چاند کے چاند	14۔ چاند کے چاند کے چاند کے چاند

صفحہ نمبر	عنوان کتاب	تفسیر	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
132	2	الجزیرہ اور آدنیس کی حالت	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
133		56. نہاد اور نہاد کی طرف سے پیش کردہ		
134		57. نہاد اور نہاد کی طرف سے پیش کردہ		
135		58. نہاد اور نہاد کی طرف سے پیش کردہ		
136		59. نہاد اور نہاد کی طرف سے پیش کردہ		
138		60. نہاد اور نہاد کی طرف سے پیش کردہ		
138		61. نہاد اور نہاد کی طرف سے پیش کردہ		
139		62. نہاد اور نہاد کی طرف سے پیش کردہ		
140		63. نہاد اور نہاد کی طرف سے پیش کردہ		
141		64. نہاد اور نہاد کی طرف سے پیش کردہ		
142		65. نہاد اور نہاد کی طرف سے پیش کردہ		
143		66. نہاد اور نہاد کی طرف سے پیش کردہ		
144		67. نہاد اور نہاد کی طرف سے پیش کردہ		
145		68. نہاد اور نہاد کی طرف سے پیش کردہ		
147		69. نہاد اور نہاد کی طرف سے پیش کردہ		
148		70. نہاد اور نہاد کی طرف سے پیش کردہ		
149		71. نہاد اور نہاد کی طرف سے پیش کردہ		
150		72. نہاد اور نہاد کی طرف سے پیش کردہ		
151		73. نہاد اور نہاد کی طرف سے پیش کردہ		
152		74. نہاد اور نہاد کی طرف سے پیش کردہ		
153		75. نہاد اور نہاد کی طرف سے پیش کردہ		
154		76. نہاد اور نہاد کی طرف سے پیش کردہ		

صفحہ	موضوعات کتاب
155	۱۔ شریان
158	۲۔ جارینج
157	۳۔ جینیل دان = بھیرو سوو
159	۴۔ یارو داکٹر = کوہستان = پانچر
	۵۔ جین
	۶۔ راجہ ذراوہ خاں = اسٹریٹن = ارمان دان = اوجھر
160	۷۔ جیون = زرنج = اُست
	۸۔ کابل = بکدر
161	۹۔ جیورا = مقد = کرند
	۱۰۔ سرکرد
162	۱۱۔ کلف = طاق رحمان (کلا رحمان)
	۱۲۔ پینیس = اشل
163	۱۳۔ خواہد (کینا) = طاقان = کوف
164	۱۴۔ طاش = فرمانہ = بکدر
	۱۵۔ طاشان = کاشغر
166	۱۶۔ ناک پیدہ
	۱۷۔ طام قسطنطنیہ کی فتح
168	۱۸۔ آرمینیا = کاندھ = سارک = راجہ سہاس
169	۱۹۔ آرمینیا = کاندھ = سارک = راجہ سہاس
170	۲۰۔ آرمین = کاندھ = سارک = راجہ سہاس
171	۲۱۔ آرمین = کاندھ = سارک = راجہ سہاس
172	۲۲۔ آرمین = کاندھ = سارک = راجہ سہاس
	۲۳۔ آرمین = کاندھ = سارک = راجہ سہاس
173	۲۴۔ آرمین = کاندھ = سارک = راجہ سہاس
	۲۵۔ آرمین = کاندھ = سارک = راجہ سہاس
174	۲۶۔ آرمین = کاندھ = سارک = راجہ سہاس
175	۲۷۔ آرمین = کاندھ = سارک = راجہ سہاس
176	۲۸۔ آرمین = کاندھ = سارک = راجہ سہاس
177	۲۹۔ آرمین = کاندھ = سارک = راجہ سہاس
178	۳۰۔ آرمین = کاندھ = سارک = راجہ سہاس
179	۳۱۔ آرمین = کاندھ = سارک = راجہ سہاس
180	۳۲۔ آرمین = کاندھ = سارک = راجہ سہاس



صفحہ	عنوانات کتاب	تقریب	عنوانات حواشی
209		96 معرکہ یرموک (2)	
210	خاندان بنی ہاشم علی		
211		96-99 معرکہ یرموک (3 اور 4)	
213		92-94 معرکہ یرموک (5 اور 6)	
214	جنگ یرموک کی خصوصیات	93 معرکہ یرموک (7)	» نظریہ کاسٹو » نظریہ قلب پارست
215		94 فلسطین سے دہائیوں کا مسئلہ 95 اہمیت کی توقعات	
216	باب ششم:		
	فتح مصر		
216	1 نئی لکھنا کا نامہ مزاحمت خاتمہ حق (شاہ مصر)	96 معرکہ اور دوسرے غزوات (پہلے)	
218			
219	2 مصر پر نئی مصلحت		» یکوین، مارگران، خوار بہ، امرمدون، بخت نصر چاکر، کمر، لائی، بوجا، پارت، ستور، مکمل، اسجہ فی
221			» مصر پر پہلی خطے
222		97 فلسطین سے مصر پر غزوات	
223	3 مازین اسلام کی مصر دہائی		» وہابی، یحییٰ، علی، العزیز
224			» مصر کی طرف پتھر پھینکی کا تجربہ، کثیر واقعہ
225			» قریا » قیصر » اہم، زینت » بیضی » پاپا، ران
226			» کعبہ » دھواں » اہم، رام
227	بہار کی پانی اور دریا، خلافت سے ملک		» انی، ریل » نوسا
228		98 پاپا، ران سے مہمان کش تک	
229	4 بخت نصر، شمس (نیاچو پانی)	» مصر کے شمس	
230		99 معرکہ مہمان کش (1)	» روضہ
231		100-101 معرکہ مہمان کش (2 اور 3) 102 قسطنطین	
232	5 قسطنطین		» ڈیڈا » خبا
233			» برلین، مہمان کش، کلم » مجوزہ
234	6 قسطنطین		
235			» قسطن » ہا » پاپا، ران
236		103 قسطنطین اور دوسری مصر	
237		104 اسکندریہ کی طرف قسطنطین اور اہل خانہ کی مصلحت	
238		105 اسکندریہ (شہر) 106 اسکندریہ کی مصلحت	

صفحہ	عنوانات و حوالے	نوع	عنوانات و کتاب
239	» دکنور » دمسس		7 فتح اسکندر
240	» قسطنطنیہ » شیخ میرالمومنین		
242		107 لیبیا (ج ۱)	
243			باب اول فوجیات اسلامیکا و امرامطرح (۱۰ویں و ۱۱ویں صدی)
243			1 نہد (لیبیا) اور مشرق کی فوجیات کا جائزہ
244	» یروشلم » فلان » زولج		2 فتح طرابلس
245	» طرابلس المغرب	108 یروشلم اور طرابلس کی فوجیات	
246	» بمرت » صیرات » دزائن	109 طرابلس، ایلیزا و اندلس مراکش (ج ۱)	
247			3 طرابلس، ایلیزا و اندلس مراکش کی فتح
248	» مشہور » مشہور » توج		
249	» قیصر دین، صلیبی، رسول کا آواز رکھتا ہے		
250	» کزارست » قلعہ و آل طایف		
251	» مراکش » العرب	110 طرابلس کی فتح	
252	» جنگ جند	111 ایلیزا و اندلس مراکش کی فتح	
253	» مرقی بن سیر	112 مراکش کی فتح	
254			باب ۱۱۲ اندلس (انگلیز) کی فتح
254	» انکین » سہ		1 فتح اندلس، اندلس کی فتح
255	» گنجلہ » علی بن ابی طالب		
256	» خلیفہ المظفر (ج ۱)		
257		113 داریک کی جنگ	2 طارق بن زیاد کی جنگ
258	» جرمیہ الفخر		
259	» فرطیہ، اسلامی اندلس کا جرمیہ و مسلمانوں کے قتل و غارت		
260	» داریک، داریک کی فتح		
261	» بیتا، بیتا کی فتح اور طارق کا ایمان لے کر لڑنا		
262	» مہمان فرطیہ		
262	» انجیلہ » اندلس		
263	» باغ » داریک الفخر » داریک الفخر		

صفحہ	عنوانات کتاب	نقشہ	عنوانات کتاب
264	3	114	3
265	3	114	3
266	3	114	3
267	3	114	3
268	3	114	3
269	3	114	3
270	3	114	3
271	3	114	3
271	3	114	3
272	3	114	3
273	3	114	3
274	3	114	3
274	3	114	3
275	3	114	3
276	3	114	3
277	3	114	3
279	3	114	3
280	3	114	3
281	3	114	3
282	3	114	3
283	3	114	3
284	3	114	3
285	3	114	3
286	3	114	3
287	3	114	3
288	3	114	3

صفحہ	نقشہ	عنوانات کتاب
289	نقشہ	اسد کن فرانس کا مسلمہ
290		پارسی کی فتح
291		فتح نصر پور
292		سرفروں (سیر آبدار) کی فتح
293		نورینا (طبرستان) کی فتح
294		مسند و پادشہ، سر (نئی) کی فتح
295		شیر چا (طبرستان) کی ویرانہ
296		رومیوں کا خانہ جنگی
297		امور اورینٹل کی فتح
298		مظہر سلطانوں کے ہاتھ سے لکھا گیا
299	نقشہ	6. پاتا، جزائر، پاتا، اور سارا چا کی کیمات
300		جزائر پاتا
301		جزیرہ سارا چا
302		جزیرہ سارا چا
303		122. پاتا کی فتح 123. فتح سیر
304		124. سارا چا اور پاتا کی فتح
306		125. ترکی (پہر)
307		پاہل اول،
307		سلطنت کا ایک کے بعد شرف و نجات اسلام
308		1. خانی ترکوں کی اور پاتا، پاتا، پاتا
309		پاٹریا میں پاتا کی فتح
310		2. پاتا اول، اور پاتا کا آواز
311		پاتا، پاتا، اور پاتا کی فتح
312		
289	نقشہ	پاتا کی فتح
290		پاتا کی فتح
291		پاتا کی فتح
292		پاتا کی فتح
293		پاتا کی فتح
294		پاتا کی فتح
295		پاتا کی فتح
296		پاتا کی فتح
297		پاتا کی فتح
298		پاتا کی فتح
299	نقشہ	پاتا کی فتح
300		پاتا کی فتح
301		پاتا کی فتح
302		پاتا کی فتح
303		پاتا کی فتح
304		پاتا کی فتح
306		پاتا کی فتح
307		پاتا کی فتح
307		پاتا کی فتح
308		پاتا کی فتح
309	نقشہ	پاتا کی فتح
310		پاتا کی فتح
311		پاتا کی فتح
312		پاتا کی فتح
313		پاتا کی فتح
314		پاتا کی فتح
315		پاتا کی فتح
316		پاتا کی فتح
317		پاتا کی فتح
318		پاتا کی فتح
319	نقشہ	پاتا کی فتح
320		پاتا کی فتح
321		پاتا کی فتح
322		پاتا کی فتح
323		پاتا کی فتح
324		پاتا کی فتح
325		پاتا کی فتح
326		پاتا کی فتح
327		پاتا کی فتح
328		پاتا کی فتح



صفحہ	عنوانات و حواشی	توضیح	عنوانات کتاب
313		126 سلطنت عثمانیہ کی وسعت	
314		127 یورپ (جدید)	
315	» قسطنطنیہ » قسطنطنیہ کی فتح		3 ندرت نانی نو حالت کا سلسلہ جاری رکھتا ہے
316	» قسطنطنیہ کی فتح » قسطنطنیہ کی فتح	128 سلطنت عثمانیہ کی وسعت	4 سلطان مراد اول کی فتوحات
317	» قسطنطنیہ کی فتح » قسطنطنیہ کی فتح		
318	» قسطنطنیہ کی فتح » قسطنطنیہ کی فتح	129 عثمانیہ کی وسعت	
319			
320	» قسطنطنیہ کی فتح » قسطنطنیہ کی فتح		
321	» قسطنطنیہ کی فتح » قسطنطنیہ کی فتح		
322	» قسطنطنیہ کی فتح » قسطنطنیہ کی فتح		
323	» قسطنطنیہ کی فتح » قسطنطنیہ کی فتح		
324	» قسطنطنیہ کی فتح » قسطنطنیہ کی فتح		
325	» قسطنطنیہ کی فتح » قسطنطنیہ کی فتح		5 باغچہ (جدید) کی نو حالت
326	» قسطنطنیہ کی فتح » قسطنطنیہ کی فتح		
327		130 سلطنت عثمانیہ کی وسعت	باب دوم
328			سلطنت عثمانیہ کی وسعت
329	» قسطنطنیہ کی فتح » قسطنطنیہ کی فتح	131 عثمانیہ کی وسعت	1 سلطان مراد اول کی نو حالت
330	» قسطنطنیہ کی فتح » قسطنطنیہ کی فتح		فتح چارباغ کی نو حالت
331		132 عثمانیہ کی وسعت	فتح چارباغ کی نو حالت
332	» قسطنطنیہ کی فتح » قسطنطنیہ کی فتح		2 سلطان مراد اول کی نو حالت
333	» قسطنطنیہ کی فتح » قسطنطنیہ کی فتح		
334	» قسطنطنیہ کی فتح » قسطنطنیہ کی فتح		
335	» قسطنطنیہ کی فتح » قسطنطنیہ کی فتح		
336	» قسطنطنیہ کی فتح » قسطنطنیہ کی فتح		عثمانیہ کی نو حالت

صفحہ	عنوانات کتاب	نقشہ	عنوانات اضافی
337		133	الہامیہ (ج ۱)
338			
338	۱۔ قسطیہ کی نگاہ میں ایشیائے سلطان محمد فی فتح قسطیہ		۱۔ حضرت محمد ﷺ کی فتح کی اثر ۲۔ محمد ﷺ کی فتح کی اثر
339	134 قسطیہ اور ہائیکس پلورس		
340			۱۔ قسطیہ کی تاریخ
341			۲۔ قسطیہ کی تاریخ
342	135 فتح قسطیہ		
343			۱۔ فتح قسطیہ کی تاریخ
344			۲۔ فتح قسطیہ کی تاریخ
345			۱۔ فتح قسطیہ کی تاریخ
346			۲۔ فتح قسطیہ کی تاریخ
348			۱۔ فتح قسطیہ کی تاریخ
350			۲۔ فتح قسطیہ کی تاریخ
351			۱۔ فتح قسطیہ کی تاریخ
352			۲۔ فتح قسطیہ کی تاریخ
353			۱۔ فتح قسطیہ کی تاریخ
354			۲۔ فتح قسطیہ کی تاریخ
355			۱۔ فتح قسطیہ کی تاریخ
356			۲۔ فتح قسطیہ کی تاریخ
357			۱۔ فتح قسطیہ کی تاریخ
358			۲۔ فتح قسطیہ کی تاریخ
359			۱۔ فتح قسطیہ کی تاریخ
360			۲۔ فتح قسطیہ کی تاریخ
361			۱۔ فتح قسطیہ کی تاریخ
362			۲۔ فتح قسطیہ کی تاریخ

صفحہ	تقریب	عنوانات کتاب
363	» ساوجیا » لہجہ لڑا » کرشنا	فتح ملتان و شیراز
364	» لہجہ لڑا » ڈراڈو	باب چہارم:
364		سلطنت عثمانیہ کا روضہ
365	138	1 سلطان سلیم اول اور لوہات شرقی ارجی
366	سلطنت عثمانیہ میں اہل کی ترقی کی ترقی کے وقت	
367	» شہزاد » عثمانی سلطنت	
368	139	عثمانیہ 1520ء میں
369	» پادشاہان » فارس	سلطان سلیم اور عثمانیہ کی اتحادی
370	» صوفیہ » صوفیہ	(صوفیہ صوفیہ)
371	» عثمانیہ کی مجموعی تعداد	2
372	140	سلطان سلیم اول اور عثمانیہ کی اتحادی
373	» عثمانیہ کی ترقی کی ترقی کے وقت	سلطان سلیم اول اور عثمانیہ کی اتحادی
374	» عثمانیہ کی ترقی کی ترقی کے وقت	سلطان سلیم اول اور عثمانیہ کی اتحادی
375	» عثمانیہ کی ترقی کی ترقی کے وقت	سلطان سلیم اول اور عثمانیہ کی اتحادی
376	» عثمانیہ کی ترقی کی ترقی کے وقت	سلطان سلیم اول اور عثمانیہ کی اتحادی
377	141	سلطان سلیم اول اور عثمانیہ کی اتحادی
378	142	سلطان سلیم اول اور عثمانیہ کی اتحادی
379	» عثمانیہ کی ترقی کی ترقی کے وقت	سلطان سلیم اول اور عثمانیہ کی اتحادی
380	» عثمانیہ کی ترقی کی ترقی کے وقت	سلطان سلیم اول اور عثمانیہ کی اتحادی
381	143	سلطان سلیم اول اور عثمانیہ کی اتحادی
382	144	سلطان سلیم اول اور عثمانیہ کی اتحادی
383	» عثمانیہ کی ترقی کی ترقی کے وقت	سلطان سلیم اول اور عثمانیہ کی اتحادی
384	145	سلطان سلیم اول اور عثمانیہ کی اتحادی
385	» عثمانیہ کی ترقی کی ترقی کے وقت	سلطان سلیم اول اور عثمانیہ کی اتحادی
386	» عثمانیہ کی ترقی کی ترقی کے وقت	سلطان سلیم اول اور عثمانیہ کی اتحادی

صفحہ	تقریب	عنوانات کتاب
387	۱۱ یس ۱۱ وخر بباہر لہ ۱۱ اعراسو رانی	6 سلطان مراد اول کی شہادت سلطنت قاسم شاہی ملہاری میں
388	148 عہد شاہی شاہین اور مراد اول کی شہادت کے بعد میں	
389	147 مراد اول کی شہادت کے بعد میں دلا پت کتا زور قاسم	
390	۱۱ مراد ۱۱ مہاسہ	دولت شاہی کی جنگی اور مشرقی طریقہ میں توسیع
391	158 افریقہ مراد اول کی شہادت کے بعد میں	7 اور پر سلطنت شاہی خدہ کا ذکر کرتی
392	۱۱ ملک شاہی بول کا مراد اول کی شہادت کے بعد میں	
394	149 قوت شاہی سلطنت شاہی 1520ء تک	
395	150 سلطنت شاہی (1520ء تا 1639ء)	
398	۱۱ سلطنت شاہی ذوال اور اہتمام	
400		قوت شاہی کا اشارہ (سن وار)
400		قوت شاہی اسلام آباد کے شاہی
401		خاندان شاہی اور شاہی و شاہی دور کے شاہی و شاہی
414		سلطنت شاہی کے شاہی و شاہی
420		باب اول مسلطنت شاہی و شاہی (شاہی شاہی)
420		شاہی شاہی و شاہی
421		شاہی شاہی و شاہی
422		شاہی شاہی و شاہی
424		شاہی شاہی و شاہی
426	۱۱ شاہی	شاہی شاہی و شاہی
428		شاہی شاہی و شاہی
430		شاہی شاہی و شاہی
438		شاہی شاہی و شاہی

صفحہ	مواضع خواش	تفصیل	مواضع کتاب
438			خبر عرائس کا سپ سالار
440		■ غنیمت	عزرائیل کی فوجات کے بعد
441			مہر ویت نامی ہلاکت
			زنگی کے چھوٹی لایم
			طیارہ اور مقامات اعلیٰ
442		■ واقعہ (یا فوجہ)	جنگل اور دور درمیدان
444		■ انکھ دیو میں دیویوں کی طاقت اور ان کی آکالی	خبر عرائس کے چھوٹی کائنات
			دب خانی کے حضور میں
446			مہر ویت نامی ہلاکت
450			طیارہ میں زبردستی
456			مہر ویت نامی ہلاکت
459		■ مہر ویت نامی ہلاکت	1951 مہر ویت نامی ہلاکت
461			باب دوم
			خبر عرائس کا سپ سالار (مہر ویت نامی ہلاکت)
			پروگرام میں
			سازشی اور راستہ
462			پروگرام میں
			امپریالزم کی شکست اور پروگرام کی رسد
463			ٹھکانہ میں
464			پروگرام میں
465			پروگرام میں
		■ افراتفری اور سہم اور سہم	پروگرام میں
466			ٹھکانہ میں
468			پروگرام میں
469			پروگرام میں
471		■ خوش (مہر)	پروگرام میں
472			پروگرام میں
473			پروگرام میں

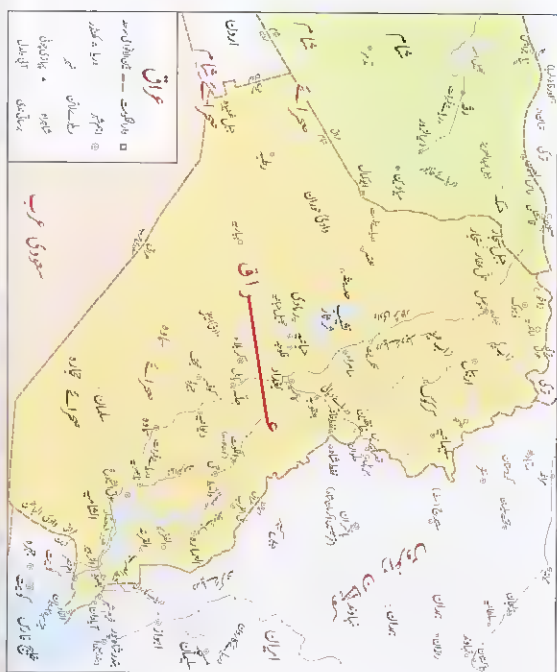
سفر	نوناات کتاب	نوناات کتاب
474	عنوانات حروف	نوناات کتاب
475	حرف تہجی کا نمبر	نوناات کتاب
476	اگر تہجی کا نمبر	نوناات کتاب
477	اگر تہجی کا نمبر	نوناات کتاب
478	اگر تہجی کا نمبر	نوناات کتاب
479	اگر تہجی کا نمبر	نوناات کتاب
480	اگر تہجی کا نمبر	نوناات کتاب
481	اگر تہجی کا نمبر	نوناات کتاب
482	اگر تہجی کا نمبر	نوناات کتاب
483	اگر تہجی کا نمبر	نوناات کتاب
484	اگر تہجی کا نمبر	نوناات کتاب
485	اگر تہجی کا نمبر	نوناات کتاب
486	اگر تہجی کا نمبر	نوناات کتاب
487	اگر تہجی کا نمبر	نوناات کتاب
488	اگر تہجی کا نمبر	نوناات کتاب
489	اگر تہجی کا نمبر	نوناات کتاب
490	اگر تہجی کا نمبر	نوناات کتاب

## حصہ دوم

عہد صدیقی سے عہد فاروقی و عثمانی تک

- باب اول فتوحات کا پہلا مرحلہ (خلافت راشدہ)
- باب دوم کادس اور مدائن کے قبیلہ کن مصر کے
- باب سوم مسلمان بادشاہان میں داخل ہوتے ہیں
- باب چہارم فتوحات کا دائرہ پھیلتا ہے
- باب پنجم شام و فلسطین کی فتح
- باب ششم فتح مصر







نقو حات کا پہلا مرحلہ (خلافت راشدہ)

### ۱

### عراق پر ابتدائی حملے

عراق کا طبعی جغرافیہ

عراق کو اپنے وقوع کی بنا پر تہذیبی اور سرکاری لحاظ سے بڑی اہمیت حاصل تھی اور یہ ایشیا، یورپ اور افریقہ کے مابین پل کی حیثیت رکھتا تھا۔ یہ بڑا عظیم ایشیا اور افریقہ کے ان ممالک میں شامل ہے جو بحر ہند اور بحیرہ روم کے درمیان واقع ہیں۔

عراق ایک تہذیبی میدان ہے جو مشرق میں چالیا کاس (کھنوزوں)، شمال میں آرمینیا و آذربائیجان کے پہاڑوں، مغرب میں صحرائے ماہود اور جنوب میں نجد و عرعر اور خلیج کے مابین گھرا ہوا ہے۔ یہ ملک دو تاریخی دریاوں اور فرات کی داہریوں پر مشتمل ہے اور یہی دو دریا اس کی سرحدیں دشادہانی اور زنجیری کا باعث ہیں۔ دریا کے وہلہ <sup>۱</sup> ترکی کی جنوب مشرقی سطح سرحد سے نکلتا ہے۔ اس میں کئی غلیاں آکر ملتی ہیں۔

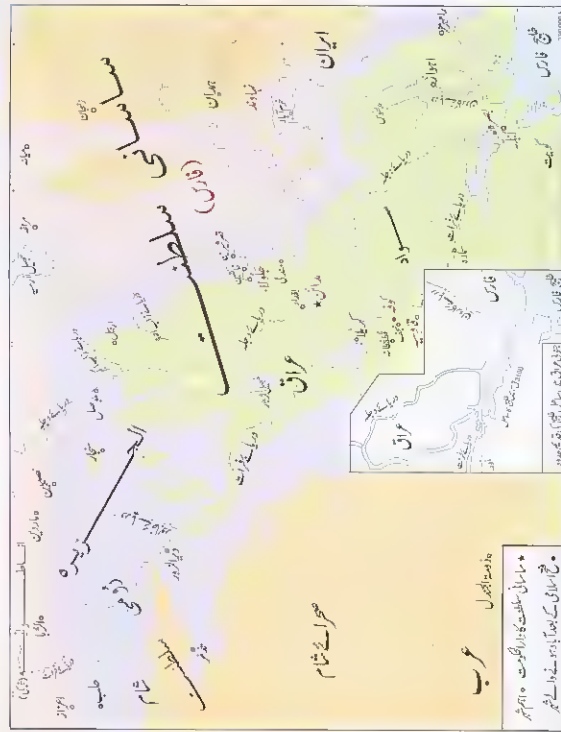
دریا کے فرات <sup>۲</sup> شمال مشرقی ترکی کے پہاڑوں سے نکلتا ہے۔ اس میں سے بعض شاخیں نکل کر دریا کے وہلہ میں گرتی ہیں حتیٰ کہ وہلہ اور فرات دونوں مل کر شلہ العرب بناتے ہیں <sup>۳</sup>۔ خلیج فارس میں جا گرتا ہے۔ (مذکورہ شاخیں تک پہنچا اسکے قسط نمبر 20 اور 26 میں دیکھیے)

۱۔ دریا کے وہلہ: وہلہ مشرقی ترکی کے پہاڑوں سے نکل کر جنوب مشرق میں شلہ العرب کی طرف بہتا ہے۔ وہلہ کے میدان اور ازاب کیہ رواب صغیر اور دلا جہا۔ نومیل، بخت، سامراء اور بغداد کے تاریخی شہر اور سامانی دارالحکومت۔ آئن کے کاراں دریا کے کنارے واقع ہیں۔ انجینی لاء اعظم کے مطابق مدائن ان جوں سلمان پاک کہلاتا ہے۔

۲۔ دریا کے فرات: یہ ترکی سے جنوب کی طرف بہتا ہوا شام میں داخل ہوتا ہے۔ شمال مشرقی شام میں سے گزر کر فرات جنوب مشرق کا رخ کرتا ہے۔ شام کا تاریخی شہر دمشق اس کے کنارے آیا ہے۔ مابعدی کے حکام سے فرات عراق کی سرحد میں بہتا ہے۔ حدہ و دما کی وہاں پہلچہ، وہلہ و حجابہ اور تاسرہ کے شہر اور دمشق کے کھنڈ فرات کے کنارے واقع ہیں۔ گربا، نجف، اور کوفہ دریا کے فرات کی مغربی شاخ کے مغرب میں آیا ہیں۔ فرات کے حکام پر وہلہ اور فرات مل کر شلہ العرب بناتے ہیں۔ بھرو کا تاریخی شہر شلہ العرب ہی کے کنارے آیا ہے۔ بھرو سے آگے ایران سے آئے وہاں دریا کے کادان شلہ العرب میں آتا ہے، پھر شلہ العرب کا پانی خلیج عربی (خلیج فارس) میں جا گرتا ہے۔ بھرو کے تھوڑا جنوب میں ماضی کا شہر اربل ہے۔ بکر فرات کے شمالی کنارے پر آتا تاسرہ کے باطن اور پارہ نام کا دکنی شہر "از" اور "کھنڈ" ہیں جو ان طرز میں ابھی کھلتا ہے۔

۳۔ دریا کے فرات سے تین شاخیں جنوب مشرق کی سمت نکلتی ہوئی دریا کے وہلہ میں جا گرتی ہیں۔ ان کے نام بکر الملک، صغیر، کوفی اور بکر الخلیل ہیں۔ بکر کوفی کے کنارے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جائے پیدائش کوئی واقع ہے۔





فتح اسلامی کے وقت عراق



دریائے فرات کے کنارے گھوڑوں کا باغ

دریائے فرات کے کنارے گھوڑوں کا باغ

دریائے فرات جنوب میں دو شاخوں میں بٹ جاتا ہے۔<sup>۱</sup> مغربی بڑا دریا ماراجیرہ (موجودہ نجف) کے پاس سے بہتا ہے۔ فرات اور درجلہ دونوں کے دھاراں سے کئی دھاراں ریزہ میں آتی ہیں جو اس سرزمین کے ایک بڑے حصے پر پھیلی ہوئی ہیں۔ سب سے بڑی دھاری پچاس میل چوڑی اور دو سو میل لمبی ہے۔ یہاں سلطنت سامانیہ کے عہد اور خراسانی دلدل نما جھیلیں بن گئی تھیں۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے جنگ قادسیہ کا عملی اثر و عمل کر کے ہونے حضرت عمر بن خطابؓ کو جو خط لکھا اس میں ان دھاریں اور جھیلوں کا ذکر کیا ہے۔ (نقشہ 4)

فتح عراق کے لیے خلیفہ اول ابو بکر صدیقؓ نے جلائر کے اقتدارات

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے دریائے فرات کے مغرب میں دو لشکر بھیجے کی منصوبہ بندی کی تھی۔ پہلا لشکر یرامہ سے خالد بن ولیدؓ کی قیادت میں آئندہ کی طرف بھیجا گیا جو شامی العرب کے کنارے آباد تھا۔ وہاں سے انھیں حیرہ کا رخ کرنا تھا۔ دوسرا لشکر عیاض بن غنمؓ کی سپہ سالاری میں عراض سے بھیجا گیا جو بایج اور حجاز کے مابین واقع تھا۔ اس لشکر کی منزلت ساج (عراق) تھا اور انھیں پہلے دوسرا ابجدل اور پھر حیرہ پہنچنا تھا۔ ان میں سے جو پہلے حیرہ پہنچا، اسی کو متحدہ لشکر کا سربراہ ہونا تھا۔ پھر ان میں سے ایک کو حیرہ کو سر کرنا تھا اور دوسرے کو مدائن کا رخ کرنا تھا۔ خالدؓ جلائر نے 78 ہزار کے لشکر کے ساتھ یلغار کی اور چالیس دنوں کے اندر حیرہ فتح کر لیا۔ اور عیاضؓ جلائر دوسرا ابجدل میں ٹھہرے رہے تھے کہ خالدؓ جلائر وہاں پہنچ گئے اور اس کی فتح مکمل میں آئی۔ (نقشہ 7)

۱ فرات سیب شہر کے قریب دو شاخوں میں بٹتا ہے۔ شرقی شاخ "دریائے فرات" کہلاتی ہے اور بلند کے نزدیک سے بہتی ہے اور زمیہ کے قریب میں بہے دھارے سے چلتی ہے۔ مسیب عراق میں شمالی فرات پر واقع ہے اور صوبہ بابل کا دار الحکومت ہے۔ (المستند فی الاعلام: 633، فصل السیاح والطرار: 1 مسیب)  
۲ آئندہ: ریزہ دریاں (شامی العرب) کے کنارے نصرہ غفری سے شنگ کی جانب واقع ہے۔ سرکئی کے درمیان سبک فوجی چوکی تھا جہاں پہ سالار رانجیہا کے ساتھ مقیم تھا۔ آئندہ کے مقامی گجراتی زبیر کی باغیگری کے ہیں۔ (معجم البلدان: 774)

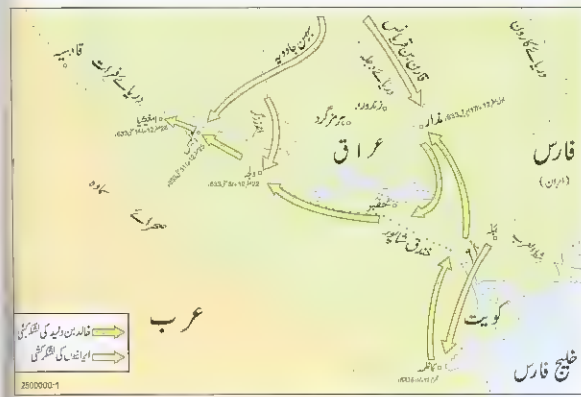


خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا جنوبی عراق پر حملہ

① ذات السلاسل (محرم 12ھ / مارچ اپریل 633ء)

② خزار (ابول صفر ۱۲/ ۱۷۱۷ء تا ۱۷۱۷ء)

[illegible]



نقشہ 8

## خالد بن ولیدؓ کی جنوبی عراق میں لشکر کشی

① اب حکومت ہماًن نے ایک اور لشکر امروزرگ کی سپہ سالاری میں بھیجا اور اس کے پیچھے مہم بن چادڑ پ کی قیادت میں ایک اور لشکر روانہ ہوا۔ امروزرگ کو لپے تک چلا آیا اور مہم بن نے دہلی عراق سے یطفا کی تاکہ وہ وہاں خالدؓ کو ہمارے دایم پ آگھیریں۔ لیکن خالدؓ تیزی سے زمیں وچلے اور پھر صحرا کی طرف کل آئے اور چھپاؤ کی جنگی حکمت عملی استعمال کی، پھر انہوں نے پلستہ کرا امروزرگ کے لشکر پر چھاپہ مارا اور اسے شکست دی۔ اس جنگ میں عرب قبیلے مہم بن داک کے لوگوں نے ایرانیوں کا ساتھ دیا۔

② دریں اثناء مہم بن چادڑ نے اپنا مقدمہ انجش اٹیس روانہ کیا جس کی قیادت جابان کر رہا تھا۔ خالدؓ نے ان پر اس وقت حملہ کیا جب وہ کھانا کھا رہے تھے اور لشکر کا صف بکریا کر دیا۔ یہ معرکہ 25 صفر 12ھ / 11 مئی 633ء کو پیش آیا۔

③ پھر خالد بن ولیدؓ اسیطیا کی طرف بڑھے۔ یہ ایک بڑا شیر خا۔ یہاں کے لوگوں نے ایرانیوں کی مدد کی تھی۔ حضرت خالدؓ نے 28 صفر 12ھ / 14 مئی 633ء کو اس شہر کی لہنت سے لہنت بھا دی۔ (نقشہ 8)

دُنپے کا معرکہ کا رزار

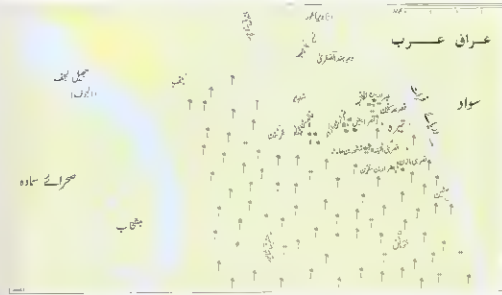
اس جنگ میں خالد بن ولیدؓ نے اپنے لشکر کی اس طرح صف بندی کی کہ دو سے عقب میں رکھے۔ ایک دستہ مہم بن ابی نزم کی قیادت میں مہم بن کے پیچھے اور دوسرا معید بن مزم دنگی کے زیر قیادت پیچھے کے پیچھے، خد پڑائی ہوئی جس میں مسلمان ثابت قدم رہے۔ اس دوران میں

وُجَّہ (عراق) میں خالد بن ولیدؓ کی جنگی حکمت عملی

خالد بن ولیدؓ کو انکارِ لشکر سے روکا اور غشی کے ساتھ اسے مجاہدات دہانہ دے دیں اور ان کے شہر میں پہنچنے سے پہلے تمام اسلامی دستے اکٹھے ہو گئے۔ (ابو جریجہؓ) کا ہارن (گوزر) آواز پر غرض اور قریش کے رہنما ان کے دھمکے سے ہٹا دیے۔ جب اسے خالدؓ نے قریب آ پہنچنے کی ترغیب دی تو وہ سہا ہو کر سامنے غزات کے چار چال لگایا اور جرہ کے عربوں کو وہیں چھوڑ گیا کہ اگر ہمت سے ہو تو اور خود اپنا چار کریں۔ ان لوگوں کے چار ہاتھ تھکے۔

- ① ضرار بن خطاب: جلد ۱ نے حصن، عرسین کا محاصرہ کر لیا۔
- ② ضرار بن ازور: جلد ۱ نے قسرا، یثرب کو چھوڑا۔
- ③ مثنیٰ بن حارث: جلد ۱ نے قصر بنی ہاشم کو محاصرہ میں لے لیا۔
- ④ ضرار بن مقرن: جلد ۱ نے قصر بنی مازن کے گرد گھیراؤ ڈال لیا۔

جبرہ: یہ لہجہ شاہوں کا اور حکومت خدائوں کے آدراغاق میں کوئڈ اور نجف کے درمیان پائے جاتے ہیں۔ (آغاز اسلام کے وقت) یہاں اسطوری بی بیائی آ رہی تھی۔ (نعمان مندر کے نام پر) اس کا نام جبرہ اور نعمان پر رکھا۔ (مخبرہ اور نایفہ) بی بیائی جیسے شمرہ اور جبرہ سے وابستہ رہے۔ (المجلد فی الاحلام)



ان قلعوں کے ارد گرد جنگ جاری رہی اور ان پر ہر طرف سے پیرش کی گئی تھی کہ انھوں نے جیسے اور مسلمانوں کی طاعت میں آنے کی شہادت  
 صلح کر لی۔ یہ واقعہ رجب الاول 12ھ یعنی جون 633ء میں پیش آیا۔  
 رجب حیرہ کے نتائج

⑤ حیرہ و مسلمانوں کے صدر مقامات میں سے پہلا صدر مقام تھا جو مسلمانوں کے ہاتھ لگا۔ اس سے اہل فارس کی ہیبت جاتی رہی اور قریبی علاقوں  
 کے سردار مسلمانوں سے صلح کرنے لگے۔



جنوبی عراق میں خلافت اسلام کی توسیع (رجب الاول 12ھ تک)



- ⑥ عراق میں حیرہ مسلمانوں کا پہلا جنگی مرکز بنا اور سبھی سے انھوں نے سامانی دارالحکومت مدائن کی طرف جیٹھ لہی کی۔
- ⑦ حیرہ مسلم سار کے لیے مرکز و مسجد بن گیا۔ یہاں سے انھیں گوشت و دودھ، مگھور، اناج اور چاند فرام ہونے لگا۔
- ⑧ حیرہ مسلمانوں کے لیے سواد عراق (عربی بیرونی ملک، یعنی دہلیک کا جنوبی حصہ) اور کنار صحرا کے بائیں تلس و حرکت کا مرکز بھی ثابت ہوا۔ مناسب ہوتا تو وہ سواد میں جیٹھ لہی کرتے اور اگر چیکھے جیٹھ کا ٹٹھا ہوتا تو صحرا کی چٹائی میں آچا دلینے۔ (نکست ۵)

انبار کی فتح



صوبہ انبار کے شہر شہر کی ایک مسجد

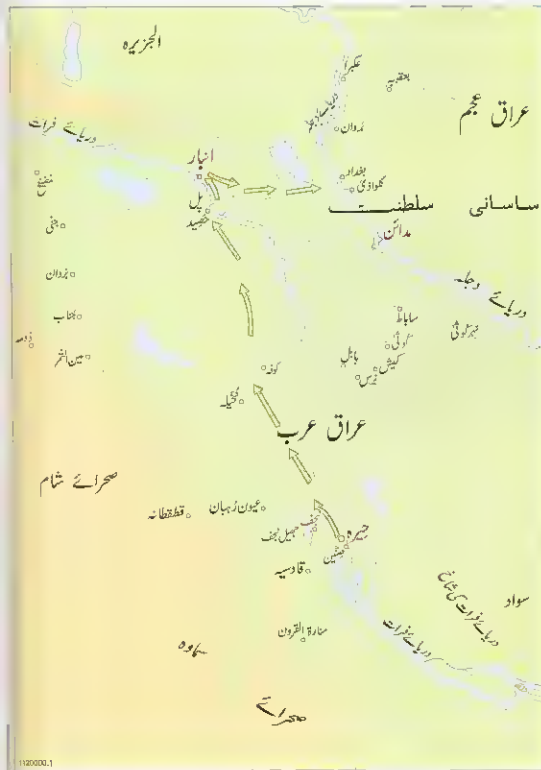
یحییٰ بن عقیل بن خالد ذومہ الجہول کے سامنے ٹھہرے، یہ کہ ان کے پاس اسے فتح کرنے کے لیے مناسب فوجی قوت نہ تھی۔ پھر انھوں نے خالد بن ولید بن خالد سے مدد مانگی۔ حضرت خالد بن خالد نے ان کی مدد کو جانے کا فیصلہ کیا مگر اس سے پہلے انھوں نے خیال کے امرونی قہوں کا مقابلہ کرنے پر توجہ دی جن میں اہم ترین حصن انبار<sup>۱</sup> تھا۔ خالد بن ولید بن خالد نے جیٹھ لہی کی اور بنے انھوں کو فتح کر کے شہر میں داخل ہوا۔ خالد بن ولید نے جیٹھ لہی اور مسلمانوں نے بلتہ بولا تو امرونی سپہ سالار شیرزاد نے اس شرط پر قلعہ مسلمانوں کے حوالے کر دیا کہ اسے پُر امن طور پر لشکر سمیت اٹھائی جائے۔ اجازت دی جائے۔ یہ فتح ۴ رجب ۱۴۲ھ ۱۴۱ھ ۶۳۳ء کو حاصل ہوئی۔

بین اتر پر قبضہ

امرونیوں نے حصن بین اتر میں امرونی بن ہیرام کے ذریعہ بہت بڑی جمعیت اکٹھی کر رکھی تھی۔ عقد بن ابی عقد نے غیر مسلم عربوں کے ایک بڑے لشکر کے ساتھ خالد بن ولید بن خالد کا راستہ روک کر مسلمانوں نے زوردار حملے سے امرونیوں کی کمر توڑ دی۔ عقد کی فوج بھاگ گئی۔ یہ دیکھ کر امرونی اپنے لشکر سمیت دریائے فرات پار کر کے کمال کی طرف چلا گیا۔ حضرت خالد بن ولید نے آگے بڑھ کر بین اتر پر قبضہ کر لیا۔ (۱۵ رجب ۱۴۲ھ ۲۱ رجب ۶۳۳ء)

۱ مدائن: اس مقام کا پہلی نام تبتی قران (Ctesiphon) ہے۔ یہ بعد اوسے تھوڑے فاصلے پر موجود تبتی مست میں دہلیکے قلعہ کے قریب واقع تھا۔ چونکہ یہاں کے بعد وجر کے کئی شہر آباد تھے اس لیے عربوں نے اسے مدائن (مدینہ کی تبتی شہر) کہا شروع کر دیا (الریاض و بلاد تاریخ عام ۵/۱، حاشیہ ۱۵۷۲)۔ ان دنوں مدائن کے مقام پر مسلمان پاک تائی شہر آباد ہے جہاں قلعہ قلعہ سلون کے کھنڈر ہیں جن میں خان کی کھنڈر بھی ہے۔ پہلی تحریک ان سلاطین نے یہاں سلاطین کے نام سے دارالحکومت ڈالا تھا۔ بعد میں سامانی دارالحکومت مدائن سلاطین سے ملحق ہو گیا۔ (المستجد فی الاصلاح، ص: ۳۰۶)

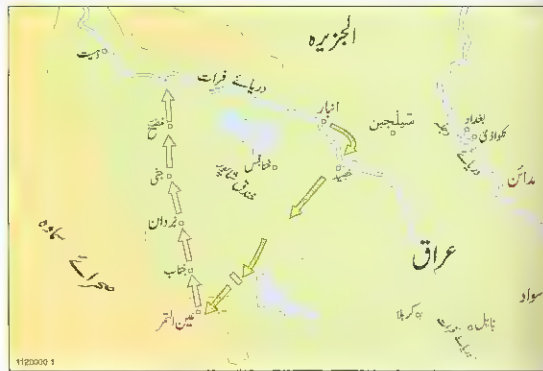
۲ انبار: یہ شہر قلعہ کے قریب میں ہے مگر فتح و دروڈ کے قریب ہے واقع ہے۔ اہل فارس اسے شاپور کا نام دیتے تھے۔ انبار جو وجر کے ذمہ داروں کے نام سے پانے ان کا نام پانہ پہلے مادی قلعہ بن گیا جس مقام نے اسے انبار الحکومت بنایا (مستجد فی البلدان: ۱۲۵۷/۱)۔ انبار شہر کے کھنڈر دروڈ کے قریب کے کنارے پانے جاتے ہیں، نیز انبار عراق کے مغربی سوسے کا نام انبار ہے جو شام اور اردن سے ملحق ہے۔ اس کا دارالحکومت رماوی ہے اور اس میں قائم، معدے، بیت، شہر، زعفران اور غنہ کے املاک بھی ہیں۔ (المستجد فی الاصلاح) (نکست ۱۵)



1120000.1

نقشہ 12

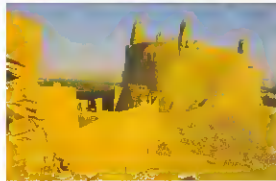
نقشہ انبار (4 رجب 12ھ / 14 ستمبر 633ء)



1120000 1

فتح عین اتر (11 رجب 12ھ / 21 ستمبر 833ء)

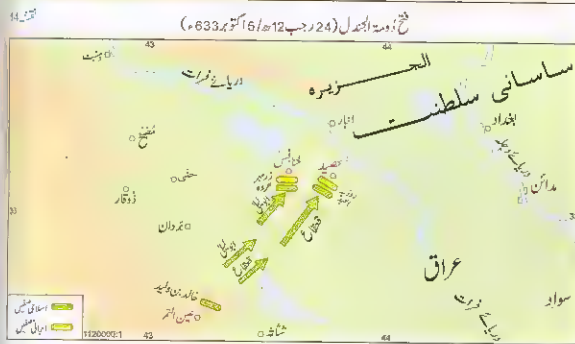
دوسرے لشکر کی فتح  
عین اتر: دوسرے لشکر کی فتح نہیں کر سکے تھے۔ یہاں تک کہ کتب، ہوا، مٹی، پانی اور غنیمت نے اہل اتر کے۔ خالد بن ولید غازی  
عین اتر سے عین اتر کی مدد کو پہنچے اور دوسرے لشکر کی فتح ہو گیا۔ (24 رجب 12ھ / 4 اکتوبر 833ء) (فتوح 14)



دوسرے لشکر کی فتح عین اتر

معرکہ حصید و خنافس

اس دوران میں بغداد سے دو ایرانی لشکر روانہ ہوئے تاکہ عین اتر کا قبضہ واپس لے  
سکیں۔ دونوں لشکر حصید و خنافس آ پہنچے۔ امیر بن قادی اور عروہ بن جعد ہارقی نے  
آگے بڑھ کر ان کا راستہ روکے رکھا حتیٰ کہ خالد بن ولید پہنچے دوسرے لشکر لے سے لڑنے  
آئے۔ اہل اتر نے عین اتر پہنچ کر حصید اور خنافس کی فوجوں کی طرف روانہ  
کیا۔ دفاع میں حصید کے ایرانی لشکر کو شکست دی اور ان کے کھست خوردہ لوگ  
خنافس کی فوج سے جا ملے، پھر وہ سب مل کر خنافس کی طرف فرو ہو گئے اور غیر مسلم اعراب



معركة صيد وختافس (10 اور 11 شعبان 12/ 20 اور 21 اکتوبر 633ء)

جنگ مفضہ

کا محاصرہ کر لیا، پھر انھوں نے ذوالحجہ الاول کی گزیر انہوں کی جمعیت فنا کر دی۔ (19 شعبان 1291ھ / 29 اکتوبر 633ء) (بخاری: 16)



شی و ذہیل کے معرکے

(23 شعبان 12ھ / نومبر 833ء) (فقہ 17)

كيفية - (معرفة البلدان: 50/3)

### معرکہ فرات



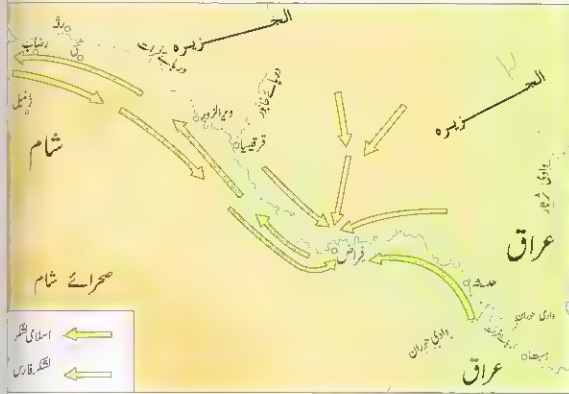
نینوا (۶۰۰ ق م) کے کنڈر

اس دوران میں ایرانی اور یحییٰ علاقے کے روٹی اور ستانی عرب اس راستے پر جمع ہو چکے تھے جس پر حضرت خالد بن ولیدؓ نے قبضہ کر لیا تھا۔ انہیں شکست دے کر خالد بن ولیدؓ نے عرب کی راہ لی اور پھر راستے ہی سے مکہ کا رخ کیا۔ حج ادا کرنے کے بعد وہ اپنے لشکر سے جاملے جو اس وقت حیرہ پہنچ گیا تھا۔ (تذکرہ ۱۶)

خالد بن ولیدؓ نے عراق سے شام پہنچنا

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حج شام کے لیے جو پیشی مامور کیے تھے ان کے مقابلے میں روایوں کی ہولناکی حدودی برتری کے باعث انہیں شکست پہنچنے کی ضرورت

پڑی تو علیحدہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ نے خالد بن ولیدؓ کو حکم دیا کہ وہ عراق سے شام پہنچیں، چنانچہ انہوں نے ابوبکر صدیقؓ کے



شامی اور فرات کے معرکے

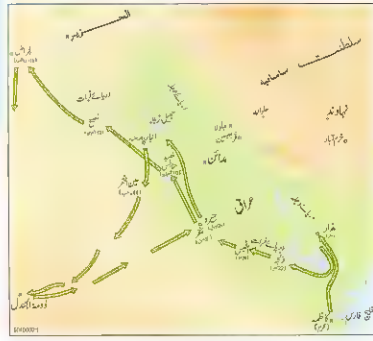


فقرہ نمبر 15

بعد نماز شام کی ایک خوبصورت مسجد







عراق میں خالد بن ولیدؓ کے سفر کے نقشہ 19

اُنہیں قہر داروں سے پہلے اور ان کو اختیار سے اُترتے تھے۔

① خالد بن ولیدؓ کی فوج کے تیز رفتاری کے سامنے ایرانی اعلیٰ میں ناکام رہتی تھی کیونکہ اسلامی لشکر کی فوج کی حرکت کی خبریں ایرانیوں تک پہنچانے کے لیے جو لوگ سامورہ سے ان کے قریب پہنچانے سے پہلے خالدؓ کی سرعت کے ساتھ ان کے سر پر جا پہنچتے تھے۔

② ایرانی فوجی کہیں میں سالاروں اور سپاہیوں دونوں میں داخلی اور خارجی نزاع در آجاتا اور ان کا مورال بہت ہو گیا تھا جس کا مظاہرہ سقوطِ جرہہ سقوطِ اجار اور عین الفتر ۹ سے ایرانیوں کے خلاف کے وقت دیکھنے میں آیا۔ ہم جانتے ہیں کہ دشمن کا نفسیاتی اور مادی قوازم و کمزوریوں کو جاننا اس کی مکمل پاکست کا چیلر ہے ہوتا ہے۔

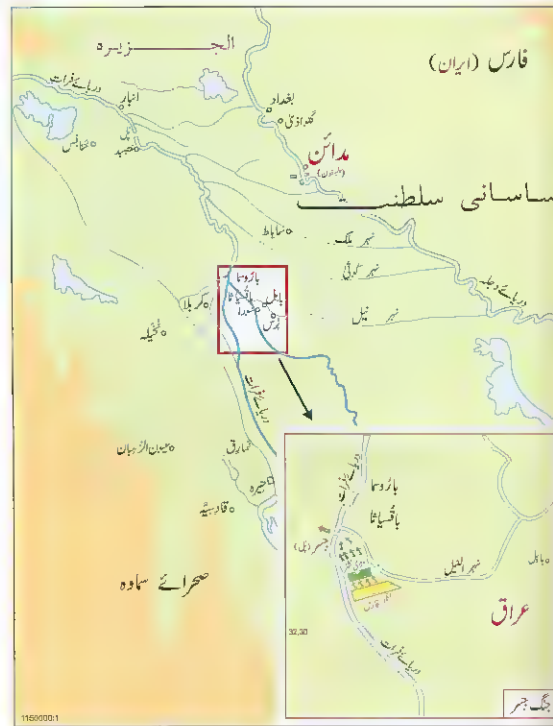
جیسے اسلامی کیمپ کی صورت حال اس کے برعکس تھی۔ عموماً جنگ کا نتیجہ میدان جنگ میں ملے ہوئے سے پہلے فریقین کے حدودی قیادت ہی سے معلوم ہو جاتا ہے لیکن مسلمانوں کی روحانی اور اخلاقی برتری نے اس تصور کو پلٹ دیا تھا۔

③ ایرانیوں میں ہم آہنگی نہیں تھی۔ ان میں لشکر فارس، لشکر اہواز، لشکر گیلان، اہل سواد اور اہل حمیرہ الگ الگ تھے اور ان میں باہمی ربط و عینا تھا۔ ان کی زبانیں بھی مختلف تھیں۔ ایرانی اپنے عرب طلبوں کو تھارت کی لہو سے دیکھتے تھے۔ ان میں سے بعض بہت منہ زور تھے، وہی طرسان کی تربیت بھی پاتے تھے۔

④ ایرانیوں کی آبادی زیادہ تھی اور وہ میدان جنگ میں بھی زیادہ فوری لاتے تھے۔ ان کے لشکر میں جنگی باجی بھی ہوتے تھے۔ انہیں یہ فائدہ بھی حاصل تھا کہ وہ اپنی سرزمین اور اپنے علاقے میں لڑتے تھے۔ ان کی سرزمین اپنی دفاعی حیثیت اور آبی رگاؤں کی بدولت مازگاہ تھی اور مزبور دشمنانہ بادلوں میں وہ پانی کی قلت سے دوچار نہیں ہوتے تھے۔ گردہ لوگ کمزور، بزدل اور غیر تربیت یافتہ تھے اور ان کے سالار فکر و عاری اور غیبت سے تھے۔ اس کے برعکس مسلمان لشکر وہاں بہت طاقتور و مضبوط ایمان والے اور اعلیٰ تربیت یافتہ تھے اور اللہ کی راہ میں شہادت پانے کی آرزو رکھتے تھے۔

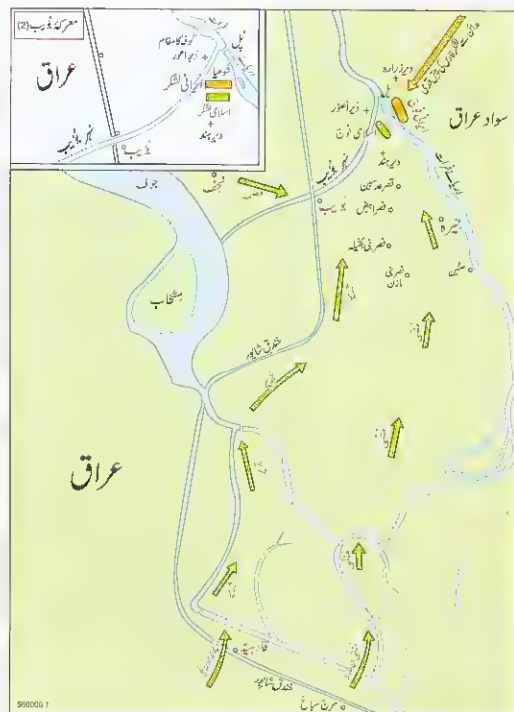
۹۔ عین الفتر: یہ کوفہ کے مغرب میں اجار کے قریب ایک قصبہ ہے۔ عین الفتر (12ھ) کے موقع پر جو فوجی خالیے گئے ان میں امام محمد بن حنفیہ کی والدہ سیمہؓ بیچا اور عمران بن یاسن شامل تھے۔ (مصحف البلدان: 178/4)





نقشه 20

ابو جعفر بن مسعود ثقفی بافتن کاغذ (جنگ جمر)



مركزه کربلا (۱) (در زمان ۱۳۰۳ هـ / ۱۹۸۴ م)

[illegible]

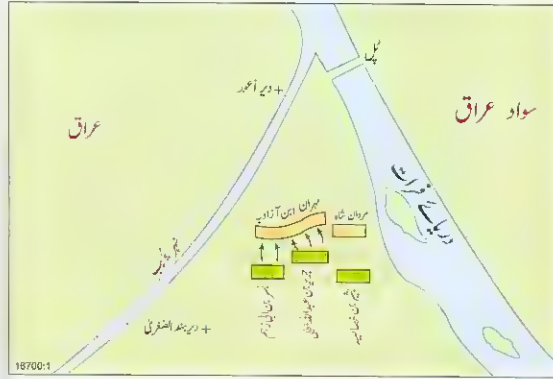
معزکہ ۱۰ (3)

[illegible]

ہو یہ ایک مہر کا نام تھا جو دریائے فرات سے نکل کر الجوف میں جا گرتی تھی۔ یہ ایک سیلابی نہر تھی جو آس پاس کی زمین کو زیر آب آنے سے بچانے کے لیے تعمیر کی گئی تھی۔ مسلمان شہیا میں آج تک ہونے لگے جبکہ ایرانی ہوسیدہ میں ڈیم سے ڈال چکے تھے۔ ان دونوں کے درمیان دریائے فرات جاگتا تھا۔ حضرت منشی جٹنڈ کو مسرکہ حیر سے ملنے والا پہلی یاد تھا، لہذا انھوں نے دریائے پار کرنے سے انکار کر دیا اور ایرانیوں کو اس طرف آنے کی دعوت دی، چنانچہ دو فرات کے پار چلے آئے۔ (نقشہ 21)

حضرت منشی جٹنڈ نے مہند پر پتھر بنی خاصا صیہ جٹنڈ کو ماسور کیا اور تیسروں پر ہنر بنی اہم تھی، کھنڈ کا تھیں کیا۔ قلعہ میں تیر بن محمد اللہ علی جٹنڈ کو رکھا۔ ہیران کے مہند پر امین آزاد ہو اور تیسروں پر مردان شاد تھے جبکہ قلعہ کی قیادت خود ہیران کے پاس تھی۔ رمضان کا مہینہ تھا مگر مسلمانوں نے جنگ کی وجہ سے روزہ نہیں رکھا تھا۔ انھوں نے پہل کی اور فرار ہی ایرانیوں پر دھاوا بول دیا۔ (نقشہ 22)

دونوں فوجوں کی آگلی میں ایک دوسری سے ٹکرائیں اور دیکھتے دیکھتے کھنڈوں کے پھٹے لگ گئے۔ اس دوران میں حضرت منشی جٹنڈ ہیران پر حملہ آور ہوئے اور اسے ایرانی مہند کی طرف بچھاڑ دیا۔ مسلمان ایرانی جیش کے قہب میں ٹھس گئے، ورنہ ان کی سلیک فائر دیں اور انھیں پیچھے دھکیل دیا۔



نقشہ 23

مہند پر کا پتہ (4)

میراں ہمارا گیا اور اس کا لشکر دوسروں میں بٹ گیا۔ مسلمان اطراف سے بڑھ کر ان پر حملہ آور ہوئے رہے حتیٰ کہ انھوں نے ایمانیوں کو پہاڑی پر پھونک کر دیا۔  
ایرائیوں نے رادفرار اختیار کی لیکن حضرت حبشیؓ نے ایک دستہ کے ساتھ چل پھل قدمی کی اور روپا کا چلی تو زکریاؑ کے قرار کا راستہ مسدود کر دیا۔ ایرانی داعیوں نے نہیں کھڑے ہوئے اور مسلم گروہ سوار انھیں موت کے گھاٹ اتار دے۔ اس جنگ میں ایرانی عسکرین کا اندازہ ایک لاکھ لگا پایا گیا۔ جب حبشیؓ لڑائے جنگ جسر میں حصہ لینے والے 4 ہزار عجمیہ اور قبیلہ بنیہ کے 2 ہزار افراد کو بھانستے ہوئے ایمانیوں کے تائب کا گم دیا۔ انھوں نے ساہل تک چلنے کا بیچپا کیا اور انھیں کثیر مال قیمت حاصل ہوا۔ معزز چمر کے بعد ایک ہی ماہ کے اندر معزز یوہب نے مسلمانوں کا کھنڈا بڑھ کر مال کر دیا۔ (تفسیر 25، 24، 23)

مسلمانوں کی کامیابی کے اسباب درج ذیل تھے:

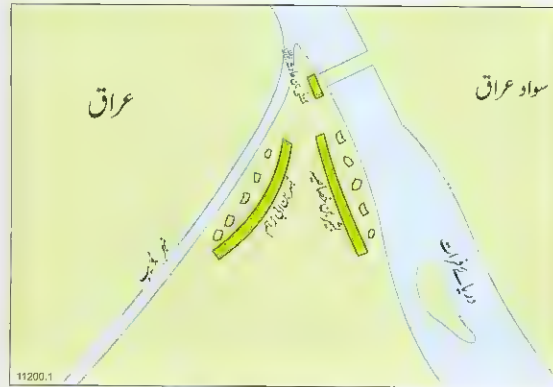
① مسلمانوں نے جنگ کے لیے وہ تمام تہیہ کیا جو ان کے لیے نکلا تھا جبکہ ایمانیوں کے لیے نکلے تھا۔



تفسیر 24

معزز یوہب (5)

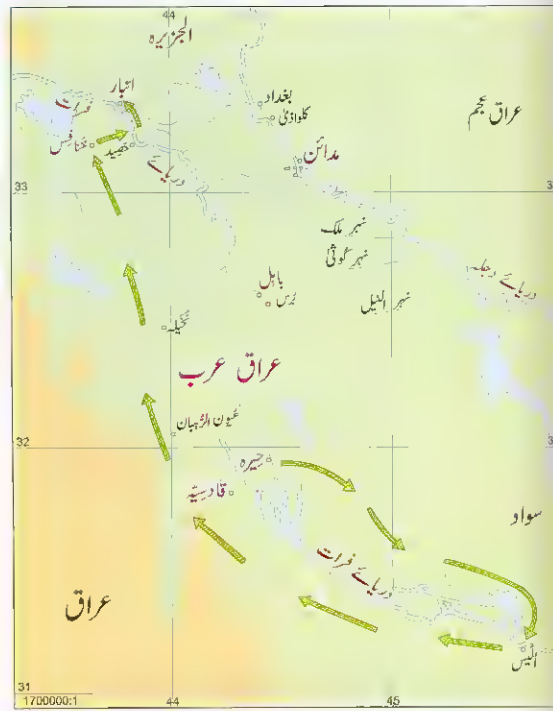
- ① حضرت منشی ٹانڈے کا جنگی منصوبہ بہت کارآمد ثابت ہوا اور ایرانی "ہوتل کی گردن" میں اس طرح پھنس گئے کہ ان کے لیے رادفرار نہ رہی۔
- ② حضرت منشی ٹانڈے مرکزہ حصر سے سبق حاصل کیا اور ایرانیوں کو اس کے برعکس اس اقدام پر آمادہ کیا جس سے مسلمان نقصان اٹھائے گئے۔ اس طرح یہ جنگ پچھلی جنگ کی تکرار تھی مگر اس میں فوج اور متوجہ بدل گئے تھے۔
- ③ مسلمان ایران والے تھے اور ان کے جذبے بلند تھے۔
- اس جنگ سے حضرت منشی ٹانڈے نے جو سبق حاصل کیا، جنگ کے بعد، اس کے ثبوت اور حقیقی پہلوؤں پر چاروں میں سے تامل نہ کیا گیا۔ یہ بھی کامیاب تھا کہ انھوں نے ایرانیوں کی دایہ کی راستہ مسدود کر دیا تھا اور یہ بھی کامیاب تھا کہ انھوں نے مسلمانوں کو مرنے مارنے پر آمادہ کیا جبکہ اللہ تعالیٰ نے انھیں جنگ کے شدید نقصانات سے محفوظ رکھا۔
- اس جنگ نے مسلمانوں کے لیے سرزمین عراق کے دروازے اس طرح کھول دیے کہ ان کی فوج جنوب سے شمال تک پہنچے بغیر کوئی حائل نہ رہا۔
- مركزہ حصر میں ایرانیوں کا مورال بہت گر گیا۔ دوسرے برس ان کے سپہ (نوق) منتشر ہوئے تھے۔ بعض سپہ گروں نے چلے جہاں چاہیں اور بغداد کے سپہ بھی منتشر ہوئے تھے اور ان کی تاریخیں قریب آ گئی تھیں۔ ان دنوں ملکوں میں امداد کی فراہمی ہوئی تھی۔ حضرت منشی ٹانڈے نے



نقشہ 25

مركزہ حصر (ب) (6)







نقشہ 27

راستوں کا جائزہ لیا اور ان دونوں مقامات اور عرائس کے بائیں فاصلوں کا اندازہ کر کے مسافروں کے وقت کا حساب لگایا، چہرہ فوں نے سوا دھراق<sup>۶</sup> کے گرد و نواح میں دو اونچی دھرتے پہنچے جن میں مہر کے کباب کے بعد دھوس کے تعاقب کا کام سونا گیا تھا۔ سوا دھراق میں اس کا روادی کا متھرد دھوس کو غلط فہمی میں ڈالنا بھی تھا۔

اب حضرت منشی طاہر علی شہان اور علی محمد قبائل کی طرف نظرے اور ان کی یہ چشم بھری بھی ایرا بنوں کو ٹھکانے میں ڈالنے کے سلسلے کی ایک کڑی تھی۔ انھوں نے سترہ سو تھکن کی جنوب مشرق کی طرف الجیس کا رخ کیا، جہرہاں سے مغرب کو چل دیے اور حرا کے اندر غائب ہو گئے، پھر شمال کی راہ لی حتیٰ کہ خٹاؤں میں عین میلے کے دن صبح ہوئے ہی جا چھاپہ مارا۔ (تھنڈے 26)

امریکا میں کارپوریٹات کی پیش قدمیوں نے تیزی سے انڈیا کا زرعی کاروبار (مثلاً 1993ء اور 2003ء) میں انبار سے ماہانہ درآمد کو گائیڈ لائن کے قیام سے انکار کر دیا۔ اس دوران میں بغداد کی طرف نصف مسافرت، بیٹھن میں کلینر سے کرے قیام کیا تاکہ سب اکیلے جو جائیں، کھانے کی کھلی گولیاں اور ہوا چلیں۔ اس دوران میں راستوں پر پھر سے ٹھہارے تاکہ ان کے بارے میں کچھ کوئی خبر نہ لگے، جگر مرآت کے آخری پیرا اٹھ کر انھوں نے دہلی چھوڑا تاکہ اوسوقت انڈیا جا پہنچے جیسے ہی پیدہ، محرم و خرم اور ہوا کا صحاح مسلمانوں نے خوب گولیاں چرائیں اور سو تو پانی کی لڑتے کر واپس ہوئے۔ وہ تو کرنا انبار کے اور

۱۔ سوار: اس سے مراد عراق کا آباد جزیرہ علاقہ ہے۔ اس کا نام سبز زریٰ فصلوں، کھجوروں اور دھوتیوں کی کثرت کے باعث سواد (سیاہ) رکھ دیا گیا۔ سواد کی حدود طبل میں حد بلہ المہ وصل سے حد دان (اہل کتب) اور غرض میں لڑ بے نزد فادسہ سے ٹھو ان (ایران) تکہ ہیں۔ (معجم البلدان 272/3)



بغداد میں رہائے جانے والا ایک منظر



عقین کی مسجد بغدادی باہر

وہاں سے کھاٹ<sup>۱</sup>، مضمین<sup>۲</sup>، بقصر شہر اور مسکن<sup>۳</sup> اور فخر بیل<sup>۴</sup> کی طرف چھاپے مارا کہ وہ انجاں تھیں۔

مصر کیہ یوسیب کے اثرات و نتائج

① یہ چھاپے مارا کہ وہ انجاں فتح کا شہنشاہ اور نفع بخش نتیجہ تھیں۔ مدنی جیٹو اس قابل ہو سکے کہ چار سو بیس ہزار سال تک دھوا ہوا لکھن جس جگہ جوہ میں انھوں نے قراج سوا تک چھاپے مارے۔ ان سے مسلمانوں کو غیر مایہ نیت حاصل ہوا اور دشمن اس سے محرم ہو گیا۔ اسلامی دشمنوں کی ان کارروائیوں نے دشمن کا بے پناہ غم بھرا کر اسے کمزور کر دیا۔

② مدنی میں عارضہ پٹاؤ نے اپنے دشمن کو منتشر اور پریشان کر دیا اور ایرانی حکمرانوں کی اپنی رعایا کے سامنے کوئی وقعت نہ رہی اور اُرد اور تک کو لوگوں کو یقین ہو گیا کہ سامانی سلطنت اب انھیں جیتنے فراہم نہیں کر سکتی۔

③ مدنی جیٹو نے اپنے جنگی منصوبوں کی اساس مکمل ماز داری کے ساتھ ناگہانی حملوں پر مبنی تھی۔ یوں وہ سامانی دار الحکومت مدائن کے قریب پہنچ گئے۔ وہ وقت کے قیمن کے ساتھ جوش قدمی کرتے دشمن پر جانچ ٹک ٹک پانے پھر چلت آتے اور اس شام میں آرام کرتے اور سامان رسد کا بندوبست کر لیتے تھے۔

④ مدنی جیٹو اپنے لشکر میں چیتے اور انھیں لکھرو پیتے اور جنگی امور کی وضاحت کرتے۔ ظہیر بن شامی جرأت جان کی بازی لگانے کے سزاؤف ہے اور مدنی جدید ملبوم کے اعتبار سے چھاپے مار جنگ کا اسلوب اپناتے تھے۔

۱) کھاٹ: الجوزہ کی پہنچی، وقت قبل سے آہا کر کرکھی تھی۔ (معجم البلدان: 433/4)

۲) مضمین: نظام کا یہ تمام رد ہونے فرات کے دائیں کنارے پر رہنے کے پانٹاش داٹ ہے، یہاں 37/807 میں علی بن ابی طالب اور معاویہ بن ابی سفیان کے لشکروں میں جنگ ہوئی تھی جس کے اثر میں واقعہ لکھن ہو گیا۔ اس کے بعد غزوہ جاع نے حضرت علی بن ابی طالب کے خلاف بغاوت کردی (الفتح فی الارحام)۔ یہ فرقہ اور باس کے درمیان ایک مؤثر ہے۔ یہاں 37/807 میں علی بن ابی طالب اور معاویہ بن ابی طالب کے درمیان جنگ ہوئی جس میں 70 ہزار افراد ہلاک ہو گئے۔ (معجم البلدان: 414/3)

۳) مسکن: یہ وہاں تھا جہاں کے باس نے فخر بیل کے کنارے (4/8 کے قریب) ایک قصبہ بنے جہاں ابداً الکعب بن ہرمان اور مصعب بن زہر میں جنگ ہوئی جس میں مصعب نے شہادت پائی اور مسکن مؤذن ہو گئے (معجم البلدان: 127/5)۔ نیز فخر بیل، ابدا اور حریر کے مابین رہائے جانے والے جلد سے نکلی تھی۔ (معجم البلدان: 443/2)

۴) فخر بیل: یہ قصبہ بغداد کے شمال میں بغداد اور کعبہ کے درمیان واقع ہے۔ (معجم البلدان: 371/4)

- ⑤ امیرائی قیادت کو اپنی پالیسیوں کے ناقص ہونے کا احساس ہوا تو انھوں نے اتفاق رائے سے بڑا گروہم کو تاج و تخت چیل کیا اور رستم اور فیروز خان سے مدد طلب کی۔ انھوں نے لشکرِ چار تاجا کر شروع کیا اور ان کے اکسائے پر اہل سولہ نے مسلمانوں سے کیا نوا عہد کر دیا۔
- ⑥ امیرائوں کے مقابلے میں مٹی بٹھکا کا آٹھ ہزار کا لشکر بہت کم تھا، اہل انھوں نے صحرائی طرف پہنچی ماسب جانی، چنانچہ مسلمان پلٹ کر صحرائیں ۱۱۱۱۱ تک گھیل گئے۔
- یہ واقعات ۱۱۱۱ھ ۱۱۱۱ھ ۱۱۱۱ھ ۱۱۱۱ھ ۱۱۱۱ھ میں پیش آئے۔ مٹی بٹھکا نے امیر المؤمنین عرفا دوقی بٹھکا کے نام لکھ کر انھیں تمام صورت حال سے آگاہ کیا۔ جب امیر المؤمنین بٹھکا نے پیش آمدہ معرکہ کا دیکھ کے لیے مسلمانوں کو چاندنی دھوت دی۔

۱۔ تادوس: یہ کوئی سے ۱۱۱۱ھ فرج پر واقع ہے۔ کادوس کا مذہب سے قاسمہ مسل ہے۔ دانی کے جہول تادوس پہلے تھیا کیا جاتا تھا۔ اور یہ بھی کیا جاتا ہے کہ اس کا نام مذہب کے پاس واقع تھیاں ہی کی نسبت سے قاسمہ کما گیا۔ تادوس کو کف کے جنوب مغرب میں قنارہ نواحی پر ایک منزل پر تھا۔ صحرا میں داخل ہونے سے پہلے لط (دریا کا کنارہ) کا آٹھری گاؤں تھیا۔ کادوس کے علاقہ میں ایک گاؤں تھیا (کاسی خرو) تھا۔ قنارہ کادوس کے گرد نواح کے سارے علاقے کو انھوں نے نام سے پکارتے تھے۔ اسی عینہ ڈھٹے سے روایت ہے کہ گوارا کا حکم ملنا تھا۔ دانی جاتے ہوئے کادوس سے لڑے۔ یہاں انھیں ایک بڑھیا ملی جس نے آپ کا سر دھویا۔ آپ نے اسے دعا دی کہ تو اس میں ملے گا جس کی عمر ہے۔ اسی وجہ سے اسی قبیلہ کا نام کادوس پڑ گیا (مصحف اللہ: ۱۱۱/۱۱۱: ۱۱۱/۱۱۱)۔ تادوس، جنوب کے جنوب میں واقع ہے۔ ان دونوں قادیان عراق کا ایک صوبہ ہے جس کا صدر مقام دیاجی ہے (المستجد فی الدیاجی)۔ تادوس کے جنوب مغرب میں نیر ایشی بھر کر رہے کے لیے ایک پل بنا دیا جاتا تھا جسے نیر ایشی یا نیر ایشی کہتے تھے۔ وہاں سے دجلہ کے مشرقی کنارے پر سارہ سے ۱۱۱۱ میل جنوب مشرق میں بھی کادوس واقع ہے۔ یہ علاقہ دی شہر کا قافل ہے جسے ہاران یا مستقیم نے سارہ کی بنیاد رکھنے سے پہلے بنایا تھا۔ ان کے علاوہ قوت حموی، مصل اور اربل کے درمیان واقع کادوس نامی دو دیہات اور تیرہ ایسی جگہ تھیں کہ قریب موجود کادوس سے بھی آگاہ تھا۔ (ماخوذ از اردو وکرہ صرافہ اسلامیہ: ۱۱۱/۱۱۱: ۱۱۱/۱۱۱)۔ موجودہ قصبہ کادوس غرات کی طرف لی شیع کے کنارے اور پختہ سے تقریباً ۱۱۱ کلومیٹر جنوب میں ہے (ریفرنس: ۱۱۱/۱۱۱: ۱۱۱/۱۱۱)۔







نقشہ 30

جزیرہ نمائے عرب سے تہاں کے لشکروں کی قابو سیر و داغی



رسم کی پیش قدمی مدائن سے تادیب کی طرف نقشہ 32

مسلمانوں کی صفیں کی طرف پیش قدمی نقشہ 31



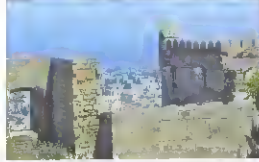
قادیسہ اور مدائن کے قبیلہ کن معمر کے

1

### جنگ قادیسہ

معمر قادیسہ کا آغاز قریش کی لام بنی، جھم اور جنگی حیداریں سے ہوا۔ ماویٰ و زومانی ذرائع اور راستوں کے بارے میں معلومات حاصل کی گئیں اور طریقہ کی فنی قوت اور زمینی احوال کے واسطے سے کمزور اور اہمیت رکھتی تھیں۔

اہم اتفاق کی فوج میں 60 ہزار گھڑ سوار، 60 ہزار پیادہ، 30 ہفتی اور 80 ہزار ان کے خدمت گزار تھے۔ یہاں ایرانیوں کی کل تعداد 2 لاکھ تھی۔ ۱۱ ہجری ان آہستے سے تھیں تھے۔ یہ سالار و قہم بن فرخ زاور تھا جسے جنگی اور سیاسی حوالے سے ایرانی میں بہت شہرت حاصل تھی۔ اس کے علاوہ ہرمزان، چالیوں، بہمن، جادہ، یہ ہرزان، ہرات اور کاکاری وغیرہ ایرانی دستوں کی کمان کر رہے تھے۔ سلطنت کے داخلی حالات محکم کے گنبد، جس میں اپنے شیروں کے قریب ہی لڑائی اور پیش تھی۔



دربند (الباب) کا قلعہ اور شہر

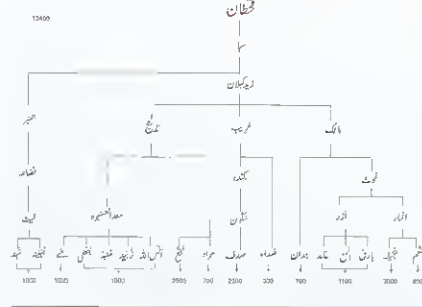
مسلمانوں کی قیادت سعد بن ابی وقاص چلا کر رہے تھے۔ ان کا مقصد: فوجیں فہرہ بن ہریرہ کی کمان میں 60 ہفتی لگایا گیا۔ سعد چلائے اسی رات میں کھڑکسواروں کا دستہ گلیہ بن لہذا لہٹی بیٹوں کی سالاری میں جبر و کی طرف بھیجا۔ انھوں نے منہلہ جس کا پلے ہو کر کر کے گجروں کے جہنم میں کھات لگائی۔ وہاں انھیں حاکم جبر و آڑا، یہ کی پٹی عرس ملی جو والی پٹیلوں کی طرف جاری تھی۔ کبیر نے اسے حراست میں لے کر اس کے ہی انکوں کو جبر و، پادرا اس کے قدم، ہٹم گرفتار کر لیے اور مذہب الہیاتات کے مقام پر سعد چلائے سے آئے (قتل 32)۔ سعد چلائے کا لشکر ۱۵ صفر ۱۵ھ 301 مارچ 636 کو قادیسہ پہنچ گیا۔

اور حراست کے مدائن سے نکل کر ساہل میں ۱۵ مارچ سے ۱۵ مارچ کے فوج کی صف بندی اس طرح کی،

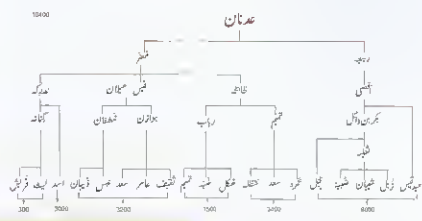
۱۔ مقدمہ فوج میں 40 ہزار سپاہی رکھے۔ یہ الباب ۱ کا لشکر تھا جس کا سالار چالیوں تھا۔

۱۔ الباب اس کے بارے میں واقعہ نوی لکھتے ہیں: باب الا باب کو الباب اور "دربند" اور "دربند" بھی کہتے ہیں۔ یہ قریہ طبرستان (شیر و خزر) پر واقع ہے۔ یہاں فرخزادان نے قہر اور ہیبت کی دیوار، پہاڑوں سے مندرنگ، غیر کرانی کسی (مصحف البلدان 304، 303/۱)۔ یہاں اہل مرو کی لکھتے ہیں "دربند اور درانی کے، وہماں دینی قوام کے خطرہ کے لیے 50 میل لمبی، 2800 فٹ بلند اور ۱۵۰ فٹ چوڑی دیوار بنائی گئی۔ مسلمان تو گھن اور غرالی دان اسی کو سد (دھڑکن قرار دیتے ہیں۔ "وہ حرج لکھتے ہیں" و ہاتھ لگنے کی غیر کر اور ۱۵۰ فٹ کے مصلان اہل مرو میں پہلے خیال پایا جاتا ہے کہ اس سے مراد لشکر و راجہ بہمن ہے، بلکہ اسلحہ اور عرصہ ۱۵۰ کے علاقہ دھستان میں دربار اور دار ہال کے درمیان بنائی گئی تھی" (تہذیب القرآن: 77۶۱3، جیمز: 2)۔ ان دنوں دربار دہی جیوہ دھستان کی بھڑک ہے جو خیر و کھیر (خیر و خیر) کے سال ۱۵۰ سے پہلے طوقہ ہشام (106-125) کے بمباری شہر نے دربار چھ کیا تھا۔ دوسرے 1806 میں دربار ہمسفیل شہر جہاں باب دھستان آذربائیجان کے شمال میں ہے۔ وہاں کے درمیان فضا (کوہ قاف) واقع ہے۔ (طیلس بلقان (اور دہ) 229)

اسلامی لشکر کا وسیع میں شامل قحطانی و سہ



اسلامی لشکر کا وسیع میں شامل عدنانی و سہ



- \* یہاں 30 ہزار فوجی تھے۔ ان کا ناکہ پہلے قحطان کے قیام تھا۔
- \* یہاں 90 ہزار فوجی تھے۔ ان کا ناکہ پہلے قحطان کے قیام تھا۔
- \* یہاں 20 ہزار سپاہی تھے۔ ان کا ناکہ پہلے قحطان کے قیام تھا۔
- \* یہاں 80 ہزار سپاہی تھے۔ ان کا ناکہ پہلے قحطان کے قیام تھا۔



(المسجد في الأعلام) - حضرت علي بن أبي طالب

اس دوران میں رستم منہاجی میں اس عقیم بواہ جانپاس آگے کا قیاس ہے کہ  
 یہ طرف بڑھا اور زہر نہ نہ سے کا ناقابل اس لڑکا۔ لیکن نے جانپاس کی جگہ  
 لی۔ رستم، میراج، میران اور میران میں جانپاس کی جگہ فراہم کیے جگہ  
 لیکن جانپاس کیلئے حقیقت یہ ہے اور چار دین طرف کا رخ کر کے "فدائے" سے  
 ناقابل اس خبر ایسا کہ تلمیذ نامان تاج میں سعد بن جعفر (ج 10) شیعان  
 17 ص 636)۔ اس طرح ایرانی تلمیذ شکر سے آتے دے اور رستم

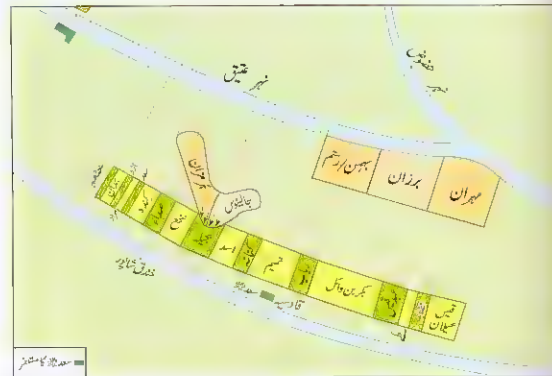
- [illegible]

اسلامی لشکر قادیانہ کے دستے اور ان کے کمانڈر

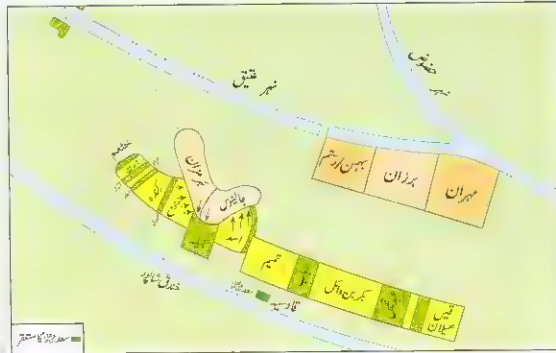




نقشہ 36: قادیہ کے میدان میں مسلمان اور ایرانی آئینے سامنے



نقشہ 37: قبیلہ کے دستے پر ایرانیوں کا ہجوم (قادیہ 2)



قیلہ احمد قیلہ۔ قیلہ کا دفاع کرتا ہے (قادیسیر 3)

انہیں ان کی مناسب جگہوں پر قیادت کرتا رہا۔  
 سہ ماہی نے اہل انداز کو اس وقت تک نہر تقی کا پل پار کرنے کی اجازت نہیں دی جب تک کہ کھانگی القدمات نہیں کر لیے۔ اس دوران میں  
 اہل انداز نے قہار کے باغیوں کی قتل کر مات کے وقت نہر تقی پل دی قتل کر گئے اور وہ نہر پل کر آئے، پھر فریقین نے ان مقامات پر صف  
 بندی کر لی جن کی وضاحت نقشہ 36 میں کی گئی ہے۔  
 معرکہ قادیسیر چاروں اور چھوڑا نہیں چاری رہا۔ اس میں 2 لاکھ اہل انداز کے مقابلے میں مسلمانوں کی تعداد 33 ہزار کے لگ بھگ تھی، البتہ وہ  
 ایمانی جہ سے، جماعت اور اعلیٰ تربیت سے بہرہ ور تھے۔

پہلا دن: آرمی (جمہرات 13 شعبان 15 201ھ ستمبر 633ء)

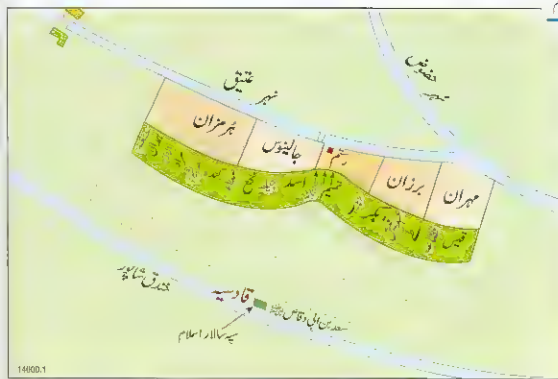
رستم نے ہرمزان اور چالیس کو 13 ہتھیوں، 26 ہزار گھڑ سواروں اور 25 ہزار چاہوں کے ساتھ آگے بڑھنے کا حکم دیا۔ ان کا مقابلہ قیلہ تھیلہ کے  
 2 ہزار چاہوں اور کئی عمدا اور کچھ کے 5 ہزار چاہوں نے کیا۔ لڑائی کا بازار غیب گرم ہوا اور کشتیوں کے پھٹنے لگ گئے۔ تب سہ ماہی نے ہرمزان کو  
 حکم دیا کہ 13 ہتھیوں کی مدافعت کریں، چنانچہ انہوں نے چالیس کے دستے پر بل دیا۔ یہ دیکھ کر رستم نے چالیس اور بہمن چاہوں کی مدد کو 11 ہتھی  
 اور 4 ہزار چھوٹے ہتھیوں کا ہوا سدا کا مقابلہ کر لیا۔ 11 میدان جنگ میں مسلمانوں کے مقابلے میں ڈٹ گئے۔ (نقشہ 39، 38، 37)  
 تب سہ ماہی نے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ رستم کی فوج پر فوج چڑھ، چنانچہ مسلمان ہند اکبر کے خرمے لگاتے ہوئے دین سے 11 چڑھ لائے  
 گئے (نقشہ 40)۔ یہ معرکہ کثیر کے وقت شروع ہوا تھا۔ اس دوران میں جوہیم جان کی بازی لگا کر ہاتھوں کو میدان جنگ سے نکال باہر کرنے میں



نقشه 39: بهمن جادو به کاخ اسد پرتله ..... قادیبه (4)



نقشه 40: یوم ارمات ..... قادیبه (5)



پہم انکوائٹ ..... قادیہ (۵)



پہم انکوائٹ ..... قادیہ (۶) (نقشہ اسلام کا ایراتوں پر چار حاکمہ)





43-45



113

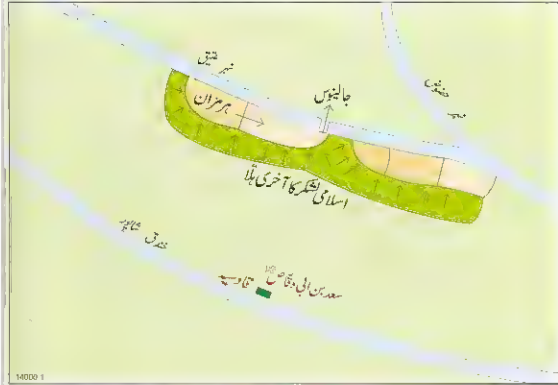
کامیاب رہے۔ عشاء کے بعد لڑائی رک گئی اور رات بھر میدان جنگ پر خاموشی چھائی رہی۔

دوسرا دن: 14 شعبان 15ھ / 21 ستمبر 636ء

اس روز پیش فائدہ کے 6 ہزار مجاہدین شام سے معاذ عراق پر پہنچنا شروع ہو گئے تھے جن کے سپہ سالار قحط بن ابی وقاص (سعد بن ابی وقاص کے بھائی) تھے اور ان کے مقدمہ انگیز کے سالار قحط بن عمرو بن قحط بن عمرو تھے۔ اس دن ایرانی باغی میدان میں نہیں آئے کیونکہ ان کی ستارچوں کی مرمت کی جارہی تھی۔ کلبر کے بعد مسرکہ کا رزار گرم ہوا۔ مسلمانوں نے ایرانی کلب پر شدید حملہ کیا اور ان کے گھوڑوں کے منہ پکیر دیے اور قریب تھا کہ مسلمان دشم کے تخت تک پہنچ جاتے، اسے میں ایرانی گھڑسوار پلٹ آئے اور دوبارہ اپنی اپنی پوزیشنوں پر وٹ گئے۔ فریقین آدمی رات تک لڑتے رہے پھر ایک دوسرے سے الگ ہو گئے۔ (نقشہ 41)

تیسرا دن: تھماس (بغداد 15 شعبان 15ھ / 22 ستمبر 636ء)

اس دوران میں ایرانی باغیوں کی تعداد بڑھ رہی تھی، لہذا باغی اس روز بھر میدان جنگ میں آئے۔ انیس میدان جنگ سے کمال باہر کرنے کی ذمہ داری ایک بار بھر جو جیم بنہ اٹھائی۔ انھوں نے باغیوں کی آنکھوں کو کھٹکھٹایا اور ان کی سونہیں کاٹ ڈالیں، چنانچہ ظہر سے پہلے باغی ہٹکارے ہوئے میدان سے نکل گئے۔ لڑائی رات تک جاری رہی حتیٰ کہ فریقین اپنی اپنی لشکر گاہوں میں پلٹ آئے۔ تھماس کاٹا اور ان کے ساتھی



سحر کے قاصد کا آخری مرحلہ..... (قاصد 10)۔ رستم قس اور جالیوں کا اور ہرمزان کا شمار



معمر کہ قادیانہ کے بعد دشمن کا تعاقب

دورانی میں سعد جیٹو نے امیر المومنین عمر فاروق جیٹو کے نام کا وسبہ کی فتح کا مکتوب روانہ کر دیا۔

١٥ شعبان ١٤١٥ هـ / ٢٣ سبتمبر ١٩٩٥ م

ہوم ارمات اور یوم اغواٹ کو از صحتی ہزار مسلمانوں نے

شہادت چالی اور بلبلۃ الہریر اور ایوم القادسیہ کو بھی اڑھائی ہزار

### معمر کے قادیسیہ کے اہم پہلو

- ① مہران قادیسیہ کی جانے دو بڑی اہمیت رکھتی تھی۔ یہ حدود صحرا پر واقع تھا اور پاس ہی ارض سواحی شے نہروں کے پانی اور زرعی فصلوں نے سرسبز و شاداب بناد رکھا تھا۔ جنگ کا پانسہ مسلمانوں کے خلاف پھیلتا تو وہ صحرا کی طرف پھپھایا ہو سکتے تھے تاکہ جنگی چال چل سکیں یا اپنے لشکر سے جاملیں حتیٰ کہ ان کے لیے جراثیمی حملہ ممکن ہو۔ اور اگر جنگ کا پانسہ ایرانیوں کے خلاف پھیلتا تو ان کے پیچھے آبی دلدلیں تھیں جہاں ان کے لیے نقل و حرکت دشوار تھی۔
- ② یہ میدان جنگ خندق شام پر<sup>1</sup> اور مشرق کے درمیان گھرا ہوا تھا۔ اس کے دائیں طرف اور شام میں پانی کے دھارے تھے۔ مسلمانوں نے جوش قدمی کر کے حصن قدیس پر قبضہ کر لیا تھا جہاں ان کے سپہ سالار سعد بن ابی وقاصؓ ٹھکانہ بکھیر رکھے تھے۔ مسلمان اس زمینی پٹی پر قابض ہو کر اپنی ضروریات حسبِ خواہش پوری کر سکتے تھے اور انھوں نے ایرانیوں کے لیے ننگی سی جگہ چھوڑی تھی جس سے ان کی عددی برتری سے فائدہ نہ لے سکی تھی۔ اس ننگی جگہ پر ایرانیوں کے لشکر ہزاروں کے لیے آسانی سے نقل و حرکت ممکن نہیں تھی، بجز اس جگہ سورج ایرانیوں کے سامنے تھا اور ہوا کا رخ بھی ان کے مخالف تھا۔
- ③ رستم نے جنگ سے پہلے مسلمانوں کو اس پوزیشن سے ہٹانے کی کوشش کی تھی لیکن سعدؓ ٹھکانہ دشمن کے اس ارادے سے بھڑکی آکا وہ تھے۔ انھوں نے سواروں کے علاقے میں ایرانی لشکر کے خلاف چھاپہ مار کارروائیاں کر کے رستم کو اپنے سامنے آنے پر مجبور کر دیا یہاں تک کہ اس کے ساتھی چٹا آٹھے گھران کے لیے کوئی اور چارہ دہی نہیں تھا۔ یوں معمرؓ قادیسیہ میں مسلمانوں کی کامیابی ایک سو بڑی جنگی لشکر کا نتیجہ تھی۔
- ④ مسلمان مجاہدین اعلیٰ ہمسائی و عربی ملامتیں رکھتے تھے۔ فتنہ ارمہ اور عراق میں اویسین لڑائیوں سے انھیں جو تجربہ حاصل ہوا تھا وہ اس معرکہ میں کام آیا تھا۔
- ⑤ مسلمانوں کا ایمان پختہ تھا اور وہ ہر آن شہادت کی طلب رکھتے تھے جیسے کہ ایک روایت میں ہے کہ مساکر اسلام میں کوئی ایک شخص بھی ایسا نہ تھا جو لوٹ کر اپنے اہل و عیال کے پاس جانا چاہتا ہو۔ انھیں اس آیت قرآنی پر پورا پورا یقین تھا:

﴿لَا تَحْزَنْ جُنْدُ اللَّهِ لَأُولَٰئِكَ عَلَيْنَا مَلِيتٌ﴾ (آذین اللہ)

”کتنے ہی گھبراہٹ کر وہ اللہ کے حکم سے کھڑے ہو جائیں گے غالب آئے۔“ (البقرہ 2: 249)

1 خندق شام پر: یہ خندق شام اور عراق (عربی میں ”سایز“) سے منسوب تھی۔ تیسری اور چوتھی صدی مسیحی میں شام پر نام کے جن حکمران ہوئے۔ یہ خندق قانا شام پر اہل (249 تا 271 م) نے کھودی تھی۔ (اسٹیکلہ پمپٹا تاریخ عالم: 128/2 تا 129)

### دُش کا واپائی

پرنس قاس کا معروف جھنڈا تھا جو سلطنت سراسیمہ کے آٹھارے سرکاری جھنڈا چلا آ رہا تھا۔ اس کی چوڑائی 8 ذراع اور لمبائی 12 ذراع تھی۔ اس کا پھیلاؤ تقریباً چار مربع فٹ میٹر تھا۔



قاس (قاس) کے سامانی پرستانوں کا پرچم "دُش کا واپائی"

بلبی کہتے ہیں کہ اس سے پہلے ایرانی تمام جنگوں میں کامیاب رہے تھے جن میں دُش کا واپائی لہرا رہا ہوتا تھا۔ یہ پرچم معرکہ دُسر میں کین جادو پر کے پاس بھی تھا۔ وہ لوگ ہر جگہ کے بعد اس پر جواہر چھاد کر دیتے تھے۔ اسے سونے، چاندی، جواہرات اور موتیوں سے سجایا جاتا تھا۔ انھوں نے علم نجوم کے حساب سے اس پر ایک طسم بھی نقش کر رکھا تھا۔ وہ لوگ اس سے برکت حاصل کرنے کا دعویٰ کرتے تھے اور مہلتے کے ساتھ اس کی خرید و بیچ کر جان کی جاتی تھی مگر اس نالاب اور اچھوتے جھنڈے کے لیے پانچ سو جہان (کوئی پروہت) مقرر رہتے جو اسے اٹھائے اور آگے آگے چلتے تھے۔

فرہادی طوسی لکھتا ہے: "اس پرچم پر سورج کی عکس رنگ کی شبیہ تھی جس کے اوپر شہری جادوگیاں تھا۔" اور مسعودی کہتے ہیں: "قادیانہ کے دن وہ (دُش کا واپائی) بزرگ بن خطاب لٹکا گئے ہاتھ لگے۔ لیکن جادوئی کا کہنا ہے کہ یہ جھنڈا قبیلہ بننے کے ایک آدمی نے اٹھایا تھا، پھر سعد بن ابی وقاص لٹکا آئے شاہِ روم کی ایشیائے گراس مابے کے ساتھ امیر المومنین عرب بن خطاب لٹکا کی خدمت میں مدینہ لے آئے تھے۔

دُش کا واپائی کا شہر جابر کسری میں ہوتا تھا جو قصر مدائن سے حاصل ہوئے تھے۔ ان میں بزرگروں کی ملکہ شریک، بادشاہ کا سپاہی گھوڑا شہد بڑا، اس کا سپاہی اچھی اور کسری کی کا "بہار" نامی فرشتہ شامل تھے جو نوے کو لہا اور دس گز چڑھا تھا۔ اس میں پھول پنجاں، درخت، مہرین، تصویریں اور شیے سب ہوتے، چاندی اور جواہرات سے بنائے گئے تھے اور موسم بہار گزرنے پر اس کی یاد میں اس فرشتہ پر بیٹھ کر بادشاہ اور اعیان حکومت شراب نوشی کرتے تھے۔<sup>1</sup>

<sup>1</sup> دُش کا واپائی "کا دُش" کو پار کا پھیلا ہوا جھنڈا تھا جس کے باعث مہدیہ ہر پر فرداں (ظالم بادشاہ) نے خفاک پرچم حاصل کی تھی۔

(حسن المقاتل (قاسی) ص 383)

### قادسیہ سے مدائن تک

فتح قادسیہ کے بعد سپہ سالار باغلی سعد بن ابی وقاص طائفتوں نے ڈیرہ بنی نوہ کی قیادت میں متعدد الجھڑیاں جبرہ اور کوکب کی طرف بھیجا جہاں خزرجان کے دو رہنما ایک امرا باغلی لشکر ڈیرہ سے ڈالے ہوئے تھا۔ خزرجان نے روفو راہتیار کرنے ہی میں غایت جاتی۔ پھر لشکر اسلام نے جیل قدی کی اس کے ہینڈ کے سالار عبداللہ بن حاتم پہنچا تھے جبکہ شریمل بن سطل ان کے پیچھے پیسہ کی قیادت کر رہے تھے۔ پھر سپہ سالار ہاشم بن جبہ تھے جنہیں حضرت سعدؓ نے اپنا نائب بنایا تھا۔ آخر میں عقب کے سالار خالد بن عرفطہ پہنچے تھے (شوال 16ھ / نومبر 636ء)۔ اسلامی لشکر ایمانوں کا مالی قیادت سطل کے بعد اب تمام لشکر سواروں پر مشتمل تھا۔

عبداللہ بن حاتم پہنچنے کو فوج کا قیام کیا اور ڈیرہ سے ’نہرس‘ پہنچ کر دشمن کی ایک جمیعت کو شکست دی جس کی قیادت بھیری کر رہا تھا۔ باغلی باغلی کی طرف فرار ہو گئے۔ ڈیرہ نے وہاں تک ان کا پیچھا کیا جہاں خزرجان، بھیری، دیران اور ہرجان وغیرہ اکٹھے ہو چکے تھے۔ سعدؓ پہنچنے سے بھی ’نہرس‘ کی طرف بھاگنے لگی، پھر تمام اسلامی لشکر باغلی کی جانب بڑھا اور امرا باغلی کو کھینچے اور ہتھکڑیوں سے بندھ گئے۔ (تفسیر 47)

اس دوران میں امیر المومنین عمر فاروقؓ پہنچنے سے پہلے ہی خزرجان کو ایک دستے کے ساتھ ایک کی طرف بھیجا تاکہ وہ ایمانیوں کو مصروف رکھیں اور ان کی جنگی کوششوں میں رکاوٹ ڈالیں۔ اسے میں ہرجان پیچھے ہٹ کر اپنے وطن امداد چاہا۔ فرزانے نے اپنے مشقز بن عبداللہؓ کی راہ لی اور خزرجان اور دیران لپکا ہو کر مدائن میں ڈٹ گئے۔ وہ شہر بارگاہ ایک بی بی فون کے ساتھ پیچھے چھوڑ گئے جس میں الہاب (دوبند، آذربائیجان) کے لشکر شامل تھے۔ ہرجان کے باقی دستے کوئی اور ڈیرہ اب کے درمیان ٹھہر رہے تھے۔

1. خزرجان (خارجان): لپکا ہوتے امرا بنوں کے خلاف انہوں نے 11ھ میں امیر المومنین کا تخت توڑا۔ ان کا خزانہ بھی انہوں کے ہاتھ آ گیا جو عمروں کے ہاتھ پہنچ گیا۔ (تفسیر 47) اور 12ھ میں انہوں نے 11ھ میں امیر المومنین کا تخت توڑا۔ ان کا خزانہ بھی انہوں کے ہاتھ آ گیا جو عمروں کے ہاتھ پہنچ گیا۔ (تفسیر 47)

2. نہادند: امرا ان کا پرچم کرمانشاہ (پہلو) و باختران کے سرحدی میں واقع ہے۔ آدھی 25 ہزار ہے (الحدید، فی الحدید)۔ نہادند سپہ سالار میں اس کے دار الحکومت مدائن سے تقریباً 70 کلومیٹر جنوب میں واقع ہے۔ نہادند کے 30 ہزار شہری میں تقریباً 80 کلومیٹر اور مشرقی سرحدوں پر واقع ہے۔ (روایات میں اس کے 148) نہادند کرمانشاہ سے اسطہان جانے والی شاہراہ پر واقع ہے۔ شمال ان کی قیادت پر شہر طاقان دوسرے پہلے سوہور تھا۔ پہلیوں اس شہر سے وقف تھا۔ سامانی اور میں اس کا ایک آئینہ و کی قیادت قادی میں جنگ نہادند کی تاریخ کے بارے میں مختلف بات لکھتے ہیں۔ مختلف سبب بن کر 18ھ / 639ء یا 19ھ / 640ء اور ان آئینہ (Caolion) 643ء کا قیادت پہلے ہرجان (ہزدان) کا نام و یارنگا تھا۔ 11ھ کے ہرجان کے حوضات میں شامل کر دیا گیا۔ 998ھ / 1589ء میں عبدالحامد اول مغولی میں یہاں پتلا لڑا وہ نے ایک ٹکڑی لپکا (پھر اس پر خلیفہ جابلقا بنے)۔ خلیفہ اور راج کے انتقال کے بعد نہادند کی قدر و قدر میں بیکار ہو گئی اور شہر کو چھان سے نکال دیا گیا۔ اس کے نتیجے میں 1072ھ / 1663ء میں ترک سے دوبارہ لڑائی ہو گئی۔ 1146ھ / 1730ء میں تاتاریوں نے انہوں سے نہادند لپکا (اردو و تاتاریوں میں لپکا)۔ (528/22)

47.57

لشکر اسلام کی مدائن پر یاخار

پھر میرے عربی میں اسے نازنہیر کہا جاتا ہے۔ یا قوت حموی لکھتے ہیں: ”یہ اُن سات بیٹیوں میں سے ایک ہے جن کے نمونے کا نام عائن ہے۔ یہ دہ نزدیک بہ نزدیک ہے جس کے معنی ہیں: ”لوٹنے کا گاہل“ یا ”لوٹنے کا بہترین شجر“۔ (معجم البلدان: 515/1)



مسلمانوں کے ہاتھوں بہر سیر (مغربی عدائن) کی فتح





نقشہ 49

دجلہ پار اسٹانبر اور طیسفون (مشرقی عدائن) پر یلغار

## سقوطِ مدائن

(صفر 16ھ / مارچ 637ء)

مدائن ایک بڑے شہر کا عربی نام تھا۔ یہ جن مساتہ بستوں پر مشتمل تھا، ان کے نام یہ تھے: دجلہ کے مشرقی ساحل پر طبلون، اسفاہن (شاہی محلہ)، اور رومہ<sup>1</sup> آباد تھے۔ انہیں مدائن القصبی (پرسے والا مدائن) کہتے تھے۔ دجلہ کے مغربی کنارے پر بہریرہ، باس آباد، سلقہ<sup>2</sup> اور ساباط نامی بستیاں تھیں۔ انہیں مدائن الدیلمی (قرمشی مدائن) کہا جاتا تھا۔ دریا کے دونوں کناروں پر یہ بستیاں متصل یا قریب قریب واقع تھیں۔

عراق کے غزوہ آقا قدس کے چار کروہ قدیم نقشے میں بہریرہ کو دجلہ کے جنوبی کنارے پر رومہ اور اسفاہن کے باہم واقع و باکے موڑ کے اندر دکھایا گیا ہے۔ لیکن جملہ ”مسوٹر“ شمارہ 27 (1979ء) میں درج ہے کہ آغا قدس کی کھدائی سے ثابت ہوا ہے کہ بہریرہ دجلہ کے مغرب کی طرف مدور فصیل کے اندر واقع تھا جس کے بارے میں پہلے خیال تھا کہ یہ سلقہ کے گرد گرجی جبکہ سلقہ کی جائے وقوع بہریرہ کے مغرب کی طرف بتائی جاتی ہے۔ ہم نے 48 اور 49 نمبر نقشوں میں یہی دکھایا ہے۔

## بہریرہ کی فتح

سپہ سالار اسلام مسجد بننے والے تھے جس مقصد جنہیں ہوا کہ بہریرہ کے ارد گرد نصب کرادیں۔ ان کے ذریعے سے فصیل پر شکاری کی جاتی رہی اور یہ محاصرہ وہاں جاری رہا۔ اس کے نتیجے میں ایرانی دجلہ پار کر کے اسفاہن اور طبلون کی طرف چلے گئے۔ انہوں نے دریا کا پل جلا دیا اور تمام کشتیاں اپنی طرف جمع کر لیں۔ مسلمان رات کی تاریکی میں بہریرہ کی فصیل پر چڑھے اور شہر کی گلیوں میں سے گزرتے ہوئے دریا تک جا پہنچے جہاں سامنے شاہان فارس کا مستقر اسفاہن رکھائی دیا تھا (صفر 16ھ / مارچ 637ء)۔ انہیں رات کے اندھیرے میں ایمان کرنی کا مفید پلندہ دیا گیا۔ غزوہ آقا قدس مسلمانوں نے اسے دیکھ کر غرور سے بغیر پلندہ کرنے شروع کیے حتیٰ کہ صبح ہو گئی۔ بزرگ رہنما نے گھبرا کر اپنے خزانے پیچھے ہٹنے شروع کر دیے۔ اس وقت دجلہ شہرانی میں تھا۔ مسجد بننے والے گھوڑوں پر تیرتے ہوئے دجلہ عبور کرنے کی تدبیر اختیار کی۔

## مسلمان دجلہ عبور کرتے ہیں

600 مسلمان کھڑسواروں کا دستہ کھینچ کر اٹھواں بیزن کی آغیاں پلندہ کیے آگے بڑھا، ان کی قیادت حاکم بن محمد شہمی کر رہے تھے۔ دجلہ سے

۱ سلقہ یا سلیو کی: سلیو کی یا سلیو ہوں نے اس نام کے کئی شہر بنائے جن میں سب سے مشہور شہر (سلیو کی) دیا ہے۔ دجلہ کے کنارے واقع ہے جسے سلیو کی اول (پانچویں صدی عظیم) نے آباد کر کے مملکت سوریا کا دار الحکومت بنایا تھا مگر چھ صد میں اس نے اٹھ کیے کو دار الحکومت بنالیا۔ ۶۱۰ ق م میں اس پر پارسی (قدیم پارسی) قابض ہو گئے۔ بعد میں سلیو کی اور پسی فون کے کنٹرولوں پر مدائن آیا ہوا۔ (المصنف فی الاعلام)

علامہ اقبال سے ”مشہور نظم“ ”شکوہ“ میں جو شعر کہیں۔

ہیڈز گئے۔ اسلامی لشکر مدائن کی خالی گلیوں اور بازاروں میں سے تیز قدمی مارے میں نبی اکرم ﷺ نے غزوہ خندق میں فتح ہونے کی خبر دی تھی۔ لہذا انھوں نے محصور بن کو تین دن کی مہلت دی تھی کہ وہ اونے جزیہ پر

ایمان کسری کا سقوط

ان حالات میں کسرتی بزرگرو شاہ پر اس قدر خوف طاری ہوا کہ وہ اپنے لافشکر سمیت ملوان <sup>۴۰</sup> کی طرف فرار ہو گیا۔ ملوانوں نے اس طرح اچانک دربار کا کر لیا تھا کہ اہلخانہ کو

[illegible]

برصغیر میں ہو گئے۔ پھر سحرہ رضوان اور ان کے ہمراہ مسلمان قیدی بن گئے۔ وہیں پہلے پہل ان کے ساتھ ہوئے اور اس فتح میں فتح پور کے حضور میں نماز شکرانہ ادا کی۔ اس وقت سحرہ رضوان نے یہ آیات تلاوت کیں:

﴿لَمْ يَتَوَّأْنِمْ جُنُتٍ وَ عِيُونِ ۚ وَ ذُرُوعٍ مَقَاطِرٍ كَرِيمٍ ۚ يُتَعَبَوْنَ كُنُوفُهَا فَيَكْبَهُنَ ۚ  
كَذَلِكَ ۚ وَ أَوْرَثَهَا قَوْمًا آخَرِينَ ۝﴾

”وہ کہتے ہی باغات اور چشمے چھوڑ گئے، اور کھیتیاں اور شاندار محل، اور آرام کی چیزیں جن میں وہ عیش کر رہے تھے۔ اس طرح ہم نے ان سب کا وارث دوسری قوم کو بنا دیا۔“<sup>1</sup>

اسی قصہ انیس میں خسرو پروردگار نے نبی ﷺ کا نام مبارک چاک کیا تھا اور پھر وہ نبی ﷺ کی پیٹھ کی پیٹھیں قتل ہوا تھا، اور کہیں یزید موسم اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے قاصدوں کا مین کاٹھا ہوا تھا۔ انھیں بھانٹتے نہ فرمایا:

قَالَ اللَّهُمَّ مِثْلَ الَّذِي تَوَدَّى الْهَلَاكَ مِنْ تَشَاءٍ وَتُؤَيِّدُ الْبَلَاكَ بِمَعْنٍ تَشَاءُ ، وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ  
وَتُؤَيِّدُ مَنْ تَشَاءُ ، بِهَيْبَتِكَ الْغَيُّورِ يَا أَرْكَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ ﴿١٠﴾

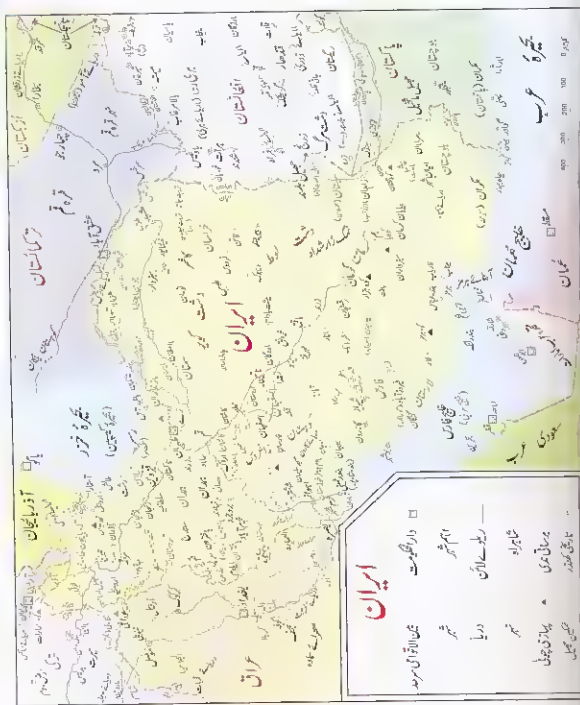
”کہہ دیجئے: اے اللہ! اے تمام بادشاہی کے مالک! تو مجھے چاہے بادشاہی دیتا ہے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لیتا ہے، اور تو ہی جسے چاہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہے ذلت دیتا ہے۔ تیرے

عس کا تختہ میں سب بھلا یاں ہیں ۔ بے شک لوگ میر پر خوب قارو ہے۔<sup>24</sup>

حضرت سعدؓ نے یہ ایک سلام سے نماز پڑھ لی اور کہیں ادا کیں ۔ یہ بتے کا وہ تھا۔ قصر انجیل میں جس جگہ کسری کا تختہ تھا وہیں منبر رکھا گیا اور اسی قصر میں نماز جمعہ ادا کی گئی۔ یہ پہلا جمعہ تھا جس سرزمین میں ادا کیا گیا۔ اس روز صفر 16ھ کی 26 اور مارچ 637ء کی 29 تاریخ تھی۔

1. البحتان 25:44-28.

2 إلى عصره 26:3.



## حصہ دوم باب سوم

مسلمان بلاد فارس میں داخل ہوتے ہیں

1

معمر کے چلو لا

(اول ذی قعدہ 16ھ/24 نومبر 637ء)

اہل فارس کا بیجا بیجا

ہمائن اور ہمدان<sup>۱</sup> کے درمیان جہلی شاہ اور جہلی جو جلولاء<sup>۲</sup> اور رطلوان سے گزرتی تھی جبکہ یزید کو روئے سقوط ہمائن کے بعد طہان کو عارضی دارالحکومت بنالیا تھا۔ جلولاء، ہمائن سے 150 کلومیٹر شمال مشرق میں تھا اور میروان بن بہرام رازی پہلی بار آڈالے ہوا تھا۔ اس نے تاحہ بندہ ہو کر خود قہس کھدواری قہس۔ ہمائن سے پہلے ہوئے والا لشکر اور الیاب، آذربائیجان اور کوہستان (جبال) اور اہواز کے مشرق میں واقع اندرون فارس کے علاقوں سے آئے والے اہوائی لشکر اس کے درمیان جمع ہو چکے تھے۔ یوں ایرانیوں کو ہر روز نئی کلمہ پختی رہی تھی۔



ہمدان (ایران) کا خوبصورت منظر

ہاشم بن عقبہؓ جنگ کی کمان کرتے ہیں

سپہ سالار سعد جہینہ نے ہاشم بن عقبہؓ کی قیادت میں 12 ہزار مجاہدین روانہ کیے۔ متعدد الجیش کی قیادت قطعاً بن عمروؓ کو کر رہے تھے۔

۱۔ ہمدان: ایران کا یہ شہر طہان کے جنوب مغرب میں (کوہ القہر کے دامن میں) واقع ہے۔ مملکت ہاد (ہیڈ) کے عہد (قبل مسیح) میں جو اکبرانہ کھانا تھا۔ یہاں سلجوقی دور کے آثار ملتے ہیں۔ اس کی آبادی ایک لاکھ 75 ہزار ہے (المستجد فی الامصار)۔ یہ سوسہ ہمدان کا دارالحکومت ہے۔ شہزادوں (ساتار یوں) نے 67ھ/1220ء میں ہمدان کا تخت و تاج کیا۔ 4789۰۰ میں کھنڈاں کا پائے۔ طہان ہمدان کا دار اور اس کے محفل، جو اب السدائن کہا لے ہیں۔ یہاں شہر میر جو ہیں۔ یہاں شہر طہان کی عمارتیں ہیں۔ (امروا ترکہ معارف اسلامیہ: 187، 188/23)

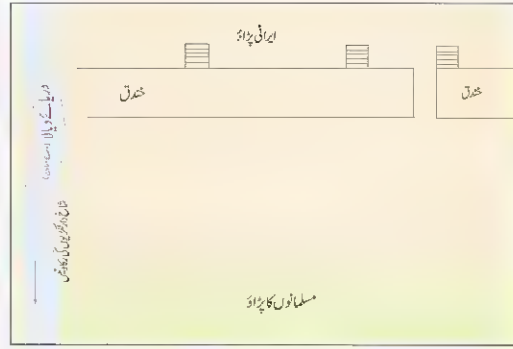
2۔ جلولاء: عراقی کا یہ شہر نائنین کے جنوب میں واقع تھا (جھلے ہوا) کے کنارے واقع ہے۔ ان دنوں اسے قزل لڑا کہا جلتے ہیں (المستجد فی الامصار)۔ جلولاء دراصل ایک یونانی ندی ہے جو جھل لڑا کی طرف بہتی ہے۔ اس کا نام جلولاء اس لیے رکھا گیا کہ یہ میدان ہمدان کے قتل لڑا کے لیے جلولاء افریغہ (توس) کا ایک شہر تھی ہے جو جلولاء سے 24 میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ (معجم البلدان: 156/2)

مَقْطُوعُ جُلُودِ لَامٍ

مستور و خلوا ان

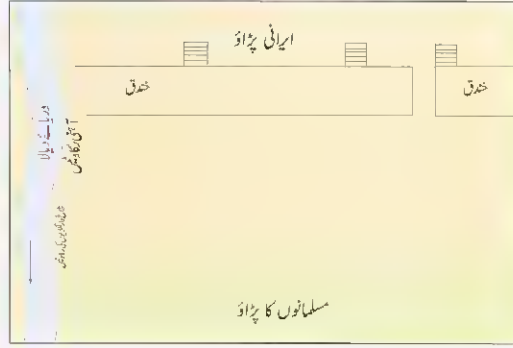
بنو لاء کے ارد گرد کی فتوحات

127



نقشہ 51

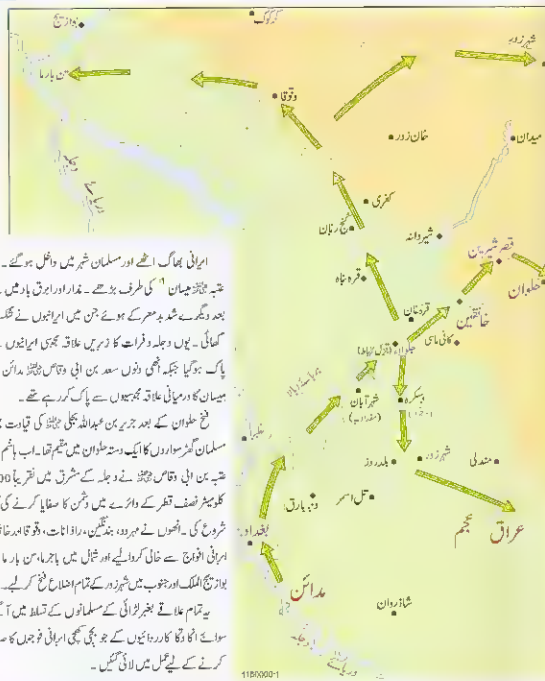
معززہ جلوا، (۱۹) اسلامی اور ایرانی لشکرات نے سامنے



نقشہ 52

معززہ جلوا، (20)





ایرانی بھاگ اٹھے اور مسلمان شہر میں داخل ہو گئے۔ پھر جبہ جنگی میدان کی طرف بڑھے۔ ہزار ہا اہل بیت کے بعد دھڑے دھڑے اہل بیت کے ہونے جن میں ایرانیوں نے شکست کھائی۔ یوں دہلہ و فرات کا زیریں علاقہ بھی ایرانیوں سے پاک ہو گیا جبکہ ابھی دوسرے سعد بن ابی وقاص جنگی ہدایت اور میدان کا درمیانی علاقہ بھیجیں ان سے پاک کر رہے تھے۔

فتح طوان کے بعد جزیہ بن عبداللہ کھلی جنگ کی قیادت میں مسلمان گھڑسواروں کا ایک دستہ طوان میں تھم تھا۔ اب ہاشم بن شبہ بن ابی وقاص جنگی ہدایت کے مشرق میں تقریباً 200 کلومیٹر نصف قطر کے دائرے میں دشمن کا صفایا کرنے کی ہم شروع کی۔ انھوں نے مہرود، جہنگین، رافعات، جوقا اور خانگر ایرانی افواج سے خالی کر دیے اور شمال میں باہر ماسن بار اور ہارونج الکلب اور جنوب میں شہزاد کے تمام اہل بیت کو جمع کر لیا۔

یہ تمام علاقے بغیر لڑائی کے مسلمانوں کے قبضہ میں آ گئے سوائے اٹھارہ کارہدائیں کے جو بھی گئی ایرانی فوجوں کا صفایا کرنے کے لیے عمل میں لائی گئیں۔

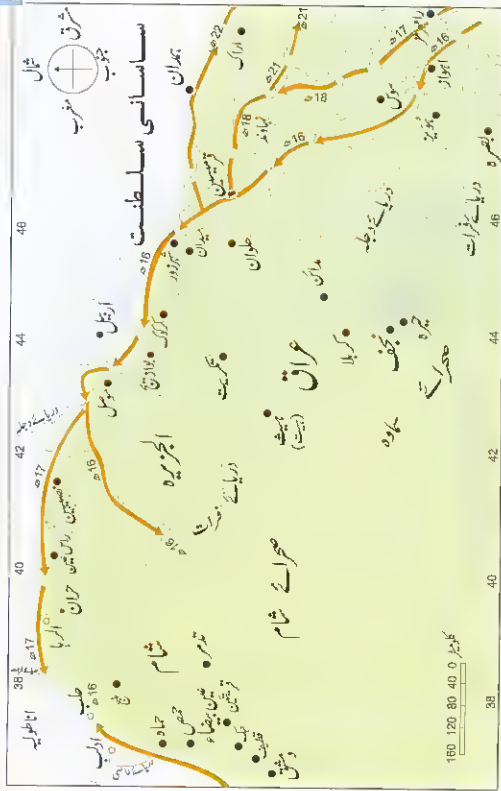
1180000-1

توش 53

معز کے چالوہ کے بعد دشمن کا صفایا

1۔ عیسائی، اہل شرقی عراق کا ایک صوبہ ہے جو ایران کی حدود سے ملتا ہے۔ اس کا دار الحکومت الشہارہ ہے (جو رہائے پہلے پر واقع ہے۔) بہمان کے اہل بیت ہزاروں اہل بیت کے ہونے کا قلعہ صالح اور الجسر الکبیر ہیں۔ (المستند فی الآحادام)





22 مسلمانوں کی تاریخ و تمدن کی تاریخ (فارس، ابرہہ، شام کے علاقوں پر)

## الجزیرہ اور آرمینیا کی فتوحات



میدان میں صوماء مسجد



دھوکا اسٹیشن

عدائین میں داخل ہونے کے بعد سعد بن ابی وقاصؓ نے امیر المومنین عمر بن خطابؓ کو خط لکھ کر فتح کی بشارت دی، امویانِ نبیست دربارِ خلافت میں ارسال کیے اور بیتِ جاوہر کی فتح کرنے کی اجازت مانگی۔ لیکن امیر المومنین عمر فاروقؓ نے اس کی اجازت نہ دی کیونکہ یہ بات بلاوجہ فوجیات کا دائرہ بڑھانے کی پالیسی کے خلاف تھی، تاہم انھوں نے عدائین کے ارد گرد جباراء اور ملوان میں ایرانی لشکروں کا صفحہ پاکر کرنے کی اجازت دے دی تھی۔ اسی دوران میں جب امیر المومنین عمر فاروقؓ کا لشکر تک یہ خبریں پہنچیں کہ ایرانی مسلمانوں سے جنگ کے لیے اہلاند میں جمع ہو رہے ہیں تو انھوں نے اس خطرے کے سبب کے لیے جنگ کا سلسلہ دوبارہ شروع کرنے کی اجازت عطا فرمائی، چنانچہ پچیس ہزار کے دستوں نے مختلف دستوں میں پیش قدمی کی اور چھری ساسانی سلطنت فتح کر کے

چلے گئے۔ درج ذیل سالاروں کی قیادت میں یہ واقعات اس طرح پیش آئے:

① عبداللہ بن مسعودؓ: انھوں نے کرب بن دہل اور عوز بن دہل کے پانچ ہزار بہادروں کی سمیت میں عدائین سے تقریباً 220 کلومیٹر شمال میں واقع کربت فتح کیا۔ یہ واقعہ جمادی الاولیٰ 16ھ / جن 637ء میں پیش آیا۔ پھر عبداللہ بن مسعودؓ نے دہلی بن اہلک غزنی کی قیادت میں 4 ہزار مجاہدین آگے بھیجے جنھوں نے مہمل<sup>1</sup> اور نیوئی فتح کر لیے۔ یہاں دشمن کی فوجیں ایرانی اور رومی غلبوں اور ان دؤں کے طاقتور یوں پر مشتمل تھیں۔<sup>2</sup>

② عمرو بن ماکہ بن نبہہؓ: انھوں نے قرقیہ یا اور فرات کے کنارے واقع مہم (میت) فتح کیے۔

③ عباس بن شہمؓ: ان کا 5 ہزار کا لشکر جنھوں میں تقسیم ہو کر درج ذیل علاقوں کی طرف بڑھا:

ذی کبیل بن عدی، کبیل کا دستہ، فرات کے راستے فرات کے کنارے واقع رقتہ، تہیچا کو شہر و انوں نے ان کے آگے ہتھیار ڈال دیے۔

1. فوسل، بانو سسل، یہ شہر کالی عراق میں، جہاں کے کاہنوں نے اپنے اور سو یہ شہر کی کارآمد حکومت ہے۔ اس کے قریب اشوری دارالحکومت نیوئی کے کھنڈر ہیں۔

2. ان سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اہل اسلام سے دشمنی ہمہ قدم سے چلی آ رہی ہے، چنانچہ اس واقعہ ایرانی اور رومی اپنے لشکر 9 ہزار کا بھی دشمنی

بھلا کر سب مسلمانوں کے خلاف متحد ہو گئے تھے۔ اسی طرح آج بھی جہان اسلام نے مل کر اسلام کے خلاف مصیبت آرائی کر رکھی ہے۔

3. دقت، یہ شہر اسی نام میں دو جگہ پڑا ہے۔ پہلی کرب (بہر) ہے اس کی پہلو کرکھی تھی۔ ہارن الرشید نے اسے اپنا گہنی دار لکھا تھا، اس لیے یہ

ہمد الرشید کہا گئے۔ تاجریوں نے اسے تیسری صدی ہجری میں برادر کو بیعتا۔ (المستند فی الاعلام)



1:600000

جہاد خدا اور جہاد ان کی طرف اسلامی حسا کر کی پیش قدمی



(د) عبداللہ بن عبداللہ بن حبان، انجنت نے موصل پہنچ کر نصیحین<sup>۱</sup> کی طرف پیش قدمی کی جو جلد کے کنارے واقع ہے۔ ان کی آمد پر اہل شہر سے مسلح کر لی۔

(ج) ذوق اور نصیحین کی فتح کے بعد سہیل بننٹو اور عبداللہ بننٹو کے دستے عیاض بن شہم بننٹو کی قوت سے جا ملے اور انھوں نے ”لوہا“<sup>۲</sup> اور ”ان“<sup>۳</sup> صلیح کے ساتھ فتح کر لیے۔ اس کے بعد سیسلا، بخارا<sup>۴</sup> (عراق)، میانہ قین<sup>۵</sup>، سروج، راس کیلا، ارض بیضاء، جسر بنج (شام)،

۱۔ نصیحین: (پندرہ فرات کا درمیانی علاقہ) کا یہ تاریخی شہر قدوسی ترکی میں شامی سرحد پر واقع ہے۔ اس کے باطنی سرحد پار شام کا شہر القامشلی ہے۔  
۲۔ نعل اعران کے شہر موصل اور نصیحین کا درمیانی فاصلہ ستر چار سو میل ہے۔ باقی میں موصل سے شام جانے والے قلعے نصیحین سے گزرتے تھے۔ بنجر اہل امدان کے علاقے نصیحین اور اس کی قدامتیں ۴۵ ہزار نکات تھے۔ جیٹھا و قانس و شیردان ساسانی (۵۷۹ء) نے جب اس کا محاصرہ کیا تو شیرج جنس ہندو تھا۔ اس نے طریشاہ سے جڑی قدموں میں چھوٹا کھائے اور انھیں پیش کی جنہوں میں بھر بھر، بجز اوو (میشیق کی طرح کا آلہ) کے، دے دیے۔ اسے شہر میں پھینکا تو اہل شہر ان باقی بکوں کی تاب نہ لائے اور شہر چھو گیا۔

حضرت امیر معاویہؓ، انڈونہد علاقے میں شام کے گورنر تھے۔ جب نعل نصیحین نے شکایت کی کہ اہل شہر چھوؤں کی کثرت سے مصیبت میں گرفتار ہیں تو معاویہ کے حسب لکھ چھوہار نے کا معاملہ نظر کر دیا کیا چنانچہ چھوہار کے وہ بے ہوش تھے کہ ان مہجوں کی تعداد اونس لاکھ ہو گئی۔ (معجم البلدان: 289/5)

۲۔ اور قلا (کاز پا): ترکی کا یہ شہر سرحد شام کی طرف (فرات کی میدان عربی کے کنارے) واقع ہے۔ آبادی 2 لاکھ سے اوپر ہے، صوبائی صدر مقام ہے۔ اس کا قدیم عربی نام اڈر ہے۔ اس کا پہلی نام بالغ ہے۔ ۵۲ ویں صدی مسوی میں اس پر مسلمان قابض ہوئے۔ (اردو اور معارف اسلام: 406/10، المعجم فی الاعلام)

۳۔ کاران (Carthae): باقی میں تران یا امدان تک شام کی حدوں میں شامل تھا۔ آج کل یہ ترکی میں اور قلا کے جنوب میں ہے اور وہاں کے قلعے کی میدانوں قریب قریب برباد ہے۔ حضرت امیر ایم بھلاؤر سے حضرت کران پہنچے تھے۔ حضرت سار اور حضرت قود بن امدان کی اچھے حضرت امیر ایم بھلاؤر کے مہر لے۔

۴۔ اہل بھلاؤر نے اسے ”ملو پلاس“ (پت پرست شہر) کا نام دیا۔ یہ قریب ۵۰ میل دور قریب میں شام میں تھا۔ قریب ۵۰ میل دور قریب میں تھا۔ اہل بھلاؤر نے اسے ”ملو پلاس“ کا نام دیا۔ اہل بھلاؤر نے اسے ”ملو پلاس“ کا نام دیا۔ اہل بھلاؤر نے اسے ”ملو پلاس“ کا نام دیا۔

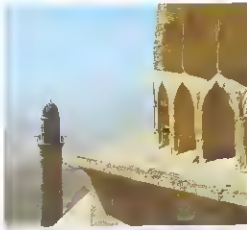
۵۔ قلا سے تران، الجیزیرہ (بڑا شہر) میں واقع ہے۔ (المعجم فی الاعلام، اردو وکرہ معارف اسلام: 62/8) اس کا نام حضرت ابراہیم بھلاؤر کے بھائی امدان (مدان) کے نام پر رکھا گیا تھا جس نے اس کی بنیاد رکھی تھی۔ چنگی کیا جاتا ہے کہ طوفان کو ج کے بعد سب سے پہلے جو شہر بڑا تران تھا۔ (معجم البلدان: 235/2)

۶۔ ”بخارا“ جاتی نام کے چہار کسہ میں شام کی سرحد کے قریب واقع ہے۔ بخارا صوبہ بینائی میں ایک شہر صدر مقام ہے۔

۷۔ ”میانہ قین“۔ یہ دربار (ترکی) کا مشہور شہر ہے۔ اس کا نام ملک مذہبت کے نام پر رکھا گیا جس نے شہر کی بنیاد رکھی تھی۔ اہل قلا میں فارغین کو بائین کہتے تھے (معجم البلدان: 235/5)۔ میانہ قین، دربار کے شمال مشرق میں اور وہاں کے چہار کسہ کے معاون امدان خود سے ۱۵ میل مغرب میں واقع ہے۔ اس کے دیگر نام

منجاہن، اور فارغین ہیں۔ پہلی نام ”مارتوپولس“ (Martyropolis) یعنی شہر شہداء) ہے۔ کنگد، اسلاف مر ۱0۴۹ء، میں ایرانی کے سکھ قبائل کی انہیں لے کر یہاں پہنچا تھا۔ 973ء میں یہاں کے عوامی تھران عبداللہ بن ناصر الدولہ نے اس شہر کے مضامین میں بازنطینیوں کو شکست دی۔ ۱۱۸۵ء ۵۵۱ء ۶۵۵ء ۱۲۶۰ء ۱۲۶۰ء میں پراچہ ایلی معاہدے کا پیش دے۔ سلطان الدین ایلی نے یہاں ایک مسجد بنی جس میں بازنطینی مصر کے شہنشاہ اسماعیل کے گئے۔ 658ء میں ۲۲۲ مری

میں اور بعض نے سلطان قریب کا محاصرہ کر لیا۔ غلطی چھپنے کے باعث شہر کا محاصرہ قبول کر لی چ ۷۰۰ مجاریوں نے ملک اکل ایلی کو سہ دی سے لے کر کسے سر میر سے چھ مارو شش کے بازاروں میں بھرا لیا۔ ایرانی مغلوں کے خلاف ۱۵۲۱ء ۱۵۱۵ء کی جنگ کو کچھ حصہ کے بعد مراد قریب کا علاقہ یعنی سلطنت میں شامل ہو گیا۔ (اردو وکرہ معارف اسلام: 982/21)



سامریہ (دکی) کے ایک درہ کی چھت سے لیا گیا منظر

کفر نوح، طور عبدین، ماروین<sup>1</sup> (دکی)، راس امین<sup>2</sup> (شام)، داراء خروئی، یازدئی، زوزان، مرزن، بولکس، خلاط (توکی) اور یمن حاصہ (آرمینیا) کی فتح عمل میں آئی۔ چوتھا جس میں 638ء میں مکہ میں آئیں۔ یوں دیکر عاقبت کی نسبت الجزیرہ<sup>3</sup> کی فتوحات سب سے آسان تھیں۔

اس دوران میں یزدگرد شاہ نے اپنی سلطنت بچانے کے لیے آخری لشکر تیار کیا۔ جہاد میں جمع ہونے والے اس لشکر کی قیادت یزدگرد لاکھمی۔ انھیں مسلمان کوف اور بصرہ سے روانہ ہو کر قریصین<sup>4</sup> میں اکٹھے ہوئے۔ ان کے سالار نعمان بن

مکول نوری قاتل تھے۔ قریصین سے اسلامی فوج اب نہاد کی طرف بڑھی۔ یہ بہاڑی پر واقع ایک قلعہ تھا جس تک پہنچنے کا راستہ اس کے پیچھے سے ہو کر جاتا تھا اور چاہر اس قلعے کے ٹوٹنے کی کوئی ممکن نظر نہیں آتی تھی۔ ایرانی قلعے سے نکلے مسلمانوں سے لڑائی کر کے اور شکست کھا کر قلعے میں لوٹ جاتے تھے۔ اس دوران میں مردیاں شروع ہو گئیں اور مسلمانوں کی ہارنٹن خطرے میں پڑ گئی۔ دو قلعہ بند ایرانیوں تک نہیں پہنچ سکتے تھے، لہذا انھوں نے یہ چال چلی کہ ایرانیوں سے جھڑپ کے بعد چاہر پڑیمت اختیار کی جائے اور ان کے سامنے لپکا ہوئے ہوئے جیسے کہیں گاؤں میں پہلے آئیں۔ یہ چال بیحد بین فیلد اسدی لٹائے کے ٹکڑا نتیجہ تھی، چنانچہ چھٹا سال بن عمرو دکنستان ایرانیوں کے مقابلے میں نکلے، خوب لڑائی کی، پھر انھوں نے چاہر پسائی اختیار کی اور کھلے میدان کی طرف لوٹ آئے۔ ایرانی دیکر بے

- 1 ماروین: یہ چلی الجزیرہ کی چلی چھتر فٹ سے۔ ماروین واصل حدبہ (مکمل) کی فتح ہے۔ عیسیٰ مسیح نے طور عبدین، یمن، ماروین اور دارامیج جی کے فتح کیے۔ (معجم البلدان: 30/52)
- 2 راس امین: الجزیرہ کا پہلا شہر، شہر تاران، یمنین اور انصر کے درمیان واقع ہے (معجم البلدان: 93/3)۔ ان دنوں راس امین شام میں دکی کی سرحد کے قریب ہے اور وہاں کے خاویز اس سے کچھ دور رہتا ہے۔ (اطلس العالم)
- 3 الجزیرہ: جزیرہ اور فرات و دوسرائے کے مابین واقع سرزمین کو کہتے ہیں۔ (Mesopotamia) کا نام دیا جاتا ہے عربی میں مابین النہرین یا الجزیرہ کہا جاتا ہے۔ مابقی میں اس کا جنوبی حصہ سواد (عراق عرب) میں شامل تھا جبکہ دریائے فرات کے شمال سے کو عراق سے الگ، الجزیرہ کا نام دیا جاتا تھا۔ ان دنوں الجزیرہ عراق، شام اور ترکی میں ملکوں میں بٹا ہوا ہے، ایک عام اصطلاح کے طور پر یمن پر لپکا ہے اور کئی دوسرے فرات و عراقی علاقوں کو لے جاتے ہیں۔ اسے عربی میں بلاد الرافدین (دو آبی دریاؤں پر دو سرزمین) بھی کہا جاتا ہے۔ یہ واقعہ عمومی لکھتا ہے: الجزیرہ عراق کا ایک صحرا ہے اور بڑا صحرا ہے۔ وہاں کے دریاؤں فرات کے مابین واقع ہوئے کی وجہ سے الجزیرہ کہا گیا۔ اس سرزمین میں کچھ بڑی مفاد میں پیدا ہوئی ہے۔ اس کے اہم شہروں میں حران، نینوا، زرق اور یمنین شامل ہیں (معجم البلدان: 13/42)۔ چالیس اور صدر اسلام میں الجزیرہ مشرق میں داررہجہ، مغرب میں دارمضر اور شمال میں دارمکر ہے (معجم البلدان: 13/42)۔ مکرمل، شہر، جہاد، حدبہ، مہابین، مہار اور کریمہ عراقی الجزیرہ کے مشہور شہروں ہیں۔ وہاں کے نسل ازرق اور نسل مہابین کے درمیان واقع مہابین بھی الجزیرہ کہلاتا ہے۔
- 4 قریصین (بائتران): قبیلہ مغربی ایران کا یہ شہر آج کل بائتران کہا جاتا ہے جبکہ مابقی میں اس کا نام قریصین (یا کرانک) تھا۔ یہاں سعدی میں صاف کرتے کا دعوت ہے۔ بائتران اس نام کے سونے کا دارالحکومت ہے (المعجم فی الاصل)۔ قریصین: کران ٹاپان کا معرب ہے، یہ ذکر کے قریب اور بعد ان سے 30 فرسخ پر ہے۔ شاہنشاہ بن فیروز نے اس کی نفاذ کی تھی۔ یہاں تھریریں اور ایک لائق تھا جس میں ضروری دین کے کچھ سے شہرین اور کچھ شہریں کے مجھے نصیب تھے۔ (معجم البلدان: 330/4)



ہندو مسلمانوں کی پہچانی سے صرک کا کھانگے اور قلعے سے نکل آئے۔ جب وہ قلعے سے ناسے دور پہلے آئے تو مسلمانوں نے کمین کا دسے نکل کر ان پر کھارگی جلا جلا دیا اور کشتوں کے پینٹے لگا دیے۔ یوں ابراہیموں کے عظیم ترین لشکر کی قسمت کا فیصلہ ہو گیا۔ نہایت کا یہ سقوط عہد المبارک 16 محرم 1519ء 40 جولائی میں آ یا اور اس سرکے میں عثمان غنی نے شہادت پائی۔

پھر مسلمانوں نے ہماراں کا زرع کیا اور اس کے سکران خسرو و عظم کو اپنا دہی حشر کفر آ یا جو نہایت کی سپاہ کا ہوا تھا۔ اس کے پاس اتنی فوجی قوت نہیں تھی کہ نہایت کی ہی پرہیزت سے بچ جا تا بلکہ اس نے فی الفور ہوا ان اور ہندو مسلمانوں کے خوالے کر دیے۔ پھر "ماہینا" والوں نے ان دوڑوں شیروں کی بیرونی کی۔ اس طرح نہایت کے جیسے خالقے کیے بعد دیگر سے بچ ہو گئے۔



ہریان کی ایک عالی شان مسجد



میں میں (مڑی)



صوبہ وائسرائے کا پھر "روا صر"



ابراہیم علیہ السلام مسجد (آہو، مڑی)

فتوحات کا دائرہ پھیلتا ہے



### کوفہ سے طبرستان کی فتوحات

امیر المومنین عمر فاروقؓ کے حکم پر مسلمانوں کے پیش دورو سکنہ ایرانیوں کا تہ قب کرتے چلے گئے اور ایرانی ہر جگہ شکست سے دوچار ہوئے۔ یہ فتوحات دہائی کی مخلوط میں حاصل ہوئیں۔ ایک کا مرکز کوفہ تھا اور دوسرے کا بصرہ۔

عمر اللہ بن عبداللہ بن جہان انصاریؓ تینتار بڑے دیر سردار اور کوفہ میں تمام اشراف کا سپہ سالار تھے۔ وہ کوفہ سے مدائن ہوئے تو بے ہمتی سے چلے گئے۔ چنانچہ انھیں اہواز کے راستے آنے والی کنگہ ملی گئی جس کی قیادت ابوحنیفہ اشعریؓ کا لڑکھڑکھ کر رہے تھے۔ تھانہ سے ان سب نے اسلمان کا رخ کیا۔ یہ صوبہ جنال یا عراق نیم کا دارالحکومت تھا۔ اصفہان 21ھ 641ء میں فتح ہوا۔ (تقدیر 58) وہاں سے لشکر اسلام نے کرمان کی طرف چلنے لگی۔ راستہ میں کتبیل بن عدیؓ کا سپہ لشکر کے ہمراہ آئے تھے۔



بصرہ کی ایک مسجد

اس دوران میں ہمدان والوں نے عہد شکنی کی تو عمرؓ کا لڑکھڑکھ کر رہے تھے۔ بن مکران کو ادھر روانہ کیا۔ مدائن پہنچا۔ مدائن کے آگے بڑھتا رہا۔ اہل و عیال تو انھوں نے واپس روانہ کر دیا۔ کوفہ گیا۔ پھر دستہ کی طرف چلے گئے۔ (تقدیر 59)۔ صوبہ فارس کے گورنر زہدی نے فتح کی اطلاع نہ کر لی اور وہاں سے ہٹ کر آئے۔<sup>1</sup> کی طرف گامزن ہوئے۔ جنال دے کے مدائن میں خنزیرہ مکرہ برپا ہوا۔ اموی لشکر کی قیادت سناؤش کردہ تھا۔ زہدی نے مسلمانوں کی رہنمائی کی اور انھوں نے اسے مدائن واپس جو کر اسے قتل کر لیا۔ پھر دہانہ<sup>2</sup> والوں نے مسلمانوں کے شہر میں داخل نہ ہونے اور ہزیم دینے کی شرائط پیش کیں۔

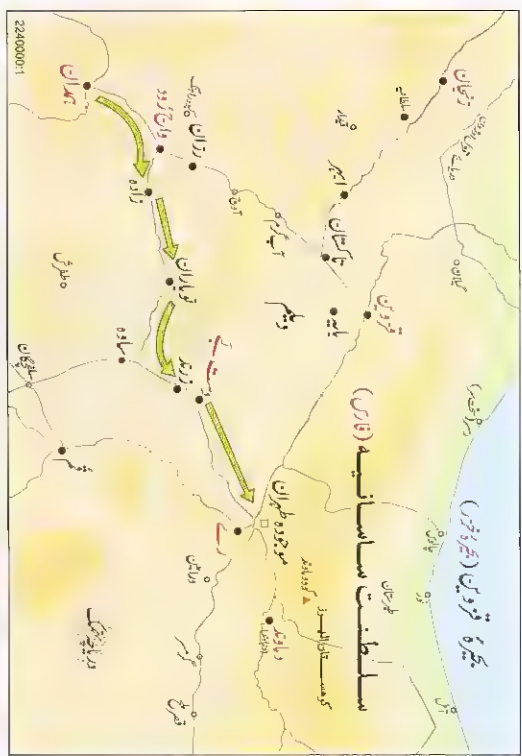
۱۔ زہدی نے غامی ایران کا دار الحکومت تھیرہ۔ طبرستان کے نواح میں اس قدر تم شکر کے کھنڈروائے ہیں جسے سنگلوں (چٹانوں) نے 220ھ میں نہ یاد کر دیا تھا۔ بارہان الرشید زہدی میں پیدا ہوا تھا۔ بہت سے علماء کا تعلق زہدی سے تھا جن میں حبیب ابوکریم رازی اور امام قرطوبہ بن رازی شامل ہیں۔ زہدی کی آپری ان لوگوں میں سے ایک آقا تھے۔ (المستجد فی الاذکار)۔

۲۔ دہانہ زہدی کے نواح میں درہمیں قریب پر ایک پہاڑ ہے۔ اسے دہانہ کی کہا جاتا ہے۔ اس کی گھاٹیوں میں اموی اہلکاروں کے کھانا بنے کے آثار ہیں۔ اس بلندی والا پہاڑ کی جگہ گرمی اور سردی میں بھی نہیں بدلتی۔ اس کے دامن سے ایک سرگرمی ہے جس میں زرنگہ حکمت کی آمیزش ہے۔ غم کے کھارے کینہ ہیں کہ برضا کا۔ دراصل (دہانہ) کا چٹا ہے اور اس کے 70 ہزاروں سے لاکھ واگد حکم آمیز حواں اس کے سامنے کاڑھواں ہے۔ حضرت عثمانؓ کے عہد میں ہمدان ماس نے دہانہ اور رومان فتح کیے (معجم البلدان: 478/2)۔ آج کل اسے دہانہ کہتے ہیں۔ اس کی بلندی 5599 میٹر ہے۔ اس کا جونی دامن اہل طبرستان کے لیے گرمی کا مقام ہے۔ (المستجد فی الاذکار)۔



یہودی اشرعی جنتہ اور عبداللہ بن عبداللہ بن قہان کے ہاتھوں اصفہان کی فتح

نقشہ 58

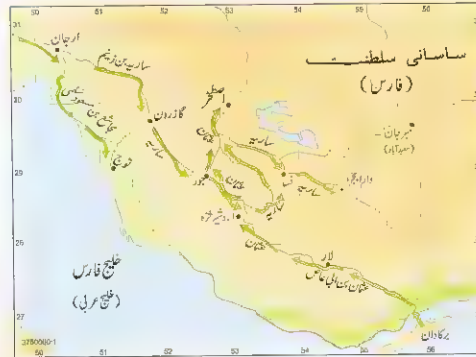


تقدیم

تقدیم سے زبانی



نہ سے قوس و بسطام اور جہان کی فتح



فتح اسیطر... ساریہ بن زعم، عثمان بن ابی عامر اور یحییٰ بن مہزیار بن جہر قادی

معرن سے صلح کر لی۔ اس دے سے ٹوہر بن معرن ٹیپڑ نے قوس<sup>1</sup> کی طرف پیش قدمی کی جو 360 کلومیٹر مشرق میں تھا (نکست 60) اور خراسان<sup>2</sup> تک پہنچا ہوا تھا۔ دہلی قوس نے 642ھ/22 میں ہجیمارڈال دے اور مصالحت کر لی۔ اس کے بعد جرچان<sup>3</sup> والوں نے صلح کی رٹش اختیار کی۔ طبرستان<sup>4</sup> اور گیلان<sup>5</sup> والوں نے بھی صلح کی پیکٹش کی جو ٹوہر نے قبول کر لی (642ھ/22)۔ یہ قوجات تھان سے طبرستان کی طرف پیش قدمی کے دوران میں حاصل ہوئیں۔

- 1 قوس: دوسے اور شہنشاہ کے مابین یہاں کا خطا علاقہ ہے جس میں دافغان، سلطام اور چاہ کے شہر واقع ہیں۔ انہیں اس میں سلطان کو بھی شامل کرتے ہیں۔ (معجم البلدان: 454/5)
- 2 خراسان: درہائے آمو (فجوان) کے جنوب میں قدیم علاقہ تھا جس میں میٹاچور، ہرات، بلخ اور مرو کے شہر واقع تھے۔ ان باتوں پر خطا ایران، افغانستان اور ترکمانستان میں کیا دیا ہے جبکہ مشرقی ایران کے صوبے کا نام خراسان ہے۔ (المتحد فی الاعلام)
- 3 جرچان: طبرستان اور خراسان کے مابین واقع شہر شہر ہے (المتحد فی الاعلام)۔ اس کا قدیم نام دکان اور پھر گرکان تھا جو صوبہ نوگرچہاں میں تھا۔ قرآن و تفسیر کا گرکان مجروحہ مشرق گرکان (پاناسرا آباد) کے شمال مشرق میں واقع تھا۔ (ارو واکر و مخالف اسلام: 537/2)
- 4 طبرستان: یہاں ان دنوں انڈران کہا جاتا ہے پر تھوہر توہن کے سال پر مانی صوبہ ہے۔ اس کا دارالحکومت دہلی ہے۔ (المتحد فی الاعلام)
- 5 گیلان (عربی میں "جیلان"): یہ تھوہر توہن (خزور) کے جنوب میں ایران کا ایک صوبہ ہے۔ اس کا دارالحکومت رشت ہے۔ اس کا پہلا ڈی علاقہ دھم کہلا ہے۔ یہاں کارنگم شہر ہے (المتحد فی الاعلام)۔ شہر پر رنگ بلخ مہاراجا اور جیلانی ناٹ اسی شہر سے منسوب ہوئے۔ (ارو واکر و مخالف اسلام: 524/2)

## کوفہ سے آذربائیجان کی فتوحات

ای زمانے میں دو اور عساکر آگے بڑھ رہے تھے جنہوں نے آذربائیجان کی فتوحات میں حصہ لیا۔

① ملوان سے گنجر بن عبداللہ لیلیٰ ٭٭٭ نے پہلے گرمیہ ان<sup>۱</sup> اور پھر اردکل کی طرف پیش قدمی کی۔ اضرخیم بن عفرن ٭٭٭ نے رے سے ہاک بن کرشہ انصاری ٭٭٭ کو کبیر بن عبداللہ کی مدد کو بھیجا۔ راستے میں کبیر کا آمتا سامنا رستم کے بھائی اسفند یار سے ہوا۔ اس سے پہلے کبیر ٭٭٭ اسے واقعہ رود میں شکست دے چکے تھے، اب اس نے کبیر ٭٭٭ کو شکست کھائی۔ کبیر اسفند یار کو گرفتار کر کے ساتھ لے گئے اور اس نے آذربائیجان والوں سے صلح نامہ رکھنے کو کہنے میں تعاون کیا۔

② دوسرا لشکر موصل سے مغربی آذربائیجان کی طرف روانہ ہوا۔ اس کی قیادت حبیب بن فرقدہ کر رہے تھے۔ حبیب نے راستے میں بہرام بن فرخ زاد کو شکست دی۔ اس سے فارخ جو کہ حبیب اور دہشل<sup>۲</sup> میں کبیر سے جا ملے اور آذربائیجان ان دونوں کے آگے پہنچ رہا تھا چلا گیا۔

اس کے بعد کبیر بن عبداللہ عراق، بن عمر، انصاری اور حبیب بن مسلمہ ٭٭٭ نے الیاب، ابی شہرہ، ہند کا نرج کیا جو صحیحہ خرد (فرزین) کے مغربی ساحل پر واقع تھا۔ انہوں نے مل کر الیاب فتح کیا اور اس کے حکمران شہرہ را نے ان کی اطاعت کر لی (22ھ 642ء)۔ پھر عراق بن مرد و ملت فرما گئے اور ان کی جگہ ہمدان بن ربیعہ نے سلی۔ دوسری افواج کبیر بن عبداللہ نے آگے بڑھ کر موصل فتح کر لیا۔

ہمدان بن ربیعہ، دور تک پہنچا کہ وہ چلے گئے تھے کہ صحیحہ خرد کا ہمدان کی بی بی میں ان کے ہاتھوں غارتگی فتح میں آئی تھیں ان کا لشکر کسی خسارے سے بچا رہا۔ پھر کے ہمدان کے علیہ عربی گوزوں نے ۱۹۵۰ کھیلاری مسالمت کھلے گی۔ ان کے اس جہادی سفر کی تفصیل کے بارے میں تاریخی روایات میں نہیں ملتیں مگر اکتا چہ چلا ہے کہ وہ اپنے لشکر کے سر جو صحیحہ خرد بن<sup>۳</sup> کے خال سے ملے کہ اس سمندر کے جنوب مشرقی میں جو جان آں پہنچے تھے۔ اس طرح مرکز و رے سے روانہ ہونے والے اسلامی عساکر نے ماسانی سلطنت کے شمالی اور شمال مغربی صوبے فتح کر لیے۔

۱ گرمیہ ان: یہ شہر آذربائیجان کے نواح میں تھا۔ (معجم البلدان: 2/1292)

۲ اردکل: یہ آذربائیجان کا صوبہ، زمین شہر ہے۔ اسے شاہ خرمز (ماسانی) نے آباد کر کے اس کا نام آذربان خرمز (خیر باد آباد) رکھا تھا (معجم البلدان: 148/115)۔ ایمان کا یہ شہر صوبہ شرقی آذربائیجان میں "فرمو" کی ایک طعان نامی پر آباد ہے۔ (ملک الوت اور مل لریل سپ) اردکل: شہرستان کا صدر مقام ہے۔ پھر ۲۰۱۰ کلیمتور دور ہے۔ طغول نے ۱۲۲۵ء میں اسے پرہیز کر لیا۔ ۱۴۹۹ء میں آسٹریل مشرقی نے یہاں مشرقی حکومت کی طاؤکی۔ بادشاہ نے ہمدان، ملکان و اردکل میں ۱۳۳۵ء میں تاج شاہی پرانا۔ اردکل میں شاہ آسٹریل، شاہ طہاسب، آسٹریل، قانی، شاہ خرمز و اردو عساکر مول کے سفر سے ہیں۔ (فرز واد و طہاسب: اسلام: 318/2)

۳ صحیحہ خرد: یہ ایک جنگی بندر سمندر ہے جو (کلی سمندر سے ۹۲ میلے پہلے ہے اور) ایمان، آذربائیجان، روس، عراق، ایران اور ترکستان میں گھرا ہوا ہے۔ اسے: جاکا سب سے بڑی جہلی بھی کہا جاتا ہے۔ اس کا پرانا نام صحیحہ خرد ہے۔ (المسجد فی الاحیاء)۔ اسے: جاکا سب میں صحیحہ خرد میں بھی کہا جاتا تھا۔ صحیحہ خرد: بن کر

غربی میں سمیریں (Caspian) کہتے ہیں۔



فارس، کرمان، جہانان و مکران اور خراسان کی فتوحات



۱) اور شیرازہ: یہ قہم تلخ فارس کے ساحل پر تھی اور دہشت میں فارس کی دوسری بڑی اقلیت تھی۔ اس کا دارالحکومت ”جرو“ (موجودہ فیروز آباد) تھا۔  
۲) دراب کرک (دراب کر): اس کا دارالحکومت دراب کر شہر تھا۔ اس اقلیم میں سب سے بڑا شہر سا<sup>۳</sup> تھا۔  
۳) پیدہ تلخ: یہ صوبہ فارس کی سب سے بڑی اقلیت تھی۔ اس میں بڑی تعداد میں شہزادوں اور لوہی قبیلے تھے۔

درواہ گرد: یہ شیراز سے 50 فرسخ پر (جنوب مشرق میں) ہے۔ اسے درواہ بن قاسم نے آباد کیا تھا۔ (معجم البلدان: 2/446)  
 خُشا: اس کا اصل نام "بہا" ہے جس کے معنی ہیں بادشاہ۔ اساطیل دروہ گرد کا سب سے بڑا شہر ہے۔ یہ شیراز اور دروہ گرد شہر کے درمیان غیر افراز سے  
 فرسخ پر ہے۔ (معجم البلدان: 2/460)

[illegible]

۱) "تخت جمشید از مهر و ابوبهار" - نشر چشمه "خیابان کریم خاں زند، تهرآن"



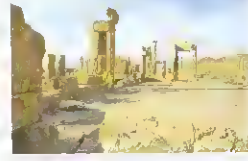
شیراز کا قلعہ جسے چنگیز نے تباہ کر دیا



دور ہائے کاروان پر مبنی (دھواں)



کرمان کی ایک تاریخی جگہ



جنگل حلی (اسٹریٹ) کے کھنڈر

⑤ شاہ پور، یہ قازق کی سب سے پہلی اہمیتی ۱۰ سے خرمستان کی کہتے ہیں۔

امراتی فوجیں توج میں توج ہو کر مسلمانوں کی آمد کا انتظام کر رہی تھیں مگر مسلمانوں نے ان کو نظر انداز کرتے ہوئے جوش جاری رکھی۔ قازق کی فتح کے لیے نئی جوش مخصوص کیے گئے تھے۔ ان تینوں لشکروں نے نئی ستوں میں اکٹھے جوش قادی کی اور جہاں کہیں امراتی فوجی اجتماعات تھے۔ ان سے کرا کر آگے بڑھتے گئے تھے کہ قیام ہوا، از جان کا لہجہ لڑائی کے صلے کے ساتھ فتح کر لیا۔

جاش بن مسعود، شاہ پور اور ارد شیر خرو کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ اس دوران میں فتح از جان کی خبریں توج میں جوش ہونے والے امیرانوں کے پاس پہنچیں تو وہ خوفزدہ ہو کر تتر بتر ہو گئے۔ ہر گز وہ نے بچا کے لیے اپنے وطن کی راہ لی۔ ان لوگوں کی جلی گشت تھی۔ اس اثنا، میں جاش بن مسعود توج چاہتے اور انھوں نے بچے گئے امیرانوں کو مار دیا۔

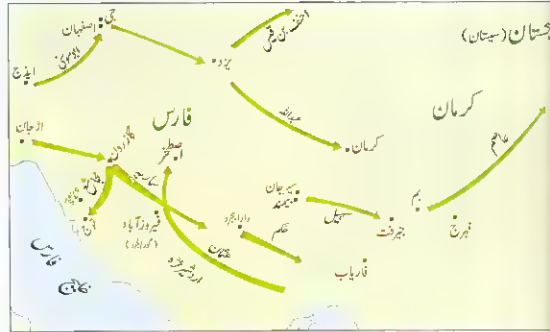
مٹان بن ابی العاص ثقفی بحرین کی طرف سے سندری راستہ سے حملہ آور ہوئے۔ ان کے پاس فاکس امیر القیس، از و تہم اور بنو ہانیہ و خمر و کا بہت بڑا لشکر تھا۔ انھوں نے جزیرہ کا دان کی لڑائی میں فتح حاصل کی اور وہاں سے راجع قول کے مطابق 23 643/ میں توج پر دھما دھما دیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ان کا لشکر ارد شیر خرو کے ساحل پر حملہ آور ہوا تھا اور وہاں سے انھوں نے اسطوخ کا رخ کیا تھا۔ اسطوخ کی امیرانی فوج سے ان کا تصادم 'بازر' کے مقام پر ہوا۔ مٹان ثقفی نے امیرانوں کو شکست دے کر انھیں تتر بتر کر دیا۔ اس صحر کے میں امیرانی سپہ سالار مظہر کو مارا گیا۔

ساریہ بن زعم کنانی نے قبا اور دراب کو کی طرف جوش قادی کی اور ان دونوں کو فتح کر لیا۔

یوں پاشیع بن مسعود، معان بن ابی العاص ثقفی اور ساریہ بن زعم کنانی اسلام کے دین میں سپہ سالار تھے جن کے ہاتھوں قلم قازق کی فتح عمل میں آئی۔

بہرہ سے کرمان کی فتح حالت (تقریباً 60)

سبیل بن ہدی اپنا لشکر لیے کرمان کی طرف چلے گئے۔ ان کے مقدمہ الجیش کے سالار شیرین مرویجی تھے۔ اس دوران میں عبداللہ بن عبداللہ بن جہان اسمعہان کی فتح سے فارغ ہو چکے تھے، لہذا امیر المؤمنین عمر فاروقی جیلانے انہیں سبیل کی مدد کو روانہ کیا۔ ادھر شیرین نے صوبہ کرمان کی مدد میں امروانی لشکر کو گلگت لٹا دی۔ تب سبیل جرجت کی طرف روانہ ہوئے جبکہ عبداللہ نے حمرا کے راستے جرجت قوی کی۔ تاریخی روایات سے پتا چلتا ہے کہ جارج بن مسعود ثعلبی نے جرجت میں فتح کرمان کی تکمیل کی۔ (30ھ/650ء)



تقریباً 63

فارس، کرمان اور جستان کی فتوحات

1. کرمان: دہلی امروانی کا بیٹا اسی نام کے صوبے کا دارالحکومت ہے۔ یہاں کی تاریخی مساجد اور قلعے مشہور ہیں (المسجد، صوبہ کرمان کے صوبے میں صوبہ فارس، شمال میں یزد اور خراسان، مشرق میں بلوچستان و جستان اور جنوب میں نمرنگان واقع ہیں۔ کرمان شہر ریل کے (رہتے سے یزد اسمعہان، کابلان، قرق سے ملتا ہے۔) (تقریباً 63ھ/650ء) (مصحف البیان: 198/2)۔ جرجت، کرمان کا ایک قلعہ ہے، جرجت (سبز واران): یہ صوبہ کرمان کا ایک بڑا شہر ہے اور گجرات کے لیے مشہور ہے (مصحف البیان: 198/2)۔ جرجت، کرمان کا ایک قلعہ ہے، اس کے شہر کے جنوب مغرب میں ہے۔ گجرات اور گجرات کی حکومت اسلامی میں است بہت قصاصین پہنچا۔ چنانچہ شہر کے کھنڈروں میں جوہر واران کے پاس ہیں۔ (اردو زبان و معارف اسلامیہ: 572/7)

### بصرہ سے ہجرت ان وکمران اور خراسان کی فتوحات

#### ہجرت ان کی فتح

راج قول کے مطابق ہجرت ان (سینان) راج بن زیاد بن انس عادی کے ہاتھوں 30ھ 650ء میں فتح ہوا جنہیں عبداللہ بن عاص نے مامور کیا تھا جبکہ وہ خود خراسان پر قبضہ کر دئے ہوئے تھے۔ راج بن زیاد عادی نے پہلے ہجرن<sup>1</sup> فتح کیا، پھر وہ تقریباً 415 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے حسن زقاق جا پہنچے جو سینان سے تقریباً 28 کلومیٹر پیچھے تھا۔ حسن زقاق سے انھوں نے قصبہ ”کتر سوچ“ کا رخ کیا جو آگے 5 کلومیٹر کی مسافت پر تھا۔ اس کے بعد وہ رستاق جوہان اور ہند مند<sup>2</sup> فتح کرے ہوئے واپسی فوق پارکر کے زبشت پر حملہ آور ہوئے اور اہل شہر کو شکست دی، پھر نادرہ میں لڑائی ہوئی اور مسلمان فتح باپ رہے۔ اس کے بعد راج کے لشکر نے شرواہ فتح کر کے زرخ<sup>3</sup> کا محاصرہ کیا۔ اہل شہر نے صلح کر لی، پھر وہ نادرہ پارکر کے قریب تک قحمانہ گئے اور اس کے بعد زرخ لوٹ آئے۔



دربائے ہند مند (دہرہ)

#### سکران کی فتح

سکران ان دنوں ریاست ہند میں شمار ہوتا تھا۔ حکم بن تروٹھی نے سکران کی طرف پیش قدمی کی۔ اس دوران میں پہلے شہاب بن طارق اور پھر کسبل بن عدی اور عبداللہ بن عبداللہ بن حبان حکم سے آئے۔ مہاراجہ منوہ کے پیچھے ہوئے لشکر سے ان کا ٹکراؤ ہوا اور انھوں نے جنوہ منوہ کو شکست دلائی۔ امیر المومنین مہرنا دق جینکو کو اس کی خبر ملی تو انھوں نے ان کو مزید آگے بڑھنے سے روک دیا۔

1 ہجرن: یہ ہجرہ کے جنوب مشرق میں بدکرمان دہلی سے لائی بر واقع ہے۔ باقوت مہولی کے اہل ”قوجا“ ۲۰۰ سے ۵ فرسخ پہلے۔ (معجم البلدان: 281/4)  
 2 ہند مند: یہ ہجرت کا دوا ہوا نام ہے۔ اصل نام ہند ہے۔ راج کی لکھتا ہے: ”ہند مند (ہند) سینان (سینان) کا سب سے بڑا دریا ہے جو علاقہ خور کے عقب سے نکلتا ہے اور دوار اور است کے پاس سے گزرتا ہوا سینان کے فوج میں بہتا ہے“ (معجم البلدان: 418/5)۔ ہند افغانستان کا طویل ترین دریا ہے۔ یہ ہندو نگیں کے پناؤں سے نکل کر جنوب مغرب میں 1125 کلومیٹر تک بہتا ہے جی کہ ایران افغانستان سرحد کے قریب اس کا پانی دلدلی زمین (پامون ہند) میں جذب ہو جاتا ہے (کسٹور ڈائکٹنری برائے لکھنؤ) (کسٹوری: 655)۔ آج کل ہند مند یا ہند نام کا کوئی حصہ نہیں، البتہ ہند دریا معروف ہے۔  
 3 زرخ: سینان (افغانستان) کا یہ قصبہ دہلی کے ہند کے ہوائے کے قریب جہنم پانی کی چھیل (پامون ہند) کے کنارے واقع ہے۔ (ڈول لٹ دلائل برائے سیپ)

[illegible][illegible]

② حارث بن حسان وہی کوہر خس<sup>1</sup> کی طرف روانہ کیا۔

② حارث بن حسان وہی کوہر خس<sup>1</sup> کی طرف روانہ کیا۔

نے مرہٹا اٹھان پر قبضہ کر لیا۔

انھارستان) میں اپنا نائب مقرر کیا اور خود بروز بد کی طرف لوٹ گئے۔

تیموری مسجد (کج)

کچھ عرصہ بعد مزدگرو دیر انہیں ہی کے ہاتھوں مارا گیا اور یہ واقعہ خلافت عثمان 31ھ 651ء میں پیش آیا۔

میں پیراجہوئے۔ (اردو: واہمہ و محارفات اسلامیہ: 811/10)

۱۔ مضامین اور اخبارات پر مبنی کی یہ فتوحات سابقہ فتوحات کا تسلسل تھیں اور یہ تقنینی خطوط میں حاصل ہوئیں۔

دوسرا افکار موصل سے روانہ ہوا تھا جس کی قیادت عین بن فرغہ نشکی کے ہاتھ میں تھی۔ انھوں نے فہر زور کی فتح سے آغاز کیا، پھر صافغین اور وارا باہر پر چڑھائی کی۔ ان لوگوں نے جڑے اور خن کی شہزادہ پر فتح کر لی (22ھ 642ء)۔ تہہ کی فتوحات جاری رہیں تھیں کہ اربعہ<sup>3</sup> ہو گیا۔



۱۔ ارمیہ : باقوت قومی کہلاتا ہے۔ "آپ بڑا جوان تھا کہ یہ کچھ بچہ پھیل رہا تھا۔ میں نے کہا چار میل سے کہ جو میری درشت ہے اور میرا بیٹا ہے وہاں کھڑے ہو جائے۔ سلطان ازبک نے جہانپور کے بندہ لکڑے نے اپنی کھڑی کے باعث اسے نظر انداز کر رکھا ہے۔ میں نے 617ھ میں اس کی سیاحت کی" (مجمع المبلغان: 159/1)۔

۲۔ آپ بڑا : یہاں اس کا شہر ہے۔ اسے شہر ارمیہ یا ارمیہ ارمی کہتے ہیں۔ (اردو اور معارف اسلام: 461/2)



پلس (پلس) کے قلعے سے منظر کا منظر

آج تک موجود رہی کوثر و ریش، روم

انگریزوں کی فتح کی تکمیل (18/639ء) کے بعد اسلامی لشکر کی قیامت میاض بنی طم جلیڈ کو ملی۔ وہ منزیس کے گرنے اور ان کے پیچھے اور صلح منقلا سے اسے فتح کر لیا۔ پھر وہ عرب<sup>2</sup> میں داخل ہو گئے اور اس کے بعد پلس<sup>3</sup> سے گزر کر جلاط<sup>4</sup> کا رخ کیا۔ غلاط والوں نے بھی صلح کی روش اختیار کی۔ پھر وہ زفق (شام) لوٹ آئے اور وہاں سے حمص آ گئے (19/640ء)۔ اس لشکر کشی کے دوران میں میاض بنی طم جلیڈ نے حبیب بن مسلمہ بنی، غنڈیہ کی طرف روانہ کیا، انھوں نے ملطیہ فتح کر لیا مگر 27/647ء میں رومیوں نے یہ ستر مسلمانوں سے دایس لے لیا، تاہم صورت حال غیر واضح رہی۔ بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ ملطیہ کی جنگ مسلمانوں نے ڈن کی کوہ لگانے کے لیے لڑی تھی اور اس کے بعد وہ ازخوہ اسے چھوڑ کر چلے آئے تھے۔

قتوحات آرمینیا و آذربائیجان کی دوسری لہر اس وقت شروع ہوئی جب معاویہ بن ابی سفیان ججز شام کے والی بنے اور انھوں نے حبیب بن مسلمہ کو دوسری بار آذربائیجان کی طرف بھیجا۔ وہ شام اور انگریزوں کی 6/648 ہزار سپاہ کے ساتھ روانہ ہوئے اور فالجیلا پہنچے جہاں رومیوں نے کثیر لشکر جمع کر رکھا تھا۔ معاویہ جلیڈ نے انھیں 2 ہزار کی کلک روانہ کی جو فالجیلا میں ان سے آ کر ملی۔ کوہ سے بھی مسلمان بنی رومیہ بائلی کی قیادت میں 6/648 ہزار کی کلک مزید آ کر ملی تھی، تاہم اس کے پیچھے سے پہلے درپائے قرات کے کنارے شہر لڑائی ہوئی جس میں رومی سپہ سالار

- 1۔ ارزن: تا طویلہ کا پیر و جلد کے میدان ارزن سے شہر کے مشرقی کنارے پر واقع تھا (اردو و انگریز معارف اسلامیہ: 378/2)۔ عربی فلس میں ارزن اور 13/اندلا (ارزن اردم) کو ایک ہی نام لایا جلا (ارزن) لکھا گیا ہے جو درست نہیں۔
- 2۔ ارب: یہاں یونان کے علاقے میں تھا، قاریون کے قریب ہے۔ یہاں قیصر روم کوثر و ریش نے شکست دی اور رومی کو، "سایہ با" کے پاس لوٹ کر موت اے گئے۔ قیصر اور اس کے چند ساتھیوں نے بھاگ کر پہلی جا میں پہنچا، لہذا اس کا نام ارب نکلا۔ (تکون کار راسخ) چلایا۔ (معجم اللغات: 448/2)
- 3۔ پلس (پلس): یہ مشرقی اطالیہ میں اسی نام کی ایک بڑے کامر کی نیریتہ جو دریائے نیلیس کے کنارے کیمیل دان سے 25 کلومیٹر جنوب مغرب میں واقع ہے۔ بعد فارسی انعم جلیڈ کے بعد امیر صلاہ یہ جلیڈ نے پلس واپس دیا اور فتح کیا۔ تیسری بار خلیفہ عبدالملک کے بھائی محمد نے اسے فتح کر کے انگریزوں سے اس کا دفاع کیا۔ بعد میاض بنی ریش واپس واپس کر کے چلے۔ محمد بنی اور مروان کے درمیان حکومت رہا۔ 1084ء میں تلخوہن نے مروان بن کی حکومت ختم کر دی۔ 1207ء میں انہوں نے پلس فتح کر کے یہاں کوہ لایا، پھر مغربی آں دیکھے۔ طاق فی مغلوں کے زوال کے بعد "لڑکی" نامی کرد خاندان 1847ء تک پلس پر حکمران رہا تھی کہ مغلوں نے اسے عمل میں لایا۔ پہلی جنگ عظیم کے دوران میں وہی یہاں قابض ہے۔ (اردو و انگریز معارف اسلامیہ: 189/4)
- 4۔ خاٹار (مشرقی میں Khat) کا یہ کیمیل دان کے شمال مغربی کنارے پر واقع ہے۔ 318/928ء میں خاٹار پر یسحق جان کورکاس (John Curcu) کے حملہ کیا۔ 1071ء میں تلخوہن زور (خاٹار، Manazkert) کے بعد ایلپ سلطان نے اسے اپنی فوج میں لے لیا۔ 604/1207ء میں امیر ایلچی کے بیٹے ایلاد نے تلخوہن جلیڈ کو شکست دے کر اسے فتح کر لیا۔ 1230ء میں جلال الدین خوارزم شاہی نے اسے فتح کیا۔ 1238/633ء میں علاء الدین کیلچا، اول کھوئی نے خاٹار پر قبضہ کر لیا اور 1244ء میں غل (خاٹار) اس پر قابض ہو گئے۔ 955/1548ء میں شاہ عباس نے تلخوہن پر قبضہ کر کے اسے باہر زمین کر دیا۔ 953ء میں سلطان سلیمان اول نے اسے سلطنت عثمانیہ میں ملا لیا۔ (اردو و انگریز معارف اسلامیہ: 185/2)



"اربعاً قس" بارام گیا۔ اس جنگ کے بعد جب سلمان کا لشکر خالی ہوا<sup>1</sup> میں وارد ہوا تو امیر المومنین عثمان غنیؓ نے حکم دیا کہ اذان<sup>2</sup> (آؤ رہا ایمان) کی طرف پیش قدمی کریں۔

مطلبیہ: ترکی کا یہ شعر رہا ہے طرقت کے فریب جنوب مغرب میں واقع ہے۔ یہاں سے المعز بن دؤاد ہجرہ ہجریوں اور فارسی مصحاب کو دہلے سے لائیں اور مراکش جاتی ہیں۔ (ذیل البتہ دلائل میں)

فسر داول (فرشہ راس) نے 575ء میں مطلب میں شکست کھانے کے بعد اسے چلا دیا تھا۔ امیر معاویہؓ نے مطالبہ فتح کر کے یہاں لشکر بھیج دیا۔ فرنگی۔ قلیقہ بنو مالک اودایں ذہیر و ہاکم کے عہد میں ہار گئے ہیں۔ اسے اس وقت ذکر کیا گیا۔ علی بن عمر بن ابو المعز بن اذنت نے کربلا کے چار گز میں مطلب میں آ کر کیے۔ 750/5133ء میں مطلبیہ کے محصورین کا حیر پھوٹنے پر مجبور کیا اور پھر اسے بیوی زمین کر دیا۔ پندرہ سال بعد 139ء میں منصور کے سپہ سالار صالح بن علی بن عبد اللہ نے مطلبیہ کی ایک لاکھ فوج کو شکست دے کر مطلب پر قبضہ کر لیا اور منصور کے بیٹے محمد بن ابی اسلم نے اسے از سر نو تعمیر کرایا (آرڈو دائرہ معارف اسلامیہ: 385/21)۔ مطلبیہ کی بنیاد سکندر اعظم نے رکھی تھی۔ 322ء میں مسحق رومی نے مطلب پر قبضہ کر کے اس کی تسخیر اور محلات چا کر دیے۔ اس سانحہ پر شعرا اسے مر جے گئے، ایک شاعر کا یہ ہے:

فَلَا تَحْزَنْ عَلَى مَلَطِيَّةٍ كَلْبًا أَهْمَزَتْ شَيْفًا أَوْ سَمِيَتْ ضَهَبًا  
هَذِهِ لَمْ تَسْتَقِ شَوْزَهَا وَفُضُوذَهَا فَسَمِيَتْ فَيَئِذَا فَلَسَاهُ غِيَا  
وَالْعُجْبُ بَسْمِيَّتُهَا وَتَلَطُّمُ كَهْهْ مُنْزِلًا بَقِيَّ الْبَسْبَابِ جِيَا  
فَالْوَا فَطَلَسِيَّتِ بِنَا بِأَثَرِ نَابِ قَدْ أَطْفَرُوا فَطَلَسِيَّتِ زِلَاجِيَا

"میں جب بھی کوئی تیار دیکھوں گا یا کسی گھوڑے کی آواز سنوں گا تو مطلب پر ضرور دوں گا۔"

"مسحق رومی نے شعر مطلب کی تسخیر اور محلات چا کر دیے، جب میں نے وہاں کو دہلی کی آواز سنی تھی۔"

"اکثر رومی فوجی گاہ نگاہ۔ گوری جی، خوبصورت عورتوں پر پادھ ڈالتے اور انہیں زودکوب کرنے، گھسیٹنے لیے جاتے تھے۔"

"وہ کہتے تھے کہ یہ مطلب یہاں ہمیشہ کے لیے کا ڈونگلی ہے۔ صلیبیں اور انکس غالب آگئی ہیں۔" (معجم البلدان: 183, 182/5)

1 خالیبلا (ارزن الروم) یا ارش روم) وہ جگہ کے نواح میں واقع ہے۔ یہ شہر قلی نامی نکلے آ کر کیا تھا اور اس کے سنی ہیں "قلی کا احسان" (معجم البلدان: 289/4)۔ اوش روم (بلد) ترکی آرمینیا میں ایک دلاہت کا صدر مقام ہے۔ یہاں بھی ہار گئے ہیں کا حیرت دہانہ آرمینیا میں آرمینیا جو قلی کا صدر مقام تھا۔ سمرجن نے کروی قلی کا 19 کے لئے اسے قابض لاکھ نام دیا۔ 1049ء میں کھوجوں نے ارزن شہر کو چا کر دیا۔ اس کی آہنی ڈالیدہ شکل جو قلی اور اسے ارزن ارم کا نام دیا جو کھوجوں کے ناموں پر رکھا گیا۔ (ارزن اور ارزن سن (ق ق فوجی حکمران) کے اقتدار کے بعد 878/1473ء میں ارزن روم سلطان محمد غنی کے قبضے میں آ گیا۔ 1816/1819ء میں وردق قابض رہے۔ (ارزن دائرہ معارف اسلامیہ: 373/2)

2 ارزن" یہ ایک وسیع صوبہ ہے۔ اس کے مشرق چترہ، برہہ، چکو اور ہٹان ہیں۔ انوار کوہ ام القاس کہتے ہیں۔ ارزن دہلے اوش (ارکس) کے چال اور مغرب میں ہے جبکہ آرمینیا اس کے مشرق میں ہے (معجم البلدان: 138/4)۔ اس ارزن موجودہ ملک آرمینیا کے مغربی حصے کو قرار دیا جا سکتا ہے۔ ارزن ہر مشرقی آرمینیا پر تسلط رکھتے تھے۔ 1804ء میں کج (Ganja) پر قبضہ کر کے، اسے بکرات چال (شہر ارجہ) کا نام دیا۔ 89-1035ء میں کجروف آ کر کھانا بنا (آکسوف واکسوف ریڈرس آکسوف)۔ قاری کے مشہور شاعر نکائی کی کجی کا تعلق کج سے تھا۔



تھنی (جارجیا) کا گھل منظر

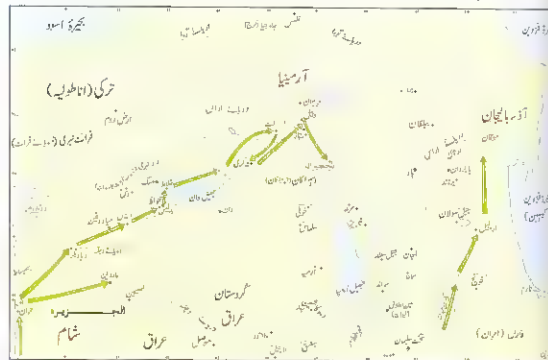
دہریں اٹاؤ صیب بن مسلمہ نے مرہاٹا اور پٹنا ڈ سے ہوتے ہوئے  
بٹنر جان (داسہراکان) <sup>1</sup> پر لشکر کشی کی۔ وہاں سے انھوں نے ایک پیش  
ادیش اور پانچیس (آرمین) کی طرف بھجوا۔ یہ دونوں شہر جو شکے۔ پھر  
لشکر اسلام نے آرمین (قرہ) سے گزر کر دیہے (کورا) پار کیا  
اور ڈنٹل (دین) <sup>2</sup> کا محاصرہ کر لیا۔ اہل شہر نے صلح کے ساتھ شہر  
مسلمانوں کے حوالے کر دیا۔ اس دؤر میں کادان اور نارنج 15 سال 19ھ  
6 اکتوبر 640 عری۔ مسلمانوں نے ان تمام شہروں پر غلبہ پا لیا اور صیب  
بن مسلمہ نے انھیں یہ امان نامہ لکھ دیا:

”بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ صیب بن مسلمہ نے یہ امان نامہ ڈنٹل کے  
مسیحیوں اور مجوسیوں اور یہودیوں کو لکھ دیا ہے، خواہ وہ یہاں موجود ہیں یا غائب۔ میں تمہیں تمہارے جان و مال تمہارے گرجوں اور  
تکلیفوں اور تفصیل شریک امان دیتا ہوں۔ تم سب اس میں ہو اور تم پر عہد کی پابندی لازم ہے جب تک کہ تم وفادار رہو اور جزیہ اور خراج  
دیتے رہو۔ اللہ گواہ ہے اور اللہ ہی بخیر و کواہ کا بی۔ ہے۔“  
امان نامہ ہر کے ساتھ ختم ہوا۔

پھر صیب بن مسلمہ ٹھنی (نجی و ان) پہنچے تو اہل شہر نے صلح کر لی جسے ڈنٹل والوں نے بٹنر جان کے دیگر علاقوں سے صلح کی تھی۔ اس کے بعد  
انھوں نے ہسپان <sup>3</sup> کا رخ کیا اور غلبہ پا کر اہل شہر کی صلح قبول کر لی۔ پھر صیب نوزان <sup>4</sup> پہنچے اور وہاں کے باشندوں نے خنزیر لٹاؤ کی بعد صلح  
کی۔ اس وقت <sup>5</sup> میں داروہوئے، ان لوگوں نے مصالحت کے ساتھ شہر مسلمانوں کے حوالے کر دیا۔  
ادھر مسلمان بن رہے، باطنی فالغلا سے اذان روانہ ہوئے تھے۔ راستے میں ہنگامان اور بڑھ چم مصالحت قبضہ کرتے ہوئے انھیں ملے آس  
پاس کی ہستیوں پہنچا کیا اور داروہو کر کا تمام علاقہ اسہانی حکومت میں شامل کر لیا۔ پھر وہ دیہے اراکس <sup>6</sup> اور دیہے گورا کے حکم پر پہنچے اور وہاں

- 1 بٹنر جان (داسہراکان)؛ یہ امان کا ایک ضلع ہے جس کا صدر مقام ایشوری (نجی و ان) ہے۔ اسے تو شرواں نے آپا کیا تھا (معجم البلدان: 422/1)۔
- 2 ان دونوں شہروں کا علاقہ نجی و ان کہلاتا ہے جو ملک آذربائیجان کا حصہ ہے۔
- 3 ڈنٹل؛ یہ آرمین کا ایک شہر ہے جسے آرمین کی سرحد پر واقع ہے۔ (معجم البلدان: 439/2) یا فوٹ نے ”بٹنر“ کہا ہے۔
- 4 ہسپان یا ہسپانیا؛ ہسپانیا اور ڈنٹل کے مابین 10 فرس کا فاصلہ ہے۔ (معجم البلدان: 297/3)
- 5 نوزان (جارجیا)؛ یہ آرمین کا کوئی علاقہ ہے جس کا مرکزی شہر اقلیس ہے۔ (الفرج (گردخانہ) یا جارجین) کا ”مغرب“ لفظ ”جس سے یہ علاقہ نوزان  
میں رہا اور یہ قوم ”نوز“ کہلاتی ہے۔ (معجم البلدان: 126/2)
- 6 اقلیس یا ”تھنی“؛ یہ شہر یہ جارجیا (گرجستان) کا دارالحکومت ہے اور دیہے کو پراپا ٹی ہے۔ (المعجم فی الاصل)۔
- 7 دیہے اراکس (جارجیا) میں اترس)؛ یہ دیہہ اور اس قوم کے مذہب سے لگتا ہے اور آرمینیا آذربائیجان میں اہل کی سرحد ہا 4 تا 5 مائیلی آذربائیجان میں  
سے گزر کر گرجا و خوارا تو رین میں جا گئے ہے۔ (المعجم فی الاصل)

تیسرا پیش جو کہم ”جو کجوتہ“ کی طرف روانہ ہوا تھا اسے بڑی دشواری پیش آئی۔ وہ جگہ اور اب تک پہنچے تھے اور ایک رات قلعہ میں داخل ہو گئے۔ اس وقت ان کی تعداد جو تین چار تھی کچن میں وہی سپلائی کارڈ اور رشونی سے ان کا حملہ کر دیا۔ پینل سے قیدی رہا کر دیے اور کل مسلمانوں پر ایسا سیدھے حملہ کر کے کھڑے اسے مسلمان بنانے لگے۔ کچن میں کامیاب ہوئے اور اب سب قسب شہادت پا گئے۔ اس وقت حیدر آباد کٹر مال



الجزیرہ سے آرمینیا اور فارس سے آذربائیجان کی فتح

شرطان: یہ اسمِ بابِ اِثْر (بند کے ثمران سے) اور اپنے باپ کو شہرِ ابراہیم کے نام سے موسیٰ سے۔ بعدِ شرطان کا نام شرمِ ثناء ہے۔ جس کی بنا پر شرطان کے پاس سحر و جادوئی ہے۔ (موسیٰ) ابراہیم کے شرمِ شرف ہے۔ (تفسیر) کوئی بھی کمال کو پہنچے جسے شرطان کی سوا کہ کبھی کے اس واقعے میں دوسرے شرمِ ابراہیم کے (توسلے) کے درجہ پر جاوے۔ (معجم البلدان 3/339)۔ یہ وقت نہایت دور کا زمانہ روایت کیا جانے کی۔ جینو مشرق میں تھیں۔

غیبت اور تحائف لیے بازنطینی رومی سلطنت کے حکمران کو کنستنس ثانی کی خدمت میں حاضر ہوا۔

34ھ/654ء میں قیصر روم کو کنستنس ایک عظیم لشکر کے ساتھ آرمینیا پر حملہ آور ہوا۔ وہ 20 ہزار سپاہیوں کے ساتھ ذیکل (دورین) میں داخل ہوا اور اس نے آرمینیا کو دوسری مرتبہ وہی عقیدہ قبول کرنے پر مجبور کیا جو کلیسیا دن (مقلدین دن) کو تسلیم کرنے (451ء میں) منظور کیا تھا، جو کہ مسیحیت کا دوہری (انسانی اور انسانی) حقیقت رکھتے ہیں۔ آرمینیا نے یہ عقیدہ قبول نہ کیا جیسا کہ قبلی مصر میں نے بھی قبول نہیں کیا تھا۔ کنستنس نے قیصر اور کو کہلیدہ ولی مسلک پر ایمان نہ رکھنے کے باعث معزول کر دیا تو اس نے بغاوت کر دی۔ اس پر کنستنس نے تین ہزار کاتھولک اس کی سرکوبی کے لیے بھیجا، نیز جارجیا (گرج) ایمان ادرستی میں اس کے مددگاروں کی سرکوبی کے لیے فوجیں روانہ کیں مگر ان فوجی مہمات کو کوئی کامیابی حاصل نہ ہوئی۔

فتح مانت آرمینیا و آذربائیجان کی تیسری لہر اس وقت شروع ہوئی جب قیصر روم کنستنس نے ارمینی فوج رومی لشکر میں ضم کر دی جس کی قیادت بازنطینی سپہ سالار برٹوکب کے ہاتھ میں تھی۔ اس پر چھوڑ دوئے مسلمانوں سے مدد طلب کر لی اور بیشتر ارمینی مسلمانوں کے ہمنوا ہو گئے کیونکہ انھوں نے کبھی کسی پر اپنا دین تبرأ مسئلہ کرنے کی کوشش نہیں کی تھی وچنانچہ قیصر اور کی مدد کے لیے ایک فوجی دستہ بھیجا گیا۔ یہ اسلامی لشکر "یغیبت" سے ہو کر

جارجیا، سمیرنا سوہ پر واقع جبہ، یہ جارجیا، مزکی آرمینیا، روس (اور آذربائیجان) کے درمیان واقع ہے۔ اس کا دارالحکومت ملکی (مائلن) فلس و فلسس) ہے۔ اس میں انکار یا اور جارجی کی موجودیت بھی شامل ہیں۔ بق 89700 عری قریب اور آرمینی لاکھ (سے اوپر) ہے۔ اگست 1991ء میں جارجیا روس کے قبضے سے آزاد ہو گیا۔ جارجیا میں واقع کوبستان قحطی کی خبر سب سے پہلی قازیک 5047 ہزار ہوئی ہے۔ قدیم عرب اسے الجرج (کازری میں گرجستان) کہتے تھے۔ راستہ نامہ امریکہ کی ایک راستہ بھی جارجیا لگاتی ہے۔ بحر ہوائی قوس پر واقع براست جارجیا کا دارالحکومت انکارا ہے (الندھ فی الاعلام)۔ شمال میں جارجیا کی سرحد کو قفقاز اور روسی جمہوریہ قفقاز سے ملتی ہے۔

آخری اموی طغیانوں کا نال کے مابین میں سے شیب کے پوتے اقل بن اعلیٰ بنے جرجان (جارجیا) میں ایک شیعہ راستہ قائم کر لی تھی (295 تا 238ھ/830 تا 853ء)۔ شیعہ طغیان نے تسلیم کر لیا تھا کہ طغیانوں کے دور میں مذک بریل تھا، انھیں باطلی کا مصلح (مصلح جارجیا) سمجھا گیا جس نے فلسس کا عاصمہ کر لیا۔ نانی سے ٹبر سے باور لیں کہ مصلح کیا کر لیا۔ اے آئی کبر لاطہ چمک کر شہر کو آگ لگا دی۔ اقلی کی گردن اڑا دی گئی اور نانی 50 ہزار آدمی اس آئی لڑکی کی بڑا ہو گئے۔ عرب مصنفین اس سانحے کو 660ھ میں عربوں کے اقتدار کے زوال پر ہوئے کا لفظ آواز کیجئے ہیں (دوسرے مفسرین کا آج جارجیا عراق اور کردستان و قبریا کی طرح مسلم اکثریت کا لفظ ہوتا ہے اور وہاں عربی زبان اور عربی ثقافت حاوی ہوئی۔)

معدوی (معدوی 346ھ) سمیرنا کی فتح سے حکومت 200 برس تا تھا ہے۔ خود مختار کے سکوں پر غلطی سے عباسیہ طغیان لڑا اور طغیان نے قائم کردہ ہیں۔ 1220ء میں سوریائی اور یمنی قبائل کے شگول (تاتاری) لشکر ان سے جارجیا کو مدد دیا۔ درجیہ اثناء مارچ 1226ء میں سلطان الدین خوارزم شاہ نے فلسس پر قبضہ کر لیا۔ 1236ء میں شگول دوبارہ جارجیا پر حملہ آور ہوئے۔ سکین ملکہ زمدان فلسس سے کاشاں چلی گئی اور شہر کے والی نے شہر ہار دیا۔ اسمیرتھو نے تین بار جارجیا پر بلوٹا کر اور 806ھ/1403ء میں گرجستان کے اطراف کو بادشاہ لڑکی حد دو تک دریاں کر دی۔ 961ھ/1553ء کے مشائی مغربی معاہدے کے تحت جارجیا، مزکی اور ایران میں تسلیم ہو گیا۔ اس سے پہلے 1940ء میں عباسیہ مغربی فلسس پر قابض ہو چکا تھا۔ معاہدے کے رد سے طر ازین اور طر افس (Tir-e-bol) تک کا علاقہ سلطان سلیمان ثانی کو ملا۔ اس پر کہے تھے کہ تاتاری لشکر اڑاں میں سے کھار گئی وہاں کو تان، گرجا، شہر، رستم (کلیمر د) اور بیکل اول (خطوطی غاس) ونگ (1741-24م) اور محمد علی غاس (خطوطین کارک) مسلمان تھے۔ رستم کا لے پاک چٹا اور چائیں دنگ (شاہو از اول 1688-76م) اگرچہ مسلمان تھا مگر اس نے ملک میں استخفافہ عباسی (Confession) اور معاہدے ربا کی روم پھر سے جاری کر دی۔ 1947ھ/1734ء میں تاتاریا نے فلسس فتح کیا۔ نومبر 1801ء میں زار روس انکارا اور ان سے آرمینیائی حاکم جارجیا پاشا اول کی مدد و راست کے مطابق جارجیا کا روس سے الحاق کر لیا۔

(اردو اور اردو معارف اسلامیا: 541/655)



جھیل دان کا خوبصورت منظر

جھیل دان<sup>۱</sup> (ترکی) کے شمال مغرب میں یزدونیک میں خیمہ زن ہوا۔ دوسری پہ سارا ہر کوپ کے مشینوں کے پل کے ذریعے سے دریائے فرات پار کیا اور شام کے علاقے پر حملہ آور ہوا مگر مسلمانوں نے اسے شکست فاش دی۔ روہوں کی مشکلات میں اس وقت مزید اضافہ ہو گیا جب فارابی قبیوڑ نے، جو روہی لشکر میں ارمنی دستوں کا سالار تھا، پل توڑ دیے اور اپنی کشتیوں کو نکلنے کے کوڑا لکھن جھیل پانی کا دھارا بہا لے گیا۔ پل توڑیوں کی دایمی کاروائی سے مدد ہو گیا۔ تب مسلمانوں نے تین اس دنس روہوں پر پلہ پل دی جب وہ دریائے جھیل کوڑا کرنے کی کوشش میں تھے، چنانچہ دوسری فریق ہونگے۔

35ھ 655ء میں سر دیان اہم نے جی آرمینیا کی طرف مسلمانوں کی دوسری پیش قدمی قبیوڑ اور رشونی کے تھان سے عمل میں آئی۔ مسلمان رہنماؤں کو لپکا کرنے میں کامیاب رہے۔ انہوں نے مدعی صیما کیوں کو بھڑکایا (بھڑکاسو)<sup>۲</sup> تک چھپے وکیل دیا۔ وہ روہی شیر ترازان پر حملہ آور ہوئے اور کثیر مال غنیمت اور بڑی تعداد میں روہی فوجوں کے ہرا دلوائے۔ اور اس کڑوا شکست کے بعد قیصر کو پطرس نے مسلمانوں سے گمانے کی کئی کوشش کی۔



بھراؤا کے کنارے یزدونیک شہر

معاذ یہ بن ابی سفیان بن زبائے اہل آرمینیا سے مذاکرات اور شہنشاہ نامہ طے کرنے کے لیے ایک وفد ان کے پاس بھیجا۔ اس سے پہلے امالیکوں یا رہنماؤں نے ان سے کئی اس طرح کا معاہدہ نہیں کیا تھا۔ اس معاہدے نے انہیں مسلمانوں کے ذریعہ حفاظت فرمائی کرنے کے مواقع فراہم کر دیے۔ قبیوڑ اور رشونی معاہدے جتنا سے طے وصال آ گیا۔ معاہدے جتنا سے اس کو غلط پہنچا، تھانف دیے اور اسے آرمینیا، جارجیا، اہبان، سبوتی اور ورنہ تک کا حکمران مامور کیا، پھر ایک اسلامی لشکر نے آرمینیا کا خیر سجا لی دور کیا۔ انہوں نے

۱۔ جھیل دان، زمین پانی کی یہ جھیل مشرقی ترکی میں واقع ہے اور 3740 مربع کلومیٹر پر پھیلا ہے (المجلد ص ۱۵۵)۔ اس کے شرعی مسائل پر 'دان' نامی مجلہ لکھا ہے۔

۲۔ جیوڈاسو: اسے بھڑکے کہا جاتا ہے کہ اس کے خیال میں جیوڈا کو بھڑکایا ہے تو چارکین سے ایک خاکہ سے کے ذریعے سے منسل ہے۔ کہ ہم یہاں بھی ایک مسلم انسان کو ہراساں کیا۔ ان دنوں کریمیا پر کریمین میں شامل ہے۔

سردیاں بڑھیں میں گزاریں، پھر وہ شام لوٹ آئے۔

اس دور کے ارمی موزن سب سے پہلے اس مسئلہ پر متوجہ ہوئے۔ ان کا خیال تھا کہ ان کے الفاظ میں عیاں کیا ہے  
 ”میں نے اور تم نے ایک زمانی بذات کے لیے، جس کا مقصد تم کرو گے، یہ بڑھ گیا ہے کہ میں تین سال کے لیے تم پر کوئی جزیہ لاؤں  
 کروں گا۔ لیکن اس معاملے میں مذکورہ مدت کے بعد تم جزیہ لاؤ کرو گے پھر تم کو لاؤ کرنا چاہو۔ اور قصین حق حاصل ہوگا کہ اپنے ملک  
 میں 15 ہزار گھڑ سوار رکھا اور ان کی خوراک وغیرہ کا انتظام کرو۔ میں جزیہ کا حساب کر سکتے وقت ان کا خرچہ بہا کروں گا۔  
 تمہارے گھڑ سواروں کو جس اپنے پاس شام غلبہ نہیں کروں گا۔ لیکن یہ ان کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ ہر وقت کسی بھی جگہ جانے کو تیار رہیں  
 مدد دے جانے کا انہیں حکم دیا جائے۔ اور میں تمہارے قلعوں میں کسی کو امیر بنا کر نہیں بھیجوں گا اور نہ کوئی عربی سالار یا گھڑ سوار بھیجوں گا۔  
 اگر کوئی دشمن آ رہیلا کا رخ کرے گا تو ہم اسے گھاٹ لگا کر جھڑپ کر دیں گے اور اگر وہ یہاں نہ آئے تو ہم سے جنگ کرنے کے لیے  
 پیش قدمی کی تو میں تمہاری امداد کے لیے لشکر بھیجوں گا جس کی امداد کا مقصد تم کو کرو گے۔ میں اللہ عزوجل کے حضور یہ عہد کرتا ہوں۔“

## ماوراء النہر کی فتوحات

دوسری طرف اسلامی عساکر نے ماوراء النہر<sup>۱</sup> یا اس سے متصل علاقوں میں حدود چین تک چہاد جاری رکھا۔ ہر جہاد کے بعد دوسرے آتے تھے، پھر سے سرسہ سے ان فتوحات کا آغاز ہوا، چنانچہ 30ھ 650ء میں عبداللہ بن عامر بن ثور نے خراسان میں بلخ کی اور کوہستان (قوہستان)<sup>۲</sup> کی فتوحات مکمل کیں۔ انھوں نے پیڑا البرقی بن بزیہ کو خیشا پور کے علاقے زرمناق زام کی بغاوت فرو کرنے کے لیے بھیجا۔ بزیہ نے زرمناقی زام کے طاوہ باقر<sup>۳</sup> اور جرجین<sup>۴</sup> بھی بلج کر لیے۔



پیدا (خرزم) کی ایک سہر

خیشا پور کے علاقے میں عبداللہ بن عامر جارجین نے کشت ، اھمید ، زرخ ، ذراوہ ، خواف ، اسمرامین ، اریغان اور ابرشیر کا فتح کر لیے۔ انھوں نے عبداللہ بن غزوم جیچو کو سرخس کی طرف بھیجا جو فتح کر لیا گیا۔ امین نامہ نے ایک فخر پر اس کی طرف روانہ کیا ، وہاں کے حاکم نے ہرات ، بادخس اور بلخ کی طرف صلح کر لی۔ عبداللہ بن عامر کے زیر قیادت

- ۱۔ ماوراء النہر: عربوں نے درج ذیل چین (Orus) یا آمو دریا کے پار کے علاقے کو بہ نام دلتا ، تھارا ، سمرقند ، ترم الا ، خوارزم ) اور تاشقند اس علاقے کے مشہور شہر ہیں (المعجم فی الاکھبار)۔ پہلی بار ماوراء النہر Transoxiana کہتے تھے۔
- ۲۔ قوہستان: قوہستان اس کا مطلب ہے۔ اس سے مراد وہ تمام پانچویں علاقے ہیں جو زرخ ، ہرات سے ارمال (سمرقند) میں تھامند ، جھان اور یروند تک پھیلے ہوئے ہیں۔ اس کا صدر مقام قانی ہے۔ سون ، چنڈا اور مرس اس کے شہر ہیں (معجم البلدان: 416/4)۔ آج کل کوہستان ایرانی صوبہ خراسان میں شامل ہے۔
- ۳۔ باقر: یہ خیشا پور ہرات کے ماہین ایک علاقہ ہے۔ اس کا صدر مقام بلخین ہے۔ (معجم البلدان: 316/2)
- ۴۔ جرجین: اسے کوہ بلخ کہتے ہیں۔ یہ خیشا پور کے علاقے کا ایک قصبہ ہے جو بلخ سے پانچ دن کی فاصلے پر واقع ہے۔ جرجین کے نام سے جرجین (جرجان) کے درمیان واقع ہے۔ ہاتھی جرجین میں قدیم دارالسلطنت (جرجین) کے تھلے چلے جرجین کے خوب شہر میں موجود خراجکے (پانچائی) واقع ہے۔ تمام الخرمین اور المعالی مہدالک جرجینی (سوی 478ھ 1085ء) اور ان کے والد عبداللہ بن عیسیٰ (عائقی عالم) جرجین میں کی اسٹیت سے مشہور ہوئے۔ جرجین یا کوہ جرجان (افغانستان) میں فراز دور کے کنارے واقع ایک قدیم بزمستان (خیر ماہی) ہے۔ (ازد و نگارہ معارف اسلام: 535/7-542)
- ۵۔ زرخ ، ذراوہ ، خواف ، اسمرامین (سمرقند) ، اریغان اور ابرشیر: یہ علاقے خیشا پور کے قریب میں تھے (معجم البلدان)۔ اسطرا میں دوسرے جرجین (عربی میں اسیرامین) خاص کے قریب (حال اسیر) والے اسطرا میں خیشا پور اور تاجیکان کے وسط میں تھا (معجم البلدان: 177/1)۔ ابرشیر یا ابرشیر نیکاپور کہا جاتا تھا (معجم البلدان: 384/1)۔ زرد کوہ کو آج کل تربت حیدری کا نام دیا جاتا ہے (زرد کوہ حواف اسلام: 431/10)۔ خواف تربت حیدریہ کے خوب شرف میں ہے اور تربت حیدریہ مشرق کے جنوب میں تربت حیدریہ کا نام دیا جاتا ہے۔ (نزل است و لکڑ پل صپ)

دریائے جھمن<sup>۱</sup> کے احرکی فتوحات مکمل ہو گئیں تو جھمن پار کے علاقے (ادوارد وائٹر) کے لوگوں نے صلح کی درخواست کی جو عبداللہ بن عامر جھمن نے قبول کر کے ان سے صلح کر لی۔

سن 41ھ 661ء میں مسلمانوں نے زرنج<sup>۲</sup>، خراس اور نسط<sup>۳</sup> کے علاقے، جو سرکس ہو گئے تھے، دوبارہ فتح کر لیے۔ اسی طرح کابل<sup>۴</sup> کی فتح عمل میں آئی، جو زرنج بن زیاد عمارتی نے فتح از سر نو فتح کیا اور ان کے بیٹے عبداللہ تاج نے دریائے جھمن تک فتوحات کو وسعت دی۔

سن 51ھ 671ء میں زیاد بن ابی سفیان جھنگ (کوثر عراقی) نے ملقب بن زیاد عراقی کو فرامان کی کمرز کی پرہامور کیا اور ان کے ساتھ کوثر اور ہمر، سے 50 ہزار سے زیادہ افراد اور ان کے اہل و عیال روانہ کیے جنھیں دریائے جھمن کے آس پاس رہایا گیا۔ سن 54ھ 674ء میں کابل<sup>۵</sup> اور



دریائے جھمن اور کابل کے علاقوں میں افغانستان اور پاکستان کی سرحدیں

۱۔ جھمن: اسے اب آموروں کہا جاتا ہے۔ عرب اسے جھمن کہتے تھے۔ 2820 کلومیٹر لمبا دریائے جھمن پاکستان سے نکلتا ہے اور افغانستان اور تاجکستان کی سرحد چاتا اور ترکمانستان اور ازبکستان میں سے بہتا ہوا بحیرہ کازاخ میں جا گرتا ہے (السنحد، ص ۱۰۷)۔ مزید اور گزارش (شیر) کے شیر آب سمور بلوچی پو داغ ہیں۔ یہاں لی اسے آکسس (Oxus) کہتے تھے۔

۲۔ زرنج: یہ ایران کی سرحد پر واقع افغانستان کا شیر ہے۔ زرنج نامی میں جھمن کا سب سے بڑا شہر اور پائے تخت تھا (آرور و انور و معارف اسلام)۔

۳۔ نسط (455/10) گیل بلوچ پر واقع زرنج افغانی سرحد پر زکامہ مقام ہے۔ (دیکھئے ڈال ایسٹ وولٹر جی ایچ)۔

۴۔ کابل: یہ جھمن کا ایک ویران شہر ہے جس کے کھنڈر (قصر نسط اور شہر بازار) قلعہ دار سے جرات والی شاہراہ کے قریب دریائے جھمن کے کنارے واقع ہیں۔ غوثی دور میں نسط اہم پڑاؤ تھا۔ علاء الدین غوری کے دور میں (مینگولوں) کے حملے (618ھ 1221ء) اور ترکوں کے لشکر کشی نے اسے باطلی پایا۔ ۱738ء میں بارگشاہ نے قلعہ نسط کے پرچہ و بارگشاہ (آرور و انور و معارف اسلام) 511-508/4)۔ یہ شہر نسط اہم جان نسط کے رہنے والے تھے۔ (معجم البلدان: 415/4)

۵۔ کابل: قلعہ کی نکتہ ہے کہ اسے خلافت عثمانی میں محمد ابراہیم خان مرہ نے فتح کیا تھا۔ مومن کے زمانے میں کابل شہر نے اعلیٰ دست گیری اور یہاں کے لوگ ملطہ گیلی اسلام ہو گئے۔ 910ھ 1504ء میں بارگشاہ کی قتل پ کیلئے اس کی سلطنت ہند کے لیے قیاد کا کام آیا۔ دریائے جھمن میں کابل نے بطور دار الحکومت قلعہ دار کی جگہ لے لی۔ (آرور و انور و معارف اسلام: 43/37)

۶۔ کابل: یہ کابل اور دریائے جھمن کے مابین ایک شہر ہے جو قلعہ دار سے ایک مرتلے پر ہے۔ اس میں ڈال اچھا ہے۔ یہاں دارا باکتر کے سب شہروں سے زیادہ سرا کھیں تھیں۔ (معجم البلدان: 533/1)



بنار کے عمر کے سر ہوتے۔ شہد (شہد) کے علاقے پر سید بن عثمان بن عفان کی قیادت میں حملہ کیا گیا اور باب الہدیہ اور ترمذ<sup>2</sup> فتح ہو گئے، پھر سام بن یزید نے بخارا اور سرقد<sup>3</sup> فتح کیے۔

سن 70ھ/696ء میں مہلب بن ابی صفر وازیری واپس عراق قاچاق بن لبسف ثقفی کی طرف سے فراسان کے گورنر بنے۔ انھوں نے شہد میں بخارا اور کستان کا سرکردہ زراعتیوں کی زمرہ گروہ پڑایا ہے۔ یہ نام پر بادشاہ (شاہد) کی تہذیبی شدہ شکل ہے۔ اسلامی مآخذ میں، مانی بنکرواؤں کو بخارا دھار کہا گیا ہے۔ 54ھ میں عربوں نے جب اللہ بن زبیدی قیادت میں سندھ لڑائی کے بعد بخارا فتح کر لیا۔ 91ھ/710ء میں حنیفہ بن مسلم نے دھوں کو فتح دے کر بلخشاہ (بلخ، سیادہ) کو شاہ بخارا کی حیثیت سے مشرف بن گئے۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری لفظ یمنیں 194ھ/809ء میں چلے آئے۔ 280ھ/874ء میں بخارا سامانی سلطنت میں شامل ہوا اور بخارا کا دارالحکومت بن گیا۔ 31ھ/918ء فروری 1220ء میں چنگیز خاں کے حملوں (تاجیکوں) نے بخارا کی باغیچہ اور چند محلات کو چھوڑ کر پراسیمہ لڑائی کر دی۔ چنگیز خاں کے چاہن کے بعد میں یہ بھارتی گھانا آباد شیر بن گیا۔ 671ھ/1273ء میں تاجیکی خزان بنکرواؤں نے 31ھ/918ء بخارا میں چنگیز کا ناخبر پھر چارہ باد دیا۔ 1500ء کے بعد بخارا پر شیخی آباد ایک قابض رہا۔ 1133ھ/1740ء میں بدشتا نے بخارا فتح کر لیا۔ انیسویں صدی میں روسیوں نے اس پر بخارا سلطنت لایا۔ 86ھ/1800ء کو روسیوں کی اطاعت قبول کرنی پڑی۔ بخارا کی آبادی 130000 افراد کے (مرد و اترہ و اترہ) 110/4-116-110/4، تاریخ الطبری: 229/4، المسند فی الاسلام)۔ یاد تگت ہے۔ عید اللہ بن زبیدی نے بعد 56ھ میں بخارا پر قبضہ کیا۔ سید بن عثمان بن عفان کو اپنی فراسان اسیر کیا۔ سید نے لفظ کے ساتھ درپائے دھوں بخارا۔ ابھار ایک لاکھ تین ہزار رزک خاں نے میں لفظ بخارا کی کھان کاؤن (ملکہ) نے صورت حال، کچل کر کھل کی پتیلیں کی اور یوں عید کا بخارا پھر ہو گیا۔ (معجم البلدان: 356/3)

1 شہد یا شہد: اسے پہلی میں شہد (Sogdiana) کہتے ہیں۔ یہ علاقہ دریائے جیون سے دریائے کن (ہیرار) تک پھیلا ہوا تھا۔ الہیری بنی کے چہل شہد کی رشتہ خاندان کے مال تھے۔ اسلامی دور میں، بطوری کے مطابق مہد خاص بخارا کے مشرقی جانب دیامید سے سرحد تک پھیلا ہوا تھا۔ بطوری شہد کا دارالحکومت تھیں (دوسری جگہ سرقد)۔ بنات ہے۔ (آورد و اترہ و اترہ معارف اسلام: 86/11)

2 شہد: ازبکستان کا یہ شہر افغانستان کی سرحد پر آلودر (چگون) کے (دائیں) کنارے واقع ہے۔ اس کی قبیلہ مستعداظم سے منسوب ہے۔ 70ھ/690ء میں مانی بن ہار اللہ بن حکوم نے اسے فتح کر کے یہاں شہر لائی گئی تھی کہ 86ھ/704ء میں عثمان بن سوسو نے اسے اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔ امام محدث ابو یوسفی فرشتہ خاندان میں سے رہے تھے۔ 1220ء میں زہد کھٹوں (مکتوں) نے فتح کر کے پھر دیر باد کردیا۔ ابن بطوطہ کے دور میں شہر شہد اپنی اسی جگہ کے علاقے دیامید سے دوسل دور آباد ہو چکا تھا۔ فتح کی لڑائی (47-46ھ) میں شہزادہ اورنگ زیب کی فتح کے بعد چند دینی فوجوں نے فرقہ پر قبضہ کر لیا۔ افغانوں میں شہد کے قبضہ و شہاد میں زہد و دیامید برآورد ہوا۔ 1894ء میں زہد کے کھٹوں سے پائی میں زور دینی لفظ شہد قیر ہوا جو آہستہ آہستہ ایک شہر بن گیا۔ (آورد و اترہ و اترہ) مولانا علامہ: 376/16-378، المسند فی الاسلام)

3 سرقد: یہ دارالحکومت کا بڑا شہر ہے۔ زراعت حال میں سرقد ہی نام کے صوبہ کا صدر مقام ہے۔ یہ دریائے سندھ (زراعتی) کے جوبی کنارے پڑا ہے۔ اس کے علاقے مشرقی، خیر دینی اور پہلی سیاحوں کا بیان ہے کہ وہاں بہت اظہار ہے۔ اس شہر کا نام پہلے بیکل شہد کی مشرقی مہوں کے تاجروں میں "مارا" گرا کی صورت میں 5ھ ہے۔ 91ھ میں حنیفہ ابن مسلم نے اسے فتح کیا۔ شہر کی خوشحالی کا دور یہ اس وقت شروع ہوا جب عید کا 771ھ/1369ء میں بخارا و اترہ میں پہلی ہوا۔ اس نے سرقد کو اپنی رازداریوں ملک کا صدر مقام بنادیا اور اسے پہلی تان و حرکت کے ساتھ راستہ کر شروع کیا۔ 14 نومبر 1868ء کو روسی کھٹوں کاؤن (Kaufmann) فریم تھوہی دارالسلطنت سرقد میں داخل ہوا اور یہ شہر مظفر اللہ ابن امیر بخارا کے قبضے سے نکل گیا۔ 1871ء میں قدم شہر کے مطابق میں ایک نیا روسی شہر آباد ہوا جسے فرانس کھتیں دیامید سے ملا دیا گیا۔ 1882ء میں قبضے کا اثر سرقد ہوا۔ (آورد و اترہ) معارف اسلام: 289/11-293)۔ سرقد کی آبادی ساچا لکھ ہے۔ یہ اسلامی قیادہ کا مرکز رہا۔ 1220ء میں چنگیز خاں نے اسے چارہ باد دیا۔ عید و اترہ کھتیں دھان ہے۔ یہ ازبکستان کا شہر شہر ہے۔ (المسند فی الاسلام)

شیراز<sup>۱</sup> پر قبضہ کر لیا۔

۸۸۶ھ / ۷۰۵ء تا ۷۱۵ء کلانچ نے خراسان اور بلاد شرقی کی حکومت خلیفہ بنی مسلم کے سپرد کی۔ انھوں نے ۸۸۶ھ / ۷۰۵ء میں طبرستان<sup>۲</sup> کو از سر نو فتح کیا، جہاں مقدونیوں میں مال بے قیمت مائل کیا اور خراسان کے دارالحکومت مرواوت آئے۔

انہی دنوں یزید طرخان کے پاس کچھ مسلمان قیدی تھے۔ قیدیوں نے اس کو دیکھا کہ مسلمان قیدیوں کو بددور و سخت سزا دی جائے گی۔ یزید نے انھیں رہا کر دیا۔ اب خلیفہ نے اسے صلح اور امن کی پیشکش کرتے ہوئے لکھا کہ اہمورت و دیگر وہاں سے جنگ کرے گا، اسے چھوڑے گا نہیں اور اسے مغلوب کرے گا، چنانچہ یزید خلیفہ کے پاس چلا آیا اور صلح کر لی، پھر باؤیس<sup>۳</sup> والوں نے اس شرط پر قیدیوں سے صلح کر لی کہ وہ غیر صلح والوں نہیں ہوگا۔ دو سو آٹھ سو قیدیوں کے علاوہ قیدیوں نے صلح کر لی۔ قیدیوں نے ان کا دایاں حصے تو ترک کردیا، مگر باؤیس نے مسلمانوں نے ان کا محاصرہ کر لیا اور اس دوران میں چھڑپوں بھٹی رہیں۔ ایک ماہ بعد اہل نکاح نے صلح کی درخواست کی جو خلیفہ نے مسترد کر دی تھی کہ مسلمانوں کو حج حاصل ہوئی اور غیر صلح کرنے والے سب مارے گئے۔



ہامان (افغانستان) کی ایک مسجد

اب خلیفہ بنی مسلم، آمل<sup>۴</sup> کی قیادت میں آمل سے فارغ ہو کر دہم کے بالفاظی دریا کے نیچوں میں روک لیا اور لشکر کشی کی۔ بخارا کے قریبی شہروں و مغلانہ اور کریمیانے ان سے صلح کر لی (۸۸۸ھ / ۷۰۶ء)۔ اس قیام کے دوران میں یزید طرخان بھی ان کے مربوط تھا، پھر

راہیچہ نے صلح طلب کی۔ اس معاملت کے بعد قیدیوں نے ترمذ کے مقام پر بیچوں پار کیا اور صلح سے ہوتے ہوئے ہر پہنچ گئے۔

۸۹۰ھ / ۷۰۸ء میں بخارا والوں نے ہناتہ کر دی تو قیدیوں نے ایک بار پھر چڑھائی کی اور باغیوں کو شکست دی۔ اس کے بعد شام و مصر و فرائین

۱۔ شیراز، پاکش: اس کا موجودہ نام شیراز ہے اور یہ پاکستان (ماہیت و سیاست بخارا) میں واقع ہے۔ کئی مائے میں اس کا نام کا شوق، شیراز کا نام لکھا، سبوں پر آفریں صمدی بھڑکی کے وسط میں سامنے آج پھر شیراز کے علاقے کا، پہلے ۱۱۱۱ھ / ۱۳۰۱ء میں یہاں آفریں صمدی لکھا۔ (اردو دائرہ معارف اسلام، ۲۷/۲۷)

۲۔ طبرستان (تھرانستان): آملوی کے قبائل طبرستان، جی کے شرقی، دہشتان کے مغربی، آمل و دہشتان کے جنوبی اور کہستان کے شمالی علاقے میں پھیلے ہوئے۔ انھوں نے شہر ہامان، آمل و دہشتان کے قریب لڑا، انہوں میں بخارا، طبرستان اور طبرستان کے پورے علاقے، آمل و دہشتان کا ذکر کیا ہے۔ ۷۴۵ء کے بعد طبرستان، ہامان کے قریبوں کی سلطنت کا حصہ بن گیا۔ سافریں صمدی (بھڑکی) کے طبرستان کا نام ایک علاقے کے طور پر فتح ہو گیا (اردو دائرہ معارف اسلام، ۴۲/۱۲)۔ ان دنوں بخارا، طبرستان کا ایک صوبہ ہے جس کا دارالحکومت خاتقان ہے۔ بخارا صوبہ، دہشتان، جھون اور آمل و دہشتان میں گرجا ہے۔ اس کے شمال میں آمل و دہشتان ہے۔ (بھڑکی، شیراز، آمل و دہشتان)

۳۔ باؤیس: ہامان، طبرستان کا شمال مغربی صوبہ ہے جس کا صدر مقام قلموٹ ہے۔ یہ جزائرت، نمود اور قازاق کے صوبوں میں گرجا ہے۔ "باؤیس" اصل میں باؤیز (آمل و دہشتان کی جگہ) تھا۔ (اردو دائرہ معارف اسلام، ۳/۳۵)

۴۔ آمل: ترکستان کا یہ شہر آمل و دہشتان ہے۔ آمل اصل اس کا نام چارو ہے (المنجد فی الکھارم)، فارسی کے شہر شاعر طالب آملی کا تعلق آملی شہر سے تھا۔ چارو دہشتان کے باؤیس شہر سے تھکا، آمل شہر سے پر قابض پرستان اور آمل و دہشتان کا نام تھا۔ (طولی ایسٹ وولف، بیل صوبہ)۔ "بھڑکی" اور "بھڑکی" کے ترمذیوں کے تھے۔

سے جیسے کہ اوانگنی پر قبضہ کر کے۔ اس دوران میں نیزک طرخان نے تھراپی کی اور قیدیہ سے جنگ کی تیاری کرنے لگے۔ اس میں شاہ طالقان نے اس کا ساتھ دیا۔ قیدیہ نے فرماندار طالقان پر نظر کشی کر کے جوہر کی جہاد تھی، لیکن، بالآخر تھیں نیزک پر فتح حاصل ہوئی اور اسے 91ھ/709ء میں مرو میں ہلاک کر دیا گیا۔ ایک اور روایت کے مطابق وہ سلطان رستم (افغانستان) میں اپنے 700 ساقیوں اور آلہ اولاد کے ساتھ گام کیا۔

[illegible][illegible][illegible]

جنگیم جو ہوئے تھان کے مہر اور وفد کے معرکہ میں شریک ہوئے، بجز تہیہ نہ تھیں شاش کی کمپنی پر دیا گیا اور خود فرغانہ کی حکومت قرار کرنے پر توجہ مرکوز کی۔ فرغانہ والوں سے خطبہ میں کہا گیا کہ ان لوگوں میں شریک مسلمان کا سیلاب ہے۔ اسی طرح غزنی کی طرف روانہ کیے جانے والے لشکر کو بھی یہ معلوم ہوتی (950ھ تا 743)۔ انھوں نے شاش کا بیشتر حصہ جلا ڈالا اس دوران میں تہیہ نہ فرغانہ کے شہر کا کاشان کی فتحی انتظامات کے لئے اور پھر مردانہ آئے۔

دریں اثناء قاضی کجانب نے صرف سے خوال ۹۵ء تا ۱۰۱۴ء، دو فدا پائی، چار خطبہ دیا، دو عالم کو نصف، مازدا ۱۰۶ء و ۹۵ء ۷۹۵ء میں اٹھایا۔  
 گیا اور دلیہاں نے ان کو ایک مہم سے مختلف پر خطا تجویز، جو وہ دلیہاں سے مخالف سے، چنانچہ اس کی اس افسانہ سے نبیاء، مگر یہ اور ہے اہل و عیال  
 کے ساتھ ہر قدم کے لئے اور کثیر سے اذان کے کوشش، روانہ کیا، ہر تجویز میں عیال کی طرف کے لئے، وہ جیسی سرور کے قریب ہے تو ان کے ساتھ ساتھ  
 پیدائش میں جس میں جزیہ اور کٹنے کی چیزیں کٹ کر لے گئی۔ آخر فریقہ کا ہوا کہ ان کے قریب سے مصلحتی ختم سے دوران میں خراسان میں قتل کر دیا۔

[illegible]

فرغانہ: یہ ازبکستان کی داؤی فرغانہ کا ایک شہر ہے۔ آبادی 2 لاکھ ہے۔ وادی فرغانہ کے وچے ٹیہر قائد، میان، افغانہ، اوش اور مارگیلان ہیں (المحمدی)

کاشان: اس کا نام دراصل کاساں ہے جو وادی فرغانہ (ازبکستان) میں شاش (ششخو) سے پرے دریا کے کنارے واقع ہے۔ مثنوی قلیاں

ہے۔ (اگر دائرہ معارف اسلام ص 157)

یہاں پر قادیان کے سب سے زیادہ مشہور (موجودہ) رہن جہاں (کا) ایک مسٹر ہے (کے) نام (کی) یادگار (کو) دیکھ کر (میں) حیران رہ گیا۔ یہی صدیقی ہیں۔

۱۲۱۹ء میں فیکٹر خان نے نور محمد خیر بخاری کو اسے تہمت (دعا نام) کیا۔ ۱۷۵۵ء میں پٹیجیوں نے ایک بار پھر کا فخرن کر لیا۔ (۱۳۱۱ھ مطابق سال ۱۷۹۷ء)

بھائی ابو، پہنچے بیٹے ما، سنے جن کی تعداد 11 تھی۔ اس کا صرف ایک بھائی عمر بن مسلم بچا جس کی ماں بخویم سے تھی۔ (تاریخ اسلام، اکبر سادہ خان نجیب آبادی: 757/1)



نبی اکرم ﷺ کا نام مبارک ہر قل کے نام



بسم الله الرحمن الرحيم من محمد عبد الله ورسوله إلى هرقل عظيم الروم  
سلام على من اتبع الهدى أما بعد:  
فإني أدعوك بدعاية الإسلام أسلم تسلم يؤتك الله أجرك مرتين فإن توليت  
فإن عليك إثم الأريسيين و «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّخِذُوا إِلَىٰ دِينِكُمْ حُكْمًا وَبَيْنَكُمْ أَلَاءُ النَّاسِ  
وَإِلَّا اللَّهُ فَمَا لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ إِلَهُكُمُ اللَّهُ وَحْدَهُ تَحْتَ الْعَرْشِ الْمَلِكُ الْقَيُّومُ لَا يَأْخُذُهُ سِنٌ وَلَا نَوْمٌ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ لَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَمَّا بَدَأَ الْإِنْسَانَ مَا عَلِمَ قَالَ لَا يَعْلَمُ ثُمَّ عَلَّمَهُ مَا شَاءَ لَوْ أَنَّكُمْ فَكَّرْتُمْ فِي الْإِسْلَامِ لَكُنْتُمْ مُسْلِمِينَ»

اللہ کے نام سے (شرعاً) جہالت مہربان بہت دم کرنے والا ہے۔  
اللہ کے بندے اور اس کے رسولؐ (ﷺ) کی طرف سے روٹی ٹھکان پر تلی کے نام  
جو جہالت کی پیروی کرنے اس پر سلام ہو! اما بعد:

پس میں انھیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ تم اسلام قبول کرلو، سلامت رہو گے۔ اللہ انھیں دوہرا اجر دے گا، پھر اگر تم سہ حق سے  
منہ موڑا تو ان کا شکاروں (شام و مصر و غیرہ کے یہودیوں) کی گمراہی کا جو بھی ہے وہ گناہ اور (قرآن مجید میں ارشاد باری ہے):  
”اے نفل کتاب! ایک کھلے کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے، یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور  
اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی اللہ کو چھوڑ کر اوروں کو پروردگار ٹھہرائے، پھر اگر وہ (حق سے) منہ موڑیں تو  
تم کہہ دو: اس بات کے گواہوں کو کہ ہے شک ہم مسلمان ہیں۔“ (آل عمران: 64)



[illegible]





$\overline{2}$ 

## فتح شام کا آغاز

جیسا کہ ہم نے حق عراق کے معاملے میں دیکھا، حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنے بھائی دو اہل بکھری تھیں اور ان کے ذمے الگ-الگ اہمات لکائی تھیں۔ دونوں عساکر نے فرات کے مغربی علاقوں پر پلٹا کر آگئی، لیکن جتھہ بکر انھوں نے دیکھے فرات کے مختلف حصے سے ٹھوکر کے ساتھ پر وصالا اہل بکھری۔ اسی طرح آپ نے شام کی طرف پناہ دینے پر ان کے لیے الگ-الگ لکے کر دیا کہ وہ کس کس سمت میں علوفہ دے دیں گے اور ان کے الگ-الگ کھجوریں خرچ کر دیں گے، چنانچہ زبید بن ابی سفیان

[illegible]

اس صورت حال سے بچنے کے لیے حضرت ابوجعفر صدیقؑ نے خلافت خاندان ولید بن ازہ کو جو عراق جانے والے لشکر کے سالار تھے، یہ ہدایت کی کہ نبیؐ کو روئے سے اٹھا لے کر شام روانہ ہو جائیں اور اس کے ساتھ فتوح شام کی کارروائیوں کی قیادت اپنے ہاتھ میں لیں۔

- [illegible]



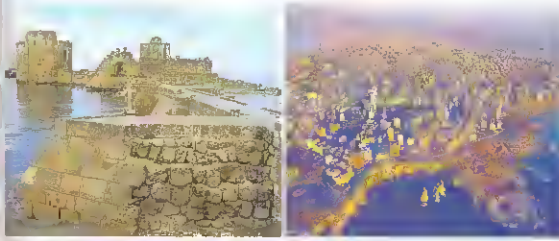
### دُشَن : 4000 سال سے آباد شہر

دُشَن شام کا سب سے بڑا شہر ہے 36.2 درجے 38 دقیقے طول بلد مشرقی اور 33 درجے 30 دقیقے عرض بلد شمالی کے درمیان واقع ہے۔ یہ شہر سمندر سے تقریباً سات سو میٹر بلند ہے اور لبنان، عربیہ کے سلسلہ کوہ کی مشرقی پہاڑی پہلے پہلے قاصدان کے واسطے میں آباد ہے۔ دُشَن کے مشرقی اور شمال مشرقی میں دریاں فرات تک ایک سو پندرہ میل دیران پہنچتا ہے۔ جو جنوب کی جانب بحر اوقیانوس میں گم ہو جاتا ہے۔ اسے بحیرہ اُست نام کہتے ہیں۔ 1950ء میں دُشَن کے جنوب مشرق میں ”مقلی الصخر“ کے مقام پر جو کھدائیاں ہوئیں وہاں سے یہاں چار چار سال تک ایک شہری مرکز بننے کا اکتشاف ہوا ہے۔

فرعون حمزوس سہم نے چار سو پندرہ صدی ق م میں دُشَن فتح کیا تھا۔ نعل الامرنہ کے تپوں میں اس کا نام دماشکا (Dmashka) درج ہے۔ رومنوں نے اسے دماشک کہاں میں یہ نام درمسک (Damesek) کی شکل میں ملا ہے۔ گیارہویں صدی ق م میں دُشَن سرزمین آبادی صدر مقام تھا جس کا خوار حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے گھر میں ہے (اُکل، پچاؤش 18:14 و 22:10) حتیٰ کہ آج بھی دُشَن کے شمال میں مقام ہرزدی کہہ رہا ہے (خلجہ) کوٹھڑی بنایا گیا جاتا ہے۔ اسلام ہوا ہے کہ ای زائے میں آرمینوں (حضرت نوح علیہ السلام) کی اولاد میں سے ماری اکل ایک قوم نے اس شہر کا نقشہ تیار کیا جس کے بارے میں مستقیم میں ایک دور سے کوٹھڑی کر کے چرما ہے جاتے تھے۔ یہ نقشہ دربار ارقم کے ہاں اور اخیر کے مشابہ تھا۔ دُشَن کا شہر اپنے گہری گلاب کی چیلری کے لیے آرمینوں کی کامروان سے تھا۔ دُشَن مثلاً ”دُشَن“ اور دروازہ صاف اسلام ہے 398.39779

پہلی کتاب سالین 2 کے 19 باب 5 اور 6 میں دُشَن کا ذکر آتا ہے۔ جب شاد آرم کے سپہ سالار ارمان ایوس نے دُشَن کی (حضرت ایلست 2) نے فرما کر دریا کے اردن میں سات پار غوطہ مارا کہ میرا نیم کوڑھ سے ایک ہو جائے خود ناراض ہو کر کہنے لگا ”کیا دُشَن کی نہریں اپنا دور فرار اور سونگلی کی سبب نہ ہیں سے چار کر جس کیا میں اس میں ہمارا ایک صاف نہیں بہہ سکتا؟“ بعد میں اس نے اردن میں سات ٹوٹے لگائے تو کوڑھ سے کھٹ پڑی۔

دُشَن حضرت داود علیہ السلام کے باغوں فتح 19 ق م میں اشروریوں نے شہر پر قبضہ کر کے معبد ارمش کوٹھڑیا۔ اشروریوں کے بعد بابلی اور ان کے مقلدانی، چوٹی اور رومی کے بعد وہاں کے دُشَن پر قابض رہے۔ بابلی سلطیوں نے اسے دار الحکومت بنایا تھا۔ لیکن جب 64 ق م میں چینی نے شام کو رومی سلطنت میں شامل کر لیا تو رومیوں نے سو بائی دار الحکومت دُشَن کے بجائے انا کر کو مرکز کر لیا۔ تھاکیم 333 کے بعد رومات 632ء میں ارمائی شہنشاہ خسروانی نے دُشَن پر قبضہ کر لیا۔ امویوں نے اسے 627ء میں غالی کیا۔ جب 14 ستمبر 635 میں حضرت خالد بن ولید مجذوب کی قیادت میں مسلمانوں نے دُشَن فتح کر لیا تو گائے سال جنگ بڑھک کے 11 اردن میں حضرت خالد بن ولید نے فتح پائی کر لیا۔ تاہم رومن کی فتح کے بعد حضرت ابو سعید خدری نے حراج 33 کے سامنے اہل دُشَن نے اختیار و مال دے (اکتوبر 638ء)۔ 1154ء میں سلطان نورالدین زنگی نے دُشَن فتح کر لیا۔ اس کے بعد ہجرت کے بعد دیکھ سکتے ہیں اور اہل دُشَن کی مقلدوں کا دار الحکومت رہا۔ 1260ء میں چار تان نے دُشَن پر قبضہ کر کے اہل سلطنت کا قاتل کر دیا تاہم 14 ستمبر 1311ء میں چالوکی کی جنگ میں ملک امیر رکن الدین بھروسہ کے باغوں شکست کھا کر دُشَن غالی کر گئے۔ 1516ء میں دُشَن سلطنت عثمانی کی ملک داری میں آ گیا۔ 1915ء میں پہلی فریقہ جنگ کے عین کے بعد اصرار لعل اور برطانیوں میں غیر ”بیانی دُشَن“ طے لیا جس کی رد سے برطانیہ نے عراق کی ”آرمائی“ ”شام کر سنے کا“ ”عدو“ کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ عالم عرب اصرار لعل اسی بیانی دُشَن کے قیام حراج آج تک شکست رہا ہے۔ کوئی شک نہیں کہ ترکی کی شکست کے ساتھ ہی 30 ستمبر 1918ء کو ترک دُشَن کو چینی کر لیں اور اقلادی دے اس پر قابض ہو گئے۔ مارچ 1920ء میں اصرار لعل دُشَن میں اپنی بادشاہت کا اعلان کر دیا۔ پھر اچیل میں اپنا مہنہ زحمت قوام کے فیصلے سے فرانس کو شام پر وادشاہ کا حق مل گیا۔ 25 جولائی 1920ء کو فرانسیسی فوج دُشَن پر قابض ہوئی۔ 1941ء میں فرانسیسی استعمار کا خاتمہ ہوا تو دُشَن آزاد ہو کر دوبارہ شام (الجمہوریۃ العربیۃ السوریۃ) کا دار الحکومت بن گیا۔ (مجلس الوزراء) (اردن) (دارالعلوم) 193، 192



صیحا کا پانچ قلعہ

جہولت کا لہستانی لشکر

## پاراشام کی کیفیت

جنرل یاقوتی حوالے سے مسلمانوں اور رومیوں کی جنگوں کے احوال پر ملک شام کے طبعی حالات کا بے حد اثر پڑا، لہذا ان کا ذکر ضروری ہے۔  
 سراسر شام شامی تر بھی زردم (البحر المصنوع) کے مشرقی ساحل پر مشتمل ہے۔ یہ ایک تنگ ساحلی میدان ہے جو لبنان کی بندرگاہوں  
 جوسہ<sup>2</sup> اور یربوت<sup>3</sup> کے پاس چند سو میل تک محدود ہے اور جنوب میں فلسطین میں اس میدان کی وسعت کچھ زیادہ ہے۔ مشرق میں اس کی  
 حدود جبال لبنان کا پہاڑی سلسلہ ہے جس کی سطح سمندر سے اوسط بلندی 5 ہزار فٹ ہے مگر کہیں کہیں اس کی بلندی 11 ہزار فٹ تک پہنچتی ہے۔ یہ  
 پہاڑی سلسلہ شمال میں صلیح اسکندریان<sup>4</sup> سے جنوب میں جبال قناز (سعودی عرب) تک پھیلا ہوا ہے۔ اس کے درمیان چند ہی وادیاں ہیں۔

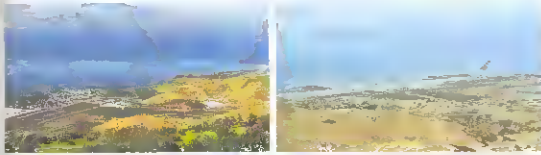
1 لبنان: پہاڑیوں تک بھر ڈرم کے ساحل پر واقع ہے اس کے شمال و مشرق میں شام مغرب میں بحیرہ زردم اور جنوب میں فلسطین ہے۔ اس کا پتہ 30°45'0' شمالی  
 طولی 36°17'0' شرقی (سے ڈاکہ) ہے۔ دارالحکومت جہولت ہے اور دیگر اہم شہر ٹرٹس، صیدا، بعلبک، جبیل، زعل، صلیح، جبیل اور بعلبک ہیں۔ اس کی آبادی (چو)  
 لبنان 220 کروڑ ہے۔ یہاں باسی قدیم میں تہذیب پر وہاں پر بھی۔ اس پر سیرک، چوٹی، رومی، پارٹینی اور ایرانی قابض رہے مگر مسلمانوں نے اسے فتح  
 کر لیا۔ پھر یہاں عیسوی، اچلی، مارکوب اور عجمی قابض رہے۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد لبنان پر فرانس نے قبضہ کر لیا۔ 1943ء میں آزادی ملی۔ 1982ء اور  
 2008ء میں لبنان کو اسرائیل کی چوٹی کوئی چاریت کا سامنا کرنا پڑا (الصحف، فی الاصلاح)۔ 1943ء تک لبنان شام ہی میں شمار ہوتا تھا۔

2 جہولت: چار سو سے 40 کلومیٹر شمال میں لبنان کی ایک بندرگاہ ہے اور صوبہ کرمان کا دارالحکومت ہے۔ (الصحف، فی الاصلاح)

3 یربوت: لبنان کا دارالحکومت چار سو سے 40 کل (سے ڈاکہ) 7 پانی کو شہر اور بحیرہ زردم کی اہم بندرگاہ ہے۔ یہ رومی اور شام پر وہاں پر حار اور 553ء میں ڈاکہ  
 نے اسے چار سو ڈی۔ یہاں چار سو رومیوں نے امریکن کو فتح کر لیا، چار سو فٹ، چار سو فٹ اور چار سو فٹ۔ 1975-77ء کے خونریز واقعات ہیں۔

4 اسکندریان: (ڈاکہ) یہ صلیح اسکندریان کے ساحل پر واقع ہے۔ اسے عربی میں اسکندریہ یا اسکندریہ کہتے ہیں، نیز چوٹا اسکندریہ بھی کہا گیا ہے۔ 1939ء میں اسکندریان  
 کی کیفیت پر ترکی اور فرانس کے باشندے ہنگو اور کراہوا تھا اس کی آبادی سو ڈاکہ (سے ڈاکہ) ہے۔ (الصحف، فی الاصلاح) اور حار صیحا 85/12





نہیل طبرہ (تبرہ ٹیٹلی)

تبرہ مرادیا حکم (اردن)

چوڑائی 14 تا 16 کلومیٹر اور لمبائی 120 کلومیٹر ہے۔ جنوب کی طرف پر تیسب و جھولان ہے اور دریائے اردن کی وادی کی طرف چلا گیا ہے۔ آگے البحر الحبت (تبرہ مراد) ہے اور پھر شریح حقیق تک راکٹی عرب سے جسے الظور کہتے ہیں۔ دریائے اردن، تبرہ مراد اور وادی عرب اردن اور فلسطین کے درمیان حد فاصل ہیں۔ بطول تیسب طبرہ کے پاس سلا سمندر سے 685 فٹ نیچے ہے جہاں تبرہ طبرہ (تبرہ ٹیٹلی) واقع ہے۔ تبرہ مراد پر سلا سمندر سے اس تیسب کی گہرائی تقریباً 1300 فٹ ہے اور یہ وادی میں خشکی پر سب سے گہرا مقام ہے۔ اس میدان میں دریائے حاسی

1 دریائے اردن، یورڈان لیوان کے پہاڑوں سے نکلی کر جنوب کو بہتا اور تبرہ طبرہ (ٹیٹلی) میں سے گزر کر 320 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے تیکرہ منت میں جا کر ہے۔ دریائے اردن جب لیوان سے فلسطین کی حدود میں داخل ہوتا ہے تو وہاں اسے نیرالیا مانی کا نام دیا جاتا ہے جو اصل جہاں میں سے گزر کر تبرہ طبرہ کی طرف جاتا ہے۔ تبرہ طبرہ سے آگے مشرق (شام) سے دریائے مذکورہ اردن میں آتا ہے۔ جزیرہ جنوب کی طرف دریائے ذرا (اردن کی طرف سے) آتا ہے اور مغرب سے دریائے نابوت جہاں کے پاس اس میں شامل ہو جاتا ہے۔ تبرہ طبرہ اور تیکرہ و منت کے درمیان دریائے اردن فلسطین اور مکتہ اردن کی حد بنتا ہے۔ (اردن وادی، حالت امنا، ص 327/2)

2 تیکرہ کا مدار (تبرہ منت) اسے عربی میں البحر الحبت اور اردن میں تبرہ مراد کہا جاتا ہے۔ یورڈان لیوان پانی کی گھٹلی ہے۔ اس کے مشرق میں اردن ہے اور مغرب میں عرب اردن اور اسرائیلی علاقہ فلسطین ہیں۔ لیوان کے پہاڑوں سے آگے دریائے اردن اور اس کے معاونوں دریائے مذکورہ اور دریائے ذرا کا پانی تبرہ مراد میں گرتا ہے۔ وادی العرب، وادی الحما، وادی الرویب اور وادی ذرا اور مین تائی شریاں جنوب اور مشرق سے آکر اس میں گرتی ہیں۔ اس کا رقبہ 1000 مربع کلومیٹر اور زیادہ ہے۔ زیادہ گہرائی 40 میٹر ہے۔ تیکرہ و منت پانچوں تیکرہ بندھ گھٹلی ہے، لیوان دریاؤں اور ندیوں کے ساتھ آگے واسطہ تک کے باعث اس کی شکل بڑے بڑے جگہ جاتی رہتی ہے، چنانچہ کوئی جاہل اس تیکرہ سے کہے پانی میں نہ دیکھیں، روک سکتا۔ تبرہ منت کی ایک خاص بات یہ ہے کہ برصغیر کوٹھ پر سب سے زیادہ تیسب میں واقع ہے اور اس کی سطح کی سمندر کی سطح سے 400 میٹر نیچے ہے۔ یاد رہے، دنیا کے تمام سمندر ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں اور یوں اس عالمی سمندر کی سطح کو سطح سمندر کہا جاتا ہے۔ (فلسطین، آرن (اردن)، ص 87)

3 طبرہ، فلسطین کا پہلا تیکرہ طبرہ کے مغربی کنارے واقع ہے۔ اس کی آبادی گھٹیں ہیں، جزیرہ ہے۔ یہ طبرہ کی تھالی (588 ق م) کے بعد طبرہ یورڈان کا چھٹا مرکز بن گیا (المندھ فی الکادیم)۔ اسے 13ھ میں حضرت عثمان غنی بن حنفہ نے لٹا دیا۔ 1098ء میں یورپی مسکون نے اس پر قبضہ کر لیا۔ صلاح الدین ایوبی نے مصر کے فلسطین (583ھ تا 1087ء) میں فتح کیا۔ مذکورہ طبرہ کو تیسب لینے سے پہلے ایک دریا کی بندرگاہ ہوں تھا اور وہاں دونوں طبرہ کا اصل پانی چلے گا۔ طبرہ اب ایک جنت المکھس اور وادی ہاردن میں ہے۔ جاکہ طبرہ سے تیکرہ یا 125 کلومیٹر دور ہے۔ داخل میں اس کا نام گھٹلی آتا ہے۔ گرم پانی کا ایک چشمہ، "نیرالیا" لیوان وادی "کھلا" ہے، طبرہ اور لیوان کے درمیان واقع ہے۔ تبرہ طبرہ کے اندر ایک زراعیہ چٹان ہے جس کے پار سے طبرہ مانی گتہ کہتے ہیں کہ یہ حضرت سلیمان شاہ کی قبر ہے۔ (فلسطین، آرن (اردن)، ص 197، 198)



فلسطین: انجیاء کی سرزمین

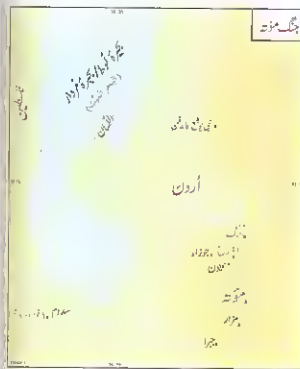
اس خطہ دشمن کے خال میں لبنان، شمال مشرق میں شام، مشرق میں اردن اور بحیرہ روم اور مغرب میں بحیرہ ازم، جنوب میں یمن، مغرب میں مصر اور سینا، (مصر) واقع ہیں۔ دریاؤں فلسطین اور اردن کے مابین حد فاصل ہے۔ باقی میں فلسطین شام کا ایک حصہ ہوتا تھا۔ کیا جاتا ہے کہ اس کا نام فلسطین ہی سام بن آدم بن سام بن نوحؑ کے نام پر رکھا گیا۔ جبکہ کتاب بنی ہاشمیہ میں لکھا ہے کہ یہ فلسطین بنی سکونیم بنی صدق بن کنعان بن سام بن نوحؑ کے نام سے موسوم ہے۔ (مصحف قرآن: 27414)۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ فلسطی کا لفظ قوم 13 ویں صدی ق م میں تلکلیہ (تائلیہ) یا 28 پر، کریمت سے آ کر بحیرہ روم کے ساحل پر مسلمان اور غزوہ کے درمیان آباد ہوئی۔ انھوں نے کنعانیتوں کو نکال باہر کیا 3000 ق م سے یہاں آباد تھے (المستند ص 140: 415)۔ فلسطینیوں کے نام پر اس علاقے کو فلسطین کہا جانے لگا جبکہ پہلے یہ کنعان کہا جاتا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام 1800 ق م کے جنگ جملگ فلسطین میں وارد ہوئے۔

فلسطین کے ساحلی شہروں میں عکا، حیفا، قیاریہ اور تل ابیب یا قانا شال ہیں۔ باقی کے فلسطینی شہر یا قانا نام اب تل ابیب والا ہے۔ بیت المقدس یا القدس فلسطین کے دارا میں واقع ہے جو مسلمانوں، عیسائیوں اور یہودیوں میں کے نزدیک مقدس ہے۔ دیکھو مشہور شہر اقلیل، ہائس، حنین، رام، القدس، تاصرو، الدار، عیلا، بیت لحم، بکریم، زویہ، بیت جبرین، خان یونس اور مستقار ہیں۔ مستقار جگہ اہل جرہ مستقار لی گئے تھے کا شہر ہے۔ بیت لحم میں حضرت یحییٰ علیہ السلام نے تھے۔ اور رامہ (دیکھو) کے بارے میں کیا جاتا ہے کہ یہ نیا کا قدیم ترین مسطح آبادیہ ہے جو تقریباً 7000 سال سے آباد ہے۔

فلسطین کا حاکم دیا تو قریب 1500 ق م میں نبیل اقلیل، نبیل کرل، جیل تامل اور جیل دقلیل مشہور ہیں۔ یہاں وہی خطے کے کچھ کثرت ہوتے ہیں۔ جنوب کے علاقے میں صحرائے نقب ہے۔ فلسطین کا جنوبی گوشہ صحرا ہے جگہاں ہے جہاں اسرائیلی بندوق دالعات اور تل بندوق، عقبہ کے القاتل واقع ہے۔ کچھ مراد (بحر) بنت اویا کا پختہ ترین مقام ہے جو عالمی سطح پر 1200 ق م سے پہلے ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے طلب کے واسطے فلسطین پہنچے تھے۔ یہاں وہ چلی بیت المقدس پر تھیں۔ پھر صحرائے نقب گئے تھے اور ایک عرصہ بعد فلسطین کو آئے اور بڑا شہر میں قیام فرمایا۔ اس ہجرت کے دوران میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ان کے بعد روئے تاریخی طور پر اور ان کا دار الحکومت عمان بھی فلسطین میں شمار ہے۔

فلسطین میں دو ویں صدی قبل مسیح میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی سلطنت قائم ہوئی تھی جو 930 ق م میں "اسرائیل" اور "یہودہ" دو مملکتوں میں بٹ گئی۔ "اسرائیل" کو 722 ق م میں آشوریوں نے اور "یہودہ" کو 586 ق م میں بخت نصر نے چاہ کر دیا۔ یوں مملکت زباؤں میں فلسطین پر مصری، اخوری، بابل، (پارسی)، ایرانی، یونانی اور رومی حکمران رہے جن کی 634 ق م میں خلافت بنی حضرت عمرؓ کے عہد میں مسلمانوں نے حضرت اوسید بن حرام بن حواری کی قیادت میں فلسطین فتح کر لیا۔ 638، 1187ء کے دوران میں پہلی پہلی بیت المقدس (فلسطین) کا قبضہ رہا۔ 1516ء سے 1917ء تک فلسطین عثمانی ترک سلطنت میں شامل رہا۔ پہلی جنگ عظیم کے دوران میں برطانویوں نے اس پر قبضہ کر لیا اور پھر ایک سرائی کے تحت یہودیوں کو قابض طور پر یہاں آباد کرنے کے آدابہدہ 1780 سال پہلے وہی قبیلہ وینہ رہیں نے جو ان کے رہا تھا۔ آخر کار 1948ء میں مسیحیائی یہودی فلسطین میں اسرائیل کے نام سے اپنی مملکت قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے، لیکن یہی چار نگاہوں میں اسرائیل کو رحمت کے طور سے فلسطین پر قبضہ کر لیا گیا جبکہ 40 لاکھ سے زائد مسلمان، عیسائی یہودیوں نے ہجرت کر دی کے درپے سے ان کے گھر سے نکال دیا، کہ ان میں خلیفہ دوزخ کی ہمرکھ نے پر مجبور ہیں۔

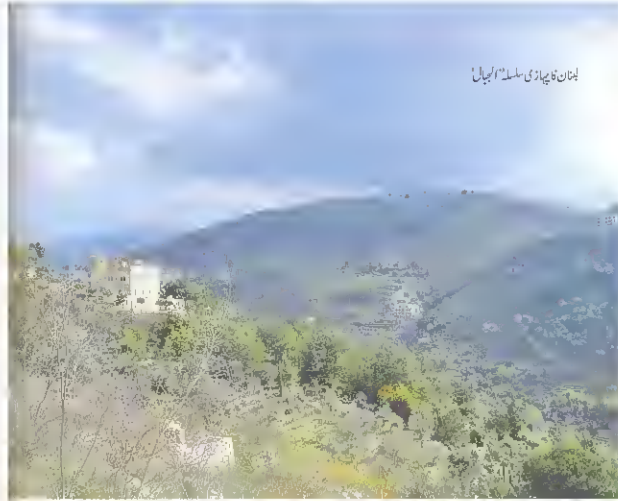
فلسطین کا رقبہ 27 ہزار مربع کلومیٹر ہے۔ آزاد مقام نے نومبر 1947ء میں فلسطین کا 55 فیصد علاقہ ہوا چاہے لاکھ یہودیوں کو دے دیا جبکہ 45 فیصد رقبہ سامریے باز لاکھ فلسطینیوں کے لیے چھوڑا گیا مگر اسرائیل نے 1948ء کی جنگ میں اپنا زبردستی قبضہ 78 فیصد تک بڑھا دیا اور بقیہ 22 فیصد (غرب اردن، مشرقی بیت المقدس، اور مغربی یمن) پر 1967ء کی جنگ میں قبضہ کیا۔ یوں اب پورا فلسطین یہود کے قابضانہ قبضہ میں ہے۔ 1948ء میں اسرائیل نے تل ابیب (یافا) کو دار الحکومت بنایا تھا مگر بیت المقدس (یروشلم) کو دار الحکومت بنا رکھا ہے۔ (المقدس القرآن (11) ص 84، 83)







لبنان کا پہاڑی سلسلہ "اکبیل"



شمال کی طرف بہتا ہے اور (درہائے لیطانی اور) درہائے آردان جنوب کی طرف بہتے ہیں۔ (لیطانی، وہم، مہاس کے پاں مغرب کی طرف نہر، کبیر، روم میں جا کرتا ہے۔)

اس قصبہ کے ساتھ ہی پہاڑ لبنان شرقیہ کا پہاڑی سلسلہ واقع ہے جو حصے کے جنوب سے شروع ہو کر سطح مرتفع حران، حران کی پہاڑیوں اور بیجنہ مرہار کے جنوب میں جبل سمیر کی طرف (طولان) ہوتا چلا گیا ہے۔ یہ سطح مرتفع مشرق میں صحرائے سجادہ (صحرائے غام) کی طرف (طولان) ہوتی چلی گئی ہیں جو عراق اور شام (شوریہ) کے مابین حائل ہے اور دراصل صحرائے عرب ہی کی ایک شاخ ہے۔

سرزمین شام (موجودہ، چوڑے شوریہ، شام، اردن، فلسطین اور لبنان) کے یہ علاقے جس طرح لمبائی میں شمال سے جنوب تک اور چوڑائی میں مشرق سے مغرب تک پھیلے ہوئے تھے اور ان کے درمیان دشوار گزار پہاڑ اور میدان واقع تھے۔ اس طبیعی کیفیت کا اسلامی اور رومی مساکر کی نقل و حرکت پر فتنی ذہنیات پر کبساں اثر پڑتا تھا۔

مسلمانوں کی ترویجیات

جہت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حکم کے مطابق خالد بن ولید رضی اللہ عنہ صحرائے سجادہ (صحرائے غام) کو عراق سے شام کی طرف پار کیا۔ اس میں کئی مسلمانوں کی جدید و متعین اور دائمی جنگی ترویج (تشریف) نظر آتی ہے۔ اسباب شام میں مسلمانوں کے پانچ پیش ایک قیادت میں اکٹھے ہو گئے اور یہاں

شام۔۔۔ ۱۰ بجے تاریخ کے آگے

[illegible][illegible]

یابی کے "نظام" میں اور اس علاقہ میں شامل تمام حوجوب ترکی اور دریا کے فروغ سے۔ اگر کوئی مغرب میں عربی ملک اور دیگر قوم سے جو رہا ہے۔ عرب کے شمال میں جہاں کے ملک سے۔ اس میں ترکی کے سرحدی صوبہ صبیہ، طرس، افسر اور اقلیہ کے دیگر صوبہ شامل تھے۔ بعض مغرب میں سے سورہی امرایش کی پہلی ایک سے کے الفاظ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَٰؤُلَاءِ﴾ سے سارا ملک شامل قطعیں میں اور اس سے۔ سورہ قمر کی آیت: ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَآتَيْنَاهُم مِّنَّا مَالًا مِّنْ قَبْلِهَا﴾ میں عربی صوبہ (گرائی کوئی) اور دیگر صوبہ ملک شامل سے کی گئی ہے۔ صحیح بخاری کی حدیث کے الفاظ: ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَآتَيْنَاهُم مِّنَّا مَالًا مِّنْ قَبْلِهَا﴾ میں عربی صوبہ (گرائی کوئی) سے۔

[illegible]

ہر پیش کے ایک مخصوص محاذ پر لڑنے کا حکم سنا تھا۔ ہو گیا۔ اب ان سب کی توجہ شہر دمشق کے محاصرے اور اسے فتح کرنے پر مرکوز ہو گئی جو خاتم کار دار حکومت تھا اور اس کے اور گرد ایک مضبوط فیصلے نے اسے ایک مضبوط قلعے کی شکل دے دی تھی۔ فیصل کے گرد ایک خندق تھی جو پانی سے بھری رہتی تھی۔ شہر بڑی اپنی ٹانگوں سمیت اس خندق کو سپر آب کرتی تھی، چنانچہ جب دمشق مسلمانوں کے ہاتھوں فتح ہوا تو گویا دایہ تمام کاردار حکومت اور مضبوط ترین قلعہ ان کے قبضے میں آ گیا اور بازنطینیوں کی ہیبت جاتی رہی۔

رومیان کی تدبیرات



فسطاط کی تہ بنائیں

ان معرکوں میں بازنطینی رومیوں کی جنگی تدبیر مسلمانوں کے برعکس تھی۔ قیصر برقل نے ایرانوں کے ساتھ اپنی سابقہ جنگوں میں ایک سبق سیکھا تھا جو یہ تھا کہ خسرو پور نے اپنی افواج شام، مصر، الجزائر، آرمینیا اور اناطولیہ<sup>۱</sup> میں بھیج کر یہ تمام علاقے رومیوں کے زمین لیے تھے، پھر اپنا لشکر فسطاط<sup>۲</sup> کی فیصل کے سامنے لے گیا اور اسے فتح کرنے کی تدبیر کی۔ رومیوں کے لیے صورت حال بڑی گھبرائی۔ جب برقل نے اسے آپ کا بڑا اور مضمون پا کر ایک عجیب چال چلی جس میں کامیابی نے اس کے قدم چھوئے۔ اسے بھی بھیجی قوت

میسر آگئی وہ اس نے تارکی، ایرانوں کا عظیم لشکر فسطاط کی فیصل کے سامنے چھڑا اور اپنی فوج بھڑا اسو کے راستے آرمینیا کے ساحل پہ لے جا آجاری۔ وہاں سے قیصر کی فوج تیزی سے الجزائر اور پھر مصر جز (دست گرد)<sup>۳</sup> کی طرف بڑھی اور خسرو پور کی غیر موجودگی میں اس کے دارالحکومت ہاتھ پر دھاوا بول دیا۔ اس کے اس اعلیٰ تک پہنچنے اور ایرانوں کو پریشان کر دیا اور میدان جنگ میں انھیں شکست ہوئی۔ قیصر نے کمری (خسرو) کے حملات پر قبضہ کر کے اس کی جھوڑوں اور بیڑوں کو گرفتار کر لیا۔ پان کمری کا ہوا وہاں زمین لیں ہو گیا۔ وہاں والوں نے مجبور ہو کر کمری

۱ اناطولیہ: (عربی میں اناطولیہ، انگریزی میں Anatolia) پر کوسٹائی جزیرہ، قسطنطنیہ، ایشیا میں بحیرہ روم کے ساحل پر واقع ہے۔ یہ ممکنہ تاریخ کے 90 قہر سے زیادہ علاقے پر مشتمل ہے۔ اسے اناطولیہ کو نکب (Asia Minor) بھی کہا جاتا ہے۔ اس کو (بحیرہ روم کے علاقہ) بحیرہ اچھن، بحیرہ مرمر، بحیرہ کاسپا اور دریا دانیال اور باغورس کی آٹھائیں نے گھیر رکھا ہے (السنجد، ج۱، الاعلام)۔ اناطولیہ کے مشرق میں آرمینیا، جہاں جینا اور ایران جس اور جنوب مشرق میں شام واقع ہے۔  
۲ فسطاط: (استنبول) ترکی کی یہ بندرگاہ آٹھائیں باغورس کے دوڑن طرف) جنوب اور ایشیا میں واقع ہے۔ 1990ء میں اس کی آبادی 66 لاکھ سے زائد تھی۔  
۳ فسطاط: 453ء سے 1923ء تک سلطنت عثمانیہ (ترکی) کا دارالحکومت رہا۔ راکوں سے پہلے رومیوں کا یہ دارالحکومت Constantinopolis یعنی "شہر فسطاط" کہا جاتا تھا۔ کوئیک قیصر روم فسطاطین اعظم نے 330ء میں اسے نوبائی شہر جوئے (Byzantium) کی جگہ پر کیا تھا جس کی بنیاد ساتویں صدی ق م میں رکھی گئی تھی۔ راکوں (مسلمانوں) نے نوبائی نام eis ten pollin (نوردون شہر) کو اختیار کیا جو اب تک معروف ہے۔ (آکسفورڈ انگلش ڈکشنری 748ء)  
۴ دست گرد (دست گرد) یہ نام دست گرد کی معزب نقل ہے جو بغداد کے شمال مشرق میں دلائی تھی۔ واقع ایک شہر تھا۔ اس کا دور انام، مسعودی پہلی لفظ "دست گرد" سے معزب ہے جو بغداد سے 96 فرسنگ (88 کلومیٹر) دور تھا۔ خسرو پور نے اسے اپنی مستقل قیام گاہ بنالیا تھا۔ اس لیے اس کا نام دست گرد الملک ہو گیا تھا۔  
۵ 628ء میں باغورس نے اسے پاؤ کے کنڈر علاقہ اسلام کی ابتدائی جہز میں وکرو تھا جو ان کا مرکز بن گیا۔ تیسری صدی عری میں یہ ایک خوشحال شہر تھا مگر ساتویں صدی عری میں اس کی رہائی کم ہو گئی اور بھر کی دھت سے آجڑ گیا۔ "دست گرد (دست گرد)" کے کنڈر شہر بان کے جنوب میں 9 میل پر ورہے والا کے باغیچہ طرف دکھائی دیتے ہیں۔ مسلم عہد کے دست گرد کے کنڈر "انکی بغداد" کہا جاتا ہے۔ (اردو واٹر و حارف اسلام: 336,335/9)

کئی دور اس کے مطابق دہائیوں کے تمام علاقے واپس کر دیے، نیز ایرانی فکرمشغلیہ سے بے تکل مرام پلٹ آیا۔  
روم، فارس کی اس مکلفش کے دوران میں شروع شروع میں امویوں کو روپیوں پر جو غلبہ حاصل ہوا تھا، اس کے بارے میں سورۃ روم کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں جن میں ایرانیوں کی فتح پائی کے ذکر کے ساتھ پندرہ سال کے اندر اندر (غزوہ بدر کے موقع پر) ان کی بڑیست کی خبر بھی دی گئی:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
﴿الْقُرْآنُ عَلَّمْتِ الْكُوفَرِ ۖ قُلْ كُنِيَ الْإِنْفِ ۖ وَهُوَ مِنْ بَعْدِ عَقَابِهِمْ سَيَكُونُونَ ۖ قُلْ يَسْمَعُونَ قُلْ لِلَّهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ ۖ وَبِمَنْزِلِ بَعْدُ ۖ وَيُؤْتِيهِمْ لِيُخْرِجَهُمُ الْكُفْرَ ۖ يَتَقَبَضُوا ۖ اللَّهُ ۖ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۖ رَعَى اللَّهُ ۖ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ وَعْدًا وَلَا يُكَلِّمُ الْكَافِرِينَ ۖ﴾

"اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت ہریان بہت نرم کرنے والا ہے۔"  
"اللہ۔ روئی قریب ترین سرزمین (شام و فلسطین) میں مغلوب ہو گئے اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد، چند روزوں میں، جلد ہی غالب ہوں گے، مقتدر اللہ ہی کے لیے ہے، پہلے بھی اور بعد میں بھی۔ اور اس (علیہ والے) دن میں بھی اللہ کی مدد سے (ایسی فتح پر) خوشی ہوں گے، وہ جیسے چاہتا ہے مدد دیتا ہے اور وہ نہایت غالب، بہت نرم کرنے والا ہے۔ (یہ) اللہ کا وعدہ ہے، اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا، کفر لوگ نہیں جانتے۔"

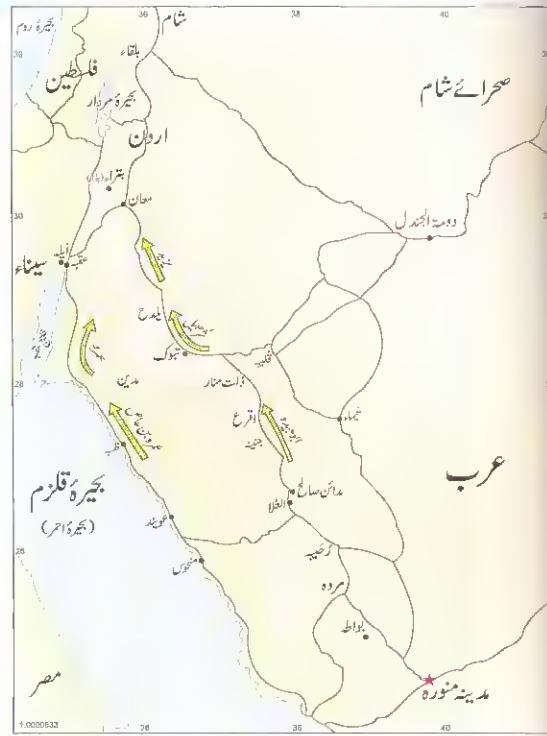
اس جنگی تجربے سے پہلے کوئی حاصل ہوا تھا کہ رستم سے آئے سنا سنئے ٹکرا جانے کی سڑنگی، موزوں نہیں اور موکودہ و مقابلے کی سیاست کو رد ترین سیاست ہے اور کامیابی اسی میں ہے کہ دشمن کے عصب پر اور اگر ممکن ہو تو اس کے مرکز پر ضرب لگائی جائے۔  
لیکن مسلمانوں کی سرزمین اگرچہ قلعوں اور قلعیلوں سے خالی تھی، کیل کا بننے سے نہیں کسی بڑے لشکر کے لیے ممکن تھا کہ وہ عرب کے صحراؤں، پہاڑوں، بے آب و گیاہ وادیوں اور بے نام و نشان زمینوں میں داخل ہونے کی جرأت کرے، چنانچہ رطل اور اس کے چہ سالاروں کے لیے امر نابل تھا کہ وہ اس نوع کی ہم جوئی کا خیال دل میں لائیں۔ مزید برآں ان کے لیے تیرہ قلوب (تجربہ و امر) میں اپنا بڑی بڑا رکنا بھی ممکن نہیں تھا۔  
یوں جزیرہ نما عرب کے دشوار گزار ہونے کے باعث، یہاں سے لشکروں کا نکلا اور ارد گرد کے ممالک پر بلیکار کرنا ممکن تھا مگر اس پر کسی چروٹی لشکر کا حملہ آور ہونا آسان نہیں تھا۔

رومی قیصر، رطل نے اسی لیے مسلمانوں کے مقابلے میں چھوٹے پیمانے پر دیکھی تھی، جنگی یا کبھی اقتدار کی چھی اس سے پہلے خسرو پر ویز کے مقابلے میں بڑے پیمانے پر اقتدار کی تھی۔ اس نے اسلامی عساکر کے خوب میں اپنے پیش پیشیے تاکر مسلمانوں کی وہابی کا راستہ مسدود کر کے ان کے عصب سے ان پر دھاوا بولیں۔

د ۱۱: ۱۱۱۱

۱۔ کجیہ کا تکریم، عظیم افریقہ اور جزیرہ نما عرب کے بائیں اس مندر کو آج کل بحیرہ امریکہ ہیں۔ اس کے مشرق میں سعودی عرب اور کن اہر مغرب میں مصر، سوڈان، لیبی اور اریجہ پادشہ ہیں۔ اریجہ یا اور سوڈان سے متصل انتھوپیا (حبشہ) کا کھلی بند ملک ہے۔ باقی قدیم دور حال میں ۱۹۹۳ تک اریجہ، حبشہ میں شامل رہا۔ (پلس برت نیو، (اردو)، ۳۵، نیوہ وارسلام، لاہور)





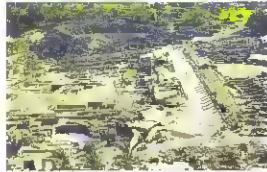


اسلامی سرحدوں کے علاقوں میں



نئے انبادین کے بعد مسلمان دمشق واپس آئے اور پھر ست اس کا محاصرہ کر لیا۔ دریں اثنا ہر قتل نے دس ہزار کا لشکر دمشق کے جنوب میں مرجع الصفر<sup>۱</sup> کی جانب روانہ کیا۔ خالد بن ولید نے فوراً مرجع الصفر کی طرف پیش قدمی کی اور یہاں تک کو شکست فاش دی (۱۶ جمادی الآخرہ ۱3ھ / ۱۵ اگست 634ء) اور پھر دمشق لوٹ گئے۔ اس اثنا میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے 2۶ جمادی الآخرہ 13ھ کی شام وفات پائی اور حضرت مرین قطیب بن ابی صعب غسانیت پر قاتل ہوئے اور انھوں نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی کھال ابوبکر بنی جراح رضی اللہ عنہ کو شام کا سپہ سالار مقرر فرمایا۔

اور اس ہزار روپیوں کی ایک فوج اس روٹی لشکر کی مدد کو آ رہی تھی جو مرجع الصفر میں ہزیمت اٹھانے لگا تھا۔ جب آئے دلی فوج کا شکست خوردہ لشکر سے ملے نہ ہو بلکہ اس کے بڑے انجام کی خبر ملی تو وہ ملک (لبنان) ہی میں رک گئی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اور روانہ کیا۔ وہ ایک کچھ لگن اس دوران میں روٹی جلعن کے راستہ نیسان<sup>۲</sup> کی طرف نکل آئے تھے جہاں برقی نے اپنی روایت کے مطابق جنوب میں ایک نیا لشکر قی کر لیا تھا۔ اس روپوش صورت حال میں مسلمانوں نے اپنے تمام لشکر دیانے اردن کے مشرقی میں قس کے مقام پر اکٹھے کر لیے جو یہاں کے باغیچوں



یہاں (فلسطین)

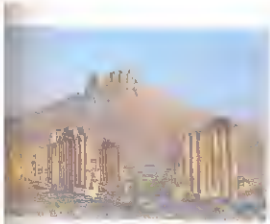
دفع تھا۔ پھر انھوں نے دیا عبور کر کے 80 ہزار روپیوں پر ہلہ بول دی جن کی قیادت نکارہ یس کر رہا تھا۔ ابھر مسلمانوں کی تعداد صرف 30 ہزار تھی مگر انھوں نے اپنے سے تقریباً تین گنا زیادہ لشکر کو شکست فاش دی۔ اس روز تاریخ 28 ذی القعدہ 13ھ / 28 جنوری 635ء تھی۔

اس فتح ملی کے بعد مسلمان دمشق آئے اور محاصرہ پھر شروع ہو گیا۔

پھر اتار (15) و حسب 14ھ 51 ستمبر 635ء) کو دمشق کے دروازے مسلمانوں پر کھل گئے اور شروع ہو گیا۔ اب سردیاں شروع ہو گئی تھیں جو مسلمانوں نے دمشق ہی میں گزار لی تھی کہ وہ سردیوں کا مقام کو پہنچے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تاریخ الاول 15ھ 636ء میں یزید بن

۱۔ مرجع الصفر: اسے مرجع الصفر بھی کہتے ہیں۔ یہ دمشق سے 34.5 کلومیٹر جنوب میں موضع کہوہ کے بعد ایک وسیع مرزوا ہے۔ اس کے مشرق میں باتین و طیب میں کتبہ، مثال میں راکہ اور جنوب میں اربیس اور دریاچہ غانی امتشیاں ہیں۔ اسلام سے قبل یہاں غورستان آباد تھے۔ یہاں 64ھ 631ء میں تیس اور کتبہ قبیلوں کے زمین ملک کر کے چاہا (جس میں ابوکعب کی جیت نے مراد اس میں کی غاضب کی طا لیلی)، پھر یہیں 702ھ 1802ء میں تازان خان قلی اور سلطان مسعود نام ان سرحد میں قتل ہوئے۔ (ارو اور تو معارف اسلام: 411/20)

۲۔ یہاں یہاں اردن میں چھوٹا سا شہر تھا جس کا نام سحرہ تھوٹس سم کی فتح کے بعد تین صدیوں تک یہاں (Belhsan) صحر میں کے قبضے میں رہا۔ یہ یہاں تھوٹس کے علاقے میں شامل تھا۔ یہاں اردن کی اور دار میں یہ تھا تھوٹس (Scythopolis) کے ۲۱ سے اہم شہر تھا۔ 492ھ 1099ء میں اس پر مسیحی فوجوں نے قبضہ کیا۔ 583ھ 1187ء میں معاصرہ الدین نے اسے دوبارہ فتح کیا مگر 614ھ 727ء میں مسلمانوں نے اسے تباہ و تاراج کر دیا۔ شہر کے کھلے سے بھی اسے کاوی ضربہ لگی۔ تاہم کھولہ عہد میں یہ ایک وایت کا صدر مقام بن گیا (ارو اور تو معارف اسلام: 281)۔ ان دنوں یہ شہر قاصب میردین کی ریاست "امرواٹلی" میں شامل ہے اور Bent Shean کہلاتا ہے۔ عہد عہد شہر (دناہ الاخص) میں فیسان کا ذکر آیا ہے۔ فیسان کرمان الاڑی کہا جاتا ہے۔ خود وہی تروہ میں تھی انہاں میں تالی چشمہ چھوٹے پانی کے ذریعہ آب سے اس کا نام فیسان رکھتے ہوئے فرمایا۔ "یہ عہد ہے" پھر اس کا پانی فیضان ہو گیا۔ فیسان تالی اسماعیل اڑی عہد میں، دمشق کی طرف دمشق کے پاس اور صحر شامیخان کے نزدیک بھی واقع ہیں (معجم البلدان: 527/۱)۔ یہاں تین اور دیانے اردن کے درمیان جادہ تری کے جنوب میں واقع ہے۔



بہارِ عربی فلاح بہ اور ایم شہزاد

فی مہمان چنانچہ کوکشن میں، شیشیوں میں حسد پھینکا کہ آریوں میں انہر اندر مونا  
 حاض ہینڈو کوکھلیں میں، ماہر اور دو کھار کھر کے ہمارا وادی بنانا سے  
 مگر کرکھی کی طرف روانہ ہوئے۔ ان کے حقدہ کوکشن کی قیادت خالد  
 میں دلیہ پھینکا کر رہے تھے۔ یہاں تک پہنچا تو وہاں کے روہین سے کوئی  
 راجہ راجست نہ کی کہ 25 مارچ 1915ء کو اسی 71/638 کے لگ بھگ  
 ان شرانہ پٹیل کوئی کٹر نہیں رہے کے لیے ان سے اور دو جگہ چھوڑ کر جانا  
 چاہیں جو ہمارا وادی ارجوا کی تک چاہتے ہیں، تجربہ روہینہ ہفتین چلن میں  
 کوکشن کی طرف سے تھے۔ اس دوران میں اصحاب نے یہ نہ ہی اپنی تھکن  
 ساتھ نہ کر لیے۔

دوسری خبریں درج ذیل ہیں: ایک بڑا لشکر حضرت خاندانِ مبارک کے تعاقب میں شخص سے 30 کلو گرام دھوپ میں جس سے 3 دن کے مقام پر جمع ہو گیا۔ 11 نومبر 1931ء

مسلمانوں کے مقابلے میں مختبر کے دو اور شخص ملے۔ مسلمانوں نے آگ سے بڑھ کر اس کا سامہ کر لیا اور وہ جلد ہی مر گیا۔ 11 نومبر 1931ء

مضامین میں طرح کی خبریں درج ہوئی ہیں، علیحدگی خانی کا 21-22 اگست 1931ء اور 23-24 اگست 1931ء کے ایک جنگ الہامی سے جڑے اور ان کی شرارتوں پر مشتمل

مسلمانوں کے خلاف لکریا، پھر مسلمانوں کے چھاپے اردن سے دوبارے عزرا پر چھانٹے گئے۔ 11 نومبر 1931ء

دوسری خبریں درج ذیل ہیں: ایک بڑا لشکر حضرت خاندانِ مبارک کے تعاقب میں شخص سے 30 کلو گرام دھوپ میں جس سے 3 دن کے مقام پر جمع ہو گیا۔ 11 نومبر 1931ء

مسلمانوں کے مقابلے میں مختبر کے دو اور شخص ملے۔ مسلمانوں نے آگ سے بڑھ کر اس کا سامہ کر لیا اور وہ جلد ہی مر گیا۔ 11 نومبر 1931ء

مضامین میں طرح کی خبریں درج ہوئی ہیں، علیحدگی خانی کا 21-22 اگست 1931ء اور 23-24 اگست 1931ء کے ایک جنگ الہامی سے جڑے اور ان کی شرارتوں پر مشتمل

مسلمانوں کے خلاف لکریا، پھر مسلمانوں کے چھاپے اردن سے دوبارے عزرا پر چھانٹے گئے۔ 11 نومبر 1931ء

2 حوران: مشہور ہے کہ وہیں آتش فشانی تھیں جو عہد قدیم کے ممدوح کی داشت کے لیے منبجور ہی ہے۔ اسلام سے قبل یہاں غسانی حکمران تھے۔  
صوبہ حوران میں اذرق اور قبیح میں (الفسلحہ فیہ) (الاعلام) کے دوران کا مرکز ٹھہرتی ہے۔ اسیر المبرکین کا قمار دہن خانہ کے غلطی میں خلافت کو حوران کا پہلا  
پاکستان (معجم البلدان) 37/2

۱۱ جوہن: آج کل جو سبب الحرام کھلاتا ہے جہاں فتنہ (یعنی منافق) کا گھنڈہ ہے۔ (الحمد فی الاعمال)

۱۔ غزوہ بدر (۱) : یہ ایک تاریخی واقعہ ہے جس نے مسلمانوں کی تاریخ کو بدل دیا۔ یہ ایک ایسا لمحہ تھا جس نے مسلمانوں کی فوج کو ایک نیا رنگ عطا کیا۔ یہ ایک ایسا لمحہ تھا جس نے مسلمانوں کی فوج کو ایک نیا رنگ عطا کیا۔ یہ ایک ایسا لمحہ تھا جس نے مسلمانوں کی فوج کو ایک نیا رنگ عطا کیا۔



حلب: شمالی شام کا یہ تاریخی شہر یو این ڈیوں میں اہلی حلب (Aleppo) کہلاتا ہے۔ یہ فران کے تقریباً 300 کلومیٹر کے فاصلے پر دمشق جانے والی شاہراہ پر واقع ہے۔ اس کی آبادی ۲۵ لاکھ سے زائد ہے۔ عجماء البلدان کے مطابق اس کا ۲۳ صب (۱۱۱۵ء) میں چلے آٹھایا گیا کہ حضرت امام اکرم ہلایاں قیام کے دوران میں بنیڈ فرمایاں، یہاں کرسٹے اور ۱۱۵۰ھ قیوں میں ہانت دینے چھ تپ غزراء، "حلب" کاہتے مع ہو چاتے تھے۔ حلب کے قلعے میں آج بھی ۱۱ مقامات حضرت امام اکرم ہلایاں سے منسوب چیں جن کی زیارت کی جاتی ہے۔ قائد حلب میں ایک متعلق میں حضرت بنیڈی عزا ذکر کیا جاتے کے مرکا ایک حدیث میں ہے۔ حلب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بیڈیڈ کے باقیوں میں ہاں۔ (معجم البلدان: 2/284-282)

عسیٰ کو حلب کی طرف روانہ کیا، پھر انھیں دایمن ٹھانےجا تا کہ امیر و امینین عمر بیڈیڈ کے حکم پر عمل کرسٹے ہوئے وہ اپنی تمام افواج ایک جگہ اکٹھی کرلیں، لیڈا ابیبیہ و بیڈیڈ جن میں قہر گئے اور خاندان غزراء ہلایاں ۱۱۵۰ھ/ جولائی 636ء میں دمشق لوٹ آئے۔

روسیوں کی سب سے بڑی بٹھار

دوسری طرف برقی نے اپنے خید کا سب سے بڑا لشکر جمع کرلیا تھا۔ وہ قلعہ اقوم پر مشتمل اس ہم خطیر سے مسلمانوں پر دھاوا بڑھانا چاہتا تھا۔ اس سورت حال میں مسلمانوں نے یہ سٹے کیا کہ ہلایاں کو کرکی بیڈیڈ مقام پر ڈکن سے بچھ آؤر دلی کریں۔ اور ردی لشکر قہر میں کو پیچھے چھوڑ کر حبلیک آچلیا۔ اس کے بعد وہ بیڈیڈ نے دمشق کی طرف مسلمانوں کا قبا قبہ نہیں کیا بلکہ وہ میدان بنانا سے کڑ کر خولہ کی طرف چلے آئے۔

مسلمانوں نے عیسویں کیا کر دلی آگے بڑھ کر ان کا محاصرے میں لینا اور ان کی داجی کا راستہ قلع کرنا چاہتے چیں عیسویں کہ انھوں نے فلسطین کے اسماوی قہر کا راستہ مسلمانوں کے دیگر عساکر سے کاٹ دیا تھا۔ یہ دیکھ کر مسلمانوں نے دمشق سے جنوب کو پیش قدمی کی اور جابیہ کے مقام پر عمرو بن عاص بیڈیڈ بھی اپنے لشکر سمیت ان سے آگے گئے۔ اس دوران میں ردی فوج بنانا سے جابیہ کی طرف بڑھی تو مسلمان پیچھے ہٹ کر دریائے فرات کے کنارے ادرعات کی طرف چلے

۱۔ یوں: شام (اور فلسطین) کے وہاں ۱۱۵۰ھ کو کھلا جاتے چیں۔ ایک حوالہ میں ہر طرف میں کے دایمن ہے اور دوسرا حوالہ (جو یہاں نہ گور ہے) اپنا اس (شام) اور سیر (لبنان) کے درمیان واقع ایک (فلسطینی) علاقہ ہے جہاں حادثہ حلب نے عجماء ملک بن مردان کے عید میں کوٹ کا دعویٰ کیا تھا۔ اسے اندھ کو دمشق لایا گیا جہاں عجماء ملک کے ہم سے اسے توی وسد ملی (معجم البلدان: 2/323-324)۔ شائع حوالہ (اسرائیلی بیڈیڈ فلسطین) نے جو یہ میں نہیں جارا۔ (بحر افق نگاروں کے مطابق فلسطین کی گئیں) واقع ہے جو ہر اسے اردن سے پانی سے بنی ہے اور جس کے چاروں طرف آسمانوں سے بھری ودلی ابیبی ہیں (اور دوازدہ صوارف اسلام: 730/5)۔ جانی ودلی اردن کی ان ودلی زمینوں (مصححات) کو ۱985ء میں (اسرائیلیوں نے) قتل کا شت دایا۔ (اسعد فی الاسلام)

۲۔ دوا (آؤر جاست): یہ شام کے صوبہ حوران یا دوا کا صوبہ قتا ہے۔ اس میں ازرق اور بنی کے اضلاع ہیں۔ یہاں چوٹی اور ردی دوا کے ۱۰۰۰ سٹے چیں (اسعد فی الاسلام، ص: 278)۔ پائل کا "امروکی" جو آج کل دوا (دوا) کے نام سے مشہور ہے، دمشق سے ۱08 کلومیٹر جنوب میں ہے۔ عید قہم میں یہ افریاس، یوڈائیوں، اہلوی اور مردیوں کے گزیر تھیں۔ 6۱3ء میں انیڈوں نے اسے تاراج کیا۔ 2۰۰۰ھ میں بیڈی قیڈ طوقاٹا کو گورہ سک ۱۱۵۰ھ گیا تو انھوں نے سکیں اپنے ہم بدہوں کے پانی چلائی۔ بیڈیڈ واقع کا راسے "قہر بڑا ڈی انیڈا" کہتے چیں۔ مملو اور فلسطین کے نوٹے میں ادرعات شائع شاپ کا صوبہ قتا اور دوا بھد وشن کا ایک حد قتا۔ ان دونوں دوا، دمشق شام، ریڈ، اٹلی پر انیم نکلتی ہے۔ (فرہ وائر صوارف اسلام، ص: 277/2)

غزراء: فلس اشتہار جات اسلام (عربی) کے قہر 63۵ھ میں قورعات کو غزراء کے اردن کے مقام پر لایا گیا ہے جو تا کی ادرعات اور ازرق میں شائع مشاہدے کے باعث ہا ہے۔ ازرق: چھ چھ ہرما شاپ (ہ کے) یا میں طرف ادرعات سے تقریباً 35 کلومیٹر شمال میں واقع ہے اس کے چھین کے لیے دیکھیے المجلس العلما، منتخبہ ابداء، بیروت۔

آئے۔ اب رومی مصنفین<sup>1</sup> کے مغرب سے گزر کر وہ ایمپب<sup>2</sup> تک آئے پہنچے۔ اس روز تاریخ 21 جمادی الاول 15ھ / 30 جولائی 636ء تھی۔ درجیش حالات میں حضرت خالد بن ولیدؓ نے حضرت ابوسعیدؓ و جنتنا سے درخواست کی کہ لشکر کی کمان ان کے سپرد کر دی جائے تو انھوں نے قیادت خالد بن ولیدؓ کو سونپ دی۔ اب رومی اپنے لشکر کا دریا کے رقبہ اور دیائے عمان اور دیائے نموک کے درمیان لے آئے۔ مسلمانوں نے ان کا پہنچنا قبول کیا اور اپنا لشکر ان کے مقابل لے گئے اور ان کے نکلنے کا راستہ بند کر دیا۔ خالد بن ولیدؓ کی قیادت میں 33 ہزار مسلمان 2 لاکھ روہیں اور ان کے مددگاروں کے خلاف بحریہ کے راہ سے جن کا سپہ سالار ہالان تھا۔ خالد بن ولیدؓ نے روہیں کے لشکر کثیم کے چنگے پھرا دیے (5 ربیع 15ھ / 13 اگست 636ء)۔ اس کے بعد روہیں کے قدم شام میں نہ جم سکے اور وہ مسلمانوں سے شکست پر شکست کھاتے چلے گئے۔

ابن ہذاں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ جنتنا عراق میں معرکہ قادسیہ لڑنے کی تباہی کر رہے تھے، لہذا امیر المومنین عمر فاروقؓ نے حضرت ابوسعیدؓ کو لڑا کہ کھاکر پیش عراق واپس گئی دی جائے، چنانچہ صرخ الفلح کے مقام سے 8 ہزار مجاہد عراق روانہ ہو گئے۔ اس دوران میں حضرت خالد بن ولیدؓ شمس اور ارض شام کے دیگر علاقے دوبارہ فتح کرنے میں مصروف ہو گئے۔

دشمن میں امیر صرا کر ابوسعیدؓ نے شام کے مختلف علاقوں پر امر و مقرر کر دیے۔ یہ بن ابی اسحاق اور ان کے ہمراہ معاویہؓ علیہ السلامی علاقوں صیدا و<sup>3</sup>

نابلس اور اس کا قریب 10 میل دور نیپولس (Flavia Neapolis) سے باختر ہے۔ بعد ازاں قدیم کے مطابق اس شہر کا ویشر شیم (Shechem) تھا جو مشرق کی طرف یا مذہبی موجودہ کا اس کے کل وقوع پر آباد تھا۔ نابلس ایک ہی شہر تھا جو باہلی میں واقع ہے۔ یہاں ایک عمارت میں جو 85 کاؤن بنا یا جاتا ہے۔ بائیس یہودیوں کی عبادت گاہ کے بعد یسوع مسیح (Samaritan) لوگوں کے علاقے میں واقع تھا جو بعد میں (قدیم اسرائیل کا) اپنے تخت بن گیا اور انھوں نے گورن ہائی پیراکی پر بیت المقدس (دیکھ لیٹائی) کے مقابلے میں اپنا ایک معبد تعمیر کر لیا۔ ویشپانین (Vespasian) رومی کے قبضے میں یہ شہر تخت لوگ بنائی خدا دی میں مل ہوئے۔ پھر سیاحت کے فارغ ہونے کے بعد شام آگئے قائم ہوئی۔ بازنطینی حکمران دین (474ء تا 491ء) نے یہودیوں کو رزم سے نکال کر وہاں ایک گرجا تعمیر کر لیا۔ پھر مسیحین نے انھیں شہر پر دعویٰ کیا اور ان کے جنگل سار کر دیے۔ بہت سے یہودی یہاں ہجرت کر گئے اور باقی آمد نے یہاں کی طرف قبول کر لیا۔ یسوع مسیح 1200ء کے دورے سے بہت جلد چلی گئی، پھر پھر اس کے بعد میں یہ شہر مستقل طور پر مسلمانوں کے قبضے میں آ گیا۔ طبری (تقریر 712) بعد نکالی مینا عیہ کے خاتمے پر بائیس مملکت اردن کا صدر لارہ بنا کر جون 1967ء کی جنگ سے پہلے اسرائیل کے قبضے میں ہے۔ (اور دائرہ حاضہ 1967ء) نابلس کے دور ایک پہاڑ کے پار سے اس کے پار ہے کہ یہاں آدم بن 80 نے (اللہ کے حضور میں) کھڑے کیا خدا ایک اور پہاڑ کے مقابلے میں ہود کا مقبرہ دے کر اس کو راجہ کر لیا۔ اسے اپنے بیٹے کو کوٹن کیا تھا اور وہ (فدا طور پر) اپنی جگہ کو کوٹن قرار دیتے ہیں (معاذ اللہ زنج اللہ آسمانی حفظہ ہیں)۔ سامری یہودی اس پہاڑ کی طرف مندر کے قریب رہتے ہیں۔ نابلس کی بہت سے امام اور مفتی رہے، ان کے استاد راہبہ رحمن احمد دلی المعروف ابن بابلی مشہور ہوئے تھیں 363ء میں مصر کے شہر کی مکران اور عجم لعل ابن اللہ نے اس طرح غریب کیا کہ ان کی کمال آثار گریں میں بخش پھرا اور اسے تولی پر افلاک۔ (معجم البلدان: 248/5)

1۔ ضہنین یا ضہنان: یہ دمشق کے قریب حران کے اہل تبار کی علاقے میں ہے اور دمشق سے دور طریق پر واقع ہے (معجم البلدان: 437/3)۔ ضہنین و دمشق اور شام اور پھر بڑا وسط میں واقع ہے۔

2۔ یا یزید: یہ حران کی ایک شہر ہے۔ حضرت ابوبکرؓ کو اللہ نے یہاں اپنا مکان بنا لیا، پھر ان کے پاؤں کی فکر سے پھر جاری ہوا اور انھوں ان کی قبر ہے۔ (معجم البلدان: 489/2)

3۔ ضہر امان: یہ لبنان کی دیکھا اور صوبہ بیروتی لبنان کا صدر مقام ہے۔ قدیم زمانے میں اسے سیدان (Sidon) کہتے تھے۔ یہ جہازوں کا مشہور جہاز متصرفوں نے بدھ میں اور پھر میں صمدی قیام کے دوران پھر روم یا ایک کھائی سلطنت قائم کی تھی، پھر اعرابی، باہلی اور ایرانی فاتحین اس پر قابض رہے۔ 333 ق م میں اسکندر اعظم نے اسے فتح کیا۔ 1281 تا 1111ء مسیحیوں اور مسلمانوں کے مابین متنازع و ملہ بندیوں کے، قصہ آخر و آخر میں جانی کے بعد میں صیدا نے دینی ترقی کی 1737ء کے دورے لے لے اس وقت کہ وہاں ان دنوں صیدا کی آبادی 10 لاکھ سے زیادہ ہے (اللسجد فی الاعلام)۔ صیدا، بیروت کے مغرب میں تقریباً 400 کلومیٹر دور ہے۔

فرق<sup>1</sup>، پینٹل<sup>2</sup> اور پروٹ کی فتح پر مامور ہوئے۔ عمرو بن عاص جلاوطن فلسطین میں داخل ہو کر شہر طیبہ<sup>3</sup>، جنابلس، لوز<sup>4</sup>، بعلثی<sup>5</sup>، عسلا<sup>6</sup>، بیت جبرین<sup>7</sup> اور ریح (غزوہ کی پی)<sup>8</sup> کے بعد ونگر سے فتح کر لیے۔ تاہم مقدس اور مقدس دیہ کی فتح میں یوحنا ۲۰ خیر ہوئی۔ شرمیلیا جلاوطن آرونٹ آئے اور اسے آسانی سے فتح کر لیا۔ عمرو ابو حیدر جلاوطنے قس کا رخ کیا۔ ان کے مقدمہ الجیش کے سالار خالد بن ولید جلاوطنے۔ فتح قس کے بعد

- ۱ حرثہ، شہابی لبنان کے مطلع مقام میں ایک کسب ہے۔ حرثہ روئی نگران اسکندرو نیس (208 و 235 و) کی پائے پیدائش ہے۔ (السنحدہ فی الاعلام)
- ۲ پینٹل، شمالی لبنان کا یہ شہر یا نجرین، بڑا دیہ قس میں انتیاجاں سے فیلوس (Byblos) کے نام سے آ پائی گیا۔ یہاں قس، ایچا کا مندر تھا۔ یونانی اور رومی دور میں یہاں اونیوس دیچا کی پیدائنی رہی۔ رومی عید کا انکی تھیز اور صلیبی دور کا کنگی گچا شہر ہیں۔ آ پائی ۱۵ ہزار سے لڑا دے۔ (السنحدہ فی الاعلام)
- ۳ شہر طیبہ (مسلمہ د) فلسطین کا قدیم شہر مسلمہ 880 ق م کے قلمبک آباد رہا۔ یہ آس دور کی مکتف امرائیل (عربی فلسطین) کا دارالحکومت تھا۔ ہیروڈس (Herod) نے اسے اوسر زعفر کر لیا اور اس کا نام شہر رکھا۔ اب اس کے کنڈر قس طے ہیں (السنحدہ فی الاعلام: 288)۔ قدیم مسلمہ با تا دوس کا نام یوزا (یوزی یا یسلا) ہے، رومی نگران آکسوس کے ۱۶۰۰ میں بدل کر یہ قہ اور اس کا مرقی نام صلیب ہے۔ وہی ۱۱۱ کے اختتام پر بڑا چینی شہر بنائیں گے آئے تارہ پر کیا۔ یہاں صلیبی ۱۱۱ کے ۵۰۰ عمارت کے گنڈر اب تک موجود ہیں۔ عمارت اللہ بن ابی نع نے ۱۱84 میں صلیب پر طے کرنا کچن کس کے شپ نے 80 مسلم قبیلہ کے کریم بچا لیا۔ آخر کا 1۱87، میں امالی پہ سالار مسلم اللہ بن کریم اللہ بن کریم نے اسے فتح کر لیا۔ (دور و آثار، معارف اسلام: 703/110)
- ۴ لوز، بیت المقدس کے پاس ایک شہر ہے جس کے دور سے پینٹلی لوزی مریم ہار پال کولی کر کے (معجم البلدان: 45/5)۔ لوز فلسطین میں پلا (اسی) کے جنوب مشرق میں ایک شہر ہے۔ عید مسیح میں اسے "لوز" اور بعد نامہ چوہ میں "لوز" (Lydda) کہا گیا ہے۔ سکلی ۱۱۱ میں یہ ایک اسقف کا مرکز اور جٹ ہار جٹ کی حوزہ مرق کے طے مرقہ پھر عید "لی" لوزی فلسطین مسلمان بن عید اللہ کا دارالحکومت بنی، دارالحکومت میں اس پر مکت زو پائی اور 1271، میں مغلوں کے انھوں پلا دیا دیا گیا (دور و آثار، معارف اسلام: 63/2/18)۔ ان لوز لوز امرائیل نشانے کا اہم مرکز ہے۔
- ۵ قس، عید کے پاس ایک شہر ہے۔ یہاں ایک شہر ہے جس کے قس قس کتب ہیں کہ مایہ ویرہ جلاوطن کی قبر ہے، اور کس کے ذیل میں عید اللہ بن مسد بن ابی مریم جلاوطن کا دفن ہے (معجم البلدان: 428/15)۔ ان کی قبر نے پلاس اور مہوس وغیرہ کی جگہ کے ساتھ قس کے بجائے قس کی فتح کا کر کیا ہے جو کہ مسلمان کے طے میں دشمن کے باقت ایک شہر ہے۔ (الکامل فی التاریخ: 347/2، ص 2)
- ۶ عسلا، بیت المقدس کے پاس ایک شہر ہے۔ یہاں کتب جلاوطن نے اپنے بارہ شاگردوں (عماروں) سے ۵۰۰ سال کی جی۔ 639، میں عاملین عسلا کی دبا کبلی جس نے فلسطین میں 28 ہزار لڑائیوں کی جان لی جن میں ابو حیدر بن جراح اور ابو بن ابی سفیان قاتل بھی تھے (السنحدہ فی الاعلام)۔ تاہم قدیم کو قس (Emmaus) بیت المقدس کے کوئی 10 میل کے فاصلے پر تھا۔ وہی عید میں بائیک مانی سلطنت کا صدر مقام، کچن ۴ ف م میں کچر ہے۔ اسے آگ لگا دی۔ اس ۱۱۱ میں انکی مرکز کے طور پر اس کی جگہ پینٹل "لوز" نے اور بعد اس "مرزا" نے لے لی۔ صلیبی کچن کے کہ وہاں میں عید اللہ بن مسد بن ابی اللہ کا دفن ابلی اور لوزی رک دم کے درمیان ہے۔ یہاں عسلا قس کچن میں چلا گیا تھا۔ (دور و آثار، معارف اسلام: 293/2-14) (کنز: 74)
- ۷ بیت جبرین، یہ شہر بیت المقدس اور غزہ کے درمیان واقع ہے۔ جب صلاح اللہ بن ابی نے بیت المقدس فرنگیوں کے قبضے سے چھڑا لیا بیت جبرین کا قہر مسما کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ بیت جبرین اور صفدان کے درمیان داہنی شہر ہے جاس ایک قبیلہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کا قہر کیا تھا۔ یہ قہ جبرین بھی کہتے ہیں (معجم البلدان: 519/1)۔ بیت جبرین کو کچن ۱۱۱ سے بیت جبرین لکھی گیا جاتا ہے۔ بیت المقدس کے جنوب مغرب میں ہے۔ تاہم وہی اس کا نام بیت جبرین ہے۔ 1134، میں صلیبی ہمارا دن لے لے باطل چا کر دیا اور پھر یہاں ایک قہر لکھی۔ صلاح اللہ بن ابی نے 853 ھ 1۱87 میں اسے دوبارہ فتح کیا۔ یہی قہ لکھی گئی تھی۔ چاے قس اس مقام کو قہ لکھی گیا ہے جو سورہ 2۱: 63 (سورہ 21) میں بیان ہوا ہے۔ (دور و آثار، معارف اسلام: 193/2/5)
- ۸ ریح، لوز یا قس قس کی غزہ ۶۹ قبل از مسیح میں یہاں سے گنگتان (سورہ 2۱: 63) کو سورہ چا جاتا ہے۔ ان دنوں یہ کسب کتب کے (عید) اور چا ہے لکھی۔ مقدس اس کا ذکر ہوا، چا جت مسجد اور مرقوں ۱۰ طے شری طیبیت سے کرتا ہے (معجم البلدان: 95/4/3)۔ فلسطین کا یہ شہر غزہ کی پٹی (فغان غزہ) کے جنوب میں، جت (مصر) کی حد پر، کچر ورم کے نزدیک واقع ہے۔ آ پائی 50 ہزار (سے لاکھ) ہے۔ یہاں قدیم تاریخ کی کتب کچن لکھی گئی۔ (السنحدہ فی الاعلام)

القدس (بیت المقدس) کی فتح ۱۵۱۷ء ۱۵۱۷ مئی ۶37ء میں سلطان کے ساتھ مکمل ہوئی اور سلطان امیر المومنین عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) اس مقصد بیت المقدس منظر انبیا<sup>2</sup> کے مآبینہ سے پایا۔ اس کے بعد قیصر روس کی فتح شمال ۱۵۱۷ء ۱۵17 اکتوبر 637ء میں مکمل ہوئی۔

[illegible][illegible]

اس دور تصویر میں مسجد اقصیٰ اور اس کا اصل مرکزی گنبد نمایاں ہے اور اس کے عقب میں منبر کی چوڑی بائیں طرف نظر آ رہا ہے جسے عام طور پر مسجد اقصیٰ کہا جاتا ہے۔ اس سے  
 جداگانی دور ہو جاتی ہے جو طغیانات و جرائم کی اس روش کے باعث عام ہے کہ مشرقی مسجد اقصیٰ پر ہوتا ہے اور ساتھ تصویر میں منبر کی گنبد کی لگاؤ کی جاتی ہے جبکہ ہر  
 مسلمان کے لیے مسجد اقصیٰ کی گنبد کی جگہ نمایاں ضروری ہے کہ نہ کہ یہ وہ دھماکی کا میلہ یا یہ چاہتا ہے کہ مسلمان مسجد اقصیٰ کو بھول ہی جائیں۔





شام کی جنگوں سے پہلے مسلمانوں کی فوجی کارروائیاں (سنہ 634ء تا 634ء)



### معرکہ اجنادین

(ہجرت 27، تہامی الاول 13ھ، 29 جولائی 634ء)

نصف صفر (26 ربیع الاول 13ھ / 30 مئی 634ء) کے بعد مسلمانوں نے دمشق کا محاصرہ کر لیا تھا جس میں خالد بن ولیدؓ، عتبات اور ابیہہ بن جراحؓ کی افواج شامل تھیں جبکہ غزیمیل بن حذافہؓ، بصری بن حبشہؓ، ذوالے رجبہؓ اور یزید بن ابی سفیانؓ جتنے بھگتاہ میں اور عمرو بن عاصؓ جتنے غزیمیل میں تھے۔ اس دوران میں خبریں ملیں کہ رومی سپہ سالار، رودان ایک لشکر عظیم کے ساتھ غزیمیل علاقہ کی طرف بڑھ رہا ہے جس کے پاس بصری میں صرف 7 ہزار کھانہ ہیں جبکہ 70 ہزار کا ایک اور رومی لشکر بالائی فلسطین میں فوجیں قدمی کر رہے ہوئے اجنادین آن پہنچا ہے۔ اس رومی فوج کی قیادت عمار بن ابی رومیوں کے ہاتھ عرب قبائل بڑی تعداد میں ان سے آئے ہیں۔ ابھر رودان محض سے روانہ ہو کر، اہلک، عصفہ اور طبرہ جاتے ہوئے وہاں کے اردن عبور کر کے غزیمیل علاقہ کی فوج پر حملہ کرنے والا ہے۔

خالد بن ولیدؓ نے غزیمیل علاقہ، یزید بن ابی سفیانؓ، عتبات اور عمرو بن عاصؓ جتنے کو کھٹا کھٹا کر دہ اجنادین (فلسطین) میں ان سے آلیس، چناچہ غزیمیل، عتبات، رودان کے بصری بن حبشہ سے پہلے وہاں سے چلے آئے۔ یوں اب تمام اسلامی سپاہیں عتبات اور رومی لشکر اجنادین کی طرف بڑھ رہے تھے۔ اجنادین کوئی شہر یا قصبہ نہیں تھا، یہ صرف راستوں کا سنگم تھا جس کی طرف رومی چلے آ رہے تھے۔ ان کی فوجی ایک لاکھ سے زیادہ تھی۔ ابھر مسلمانوں کے لشکر جن کی مجموعی تعداد 33 ہزار تھی، ان سے پہلے اجنادین پہنچ گئے۔

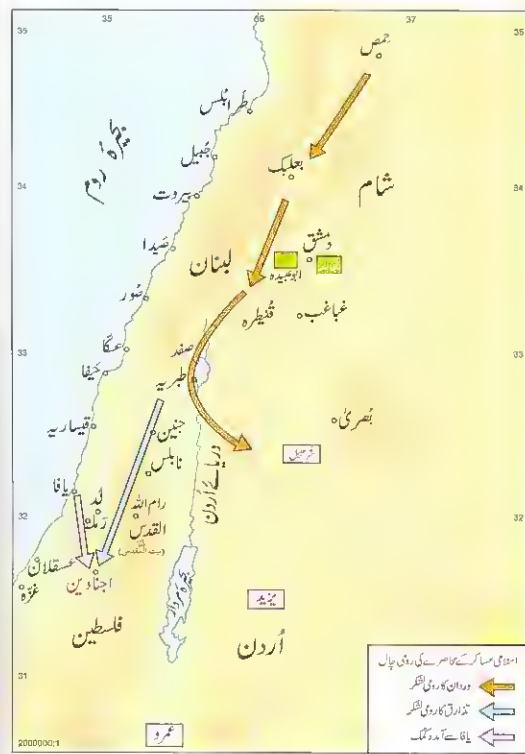
رومیان نے مسلمانوں کے پیچھے ہٹ کر دھماکا بول کر لڑائی کا آغاز کیا۔ مسلمان ثابت قدم رہے تو کئی چلے گئے، پھر انھوں نے اسلامی بھروسہ دیا کہ اگرچہ وہاں کے رومیوں کو ہرنا کام ہو کر بیچھے بنا پڑا، پھر انھوں نے مسلمانوں پر شدید حیرانگیزی شروع کر دی تو حضرت خالد بن ولیدؓ کی قیادت میں مسلمانوں نے دشمن کے تمام لشکر پر بل بوتہ پر رومی اس لشکر کی تاب نہ لا کر شکست کھا گئے اور کئی گروہوں میں بٹ کر بیت المقدس، قیساریہ، دمشق اور حمص کی طرف بھاگ نکلے۔

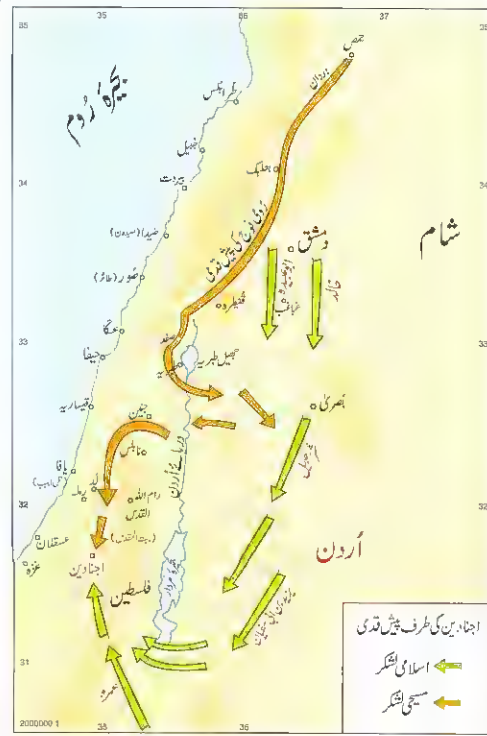


شہر فلسطین کا طبرہ صفر

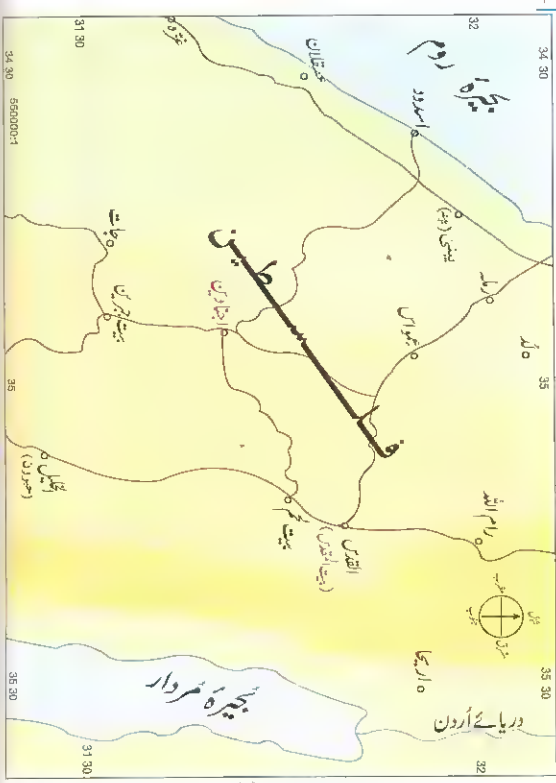
اس لڑائی میں مسلمانوں نے 3 ہزار رومی قتل کیے اور ان کے کیمپ کا تمام مال و اسباب مسلمانوں کے ہاتھ لگا۔ خالدؓ نے عمار بن عمارؓ، جمنہجی کے ہاتھ فتح کی خبر حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خدمت میں بھیجی۔ پھر مسلمانوں نے لوٹ کر دمشق کا رخ کرے۔ اسے محاصرہ کر لیا جسے وہ پہلے فتح نہیں کر سکے تھے۔

۱۔ صفورہ یہ مکان کے شرق میں بالائی عجل کے علاقے میں ایک قصبہ ہے۔ یہاں ایک مسیحی کھٹے کے آ رہے ہیں۔ آہلک 25 ہزار ہے (المحدث فی الاموال)۔ صفورہ (Zafar) (شام) کو مکتا سے ملنے والی مرکز پر تقریباً ۱۵۰ میل پورے کے شمال میں واقع ہے۔ (المجلس السعوی العربیہ دہ والدعالم، ص: 43)



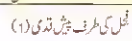


معرکۂ اجنادین (2)  
اسلامی اور یہودی عساکر کی پیش قدمی





معز کے اجنادین کے بعد معاصرہ و مشق



### معرکہ فتل نیسان

(بروز 20 ذی قعدہ 13ھ / 23 جنوری 635ء)

جنگِ اُمتادین کے بعد نام میں چاہرین کی تعداد 32 ہزار تھی۔ ان میں سے 5300 قسطنطین میں عربوں کا محاصرہ اور عثمانی فوج کی قیادت میں تھے۔ باقی 28700 سرگزئی ابو عبیدہ، خالد بن ولید اور یزید بن ابی سفیان فوج کے سربراہ و مشق چلے آئے تھے اور وہ بارہ اس کا محاصرہ کر رہا تھا۔ اور خطا کہہ سے قیصر پرتگس نے 40 ہزار فوج روانہ کی۔ جس اور ملک سے عرب بھیجی اس میں شامل ہوتے گئے حتیٰ کہ مدنی فوج کی تعداد 20 ہزار ہو گئی۔ علاوہ ان کے فوج (قسطنطین) سے آئے دالی فوج نے سال میں نام پر اکثر کمرچ انی ناصر کے راستے چیران کا زور کیا۔ اس دوران میں ابو عبیدہ فوج نے خالد بن ولید فوج کو 5 ہزار عجمائیں کے ساتھ ملک کی طرف بھیجا۔ جب انہیں علم ہوا کہ مدنی چیران کی طرف نکل گئے ہیں تو وہ مشق اور آئے۔ پھر حضرت خالد بن ولید فوج مقدمہ انجوش کے سربراہ عمرو اور عثمانی فوج کی طرف چلے گئے۔ وہ سب آئے سے ان سے اور حضرت ابو عبیدہ فوج ان کے پیچھے چلے آئے۔ باقی عجمائیں نے یزید بن ابی سفیان فوج کی قیادت میں دمشق کا محاصرہ جاری رکھا۔ اس اثنا میں مدنی چیران میں کچھ ہو چکے تھے اور مسلمانوں نے فتل میں آن اجماع کیا۔ وہیں نے جاوت مدنی کے کارسہ قورڈ دیے جس سے ان کے اور مسلمانوں نے بائیں زمین پانی میں ڈوب کر مدنی لشکر کے لیے دھاتی آؤ بن گئی، یزید مدنیوں کی اس سے فوجیں بھیجی تھیں کہ مسلمانوں کو انکار کرنا پڑے اور اس دوران میں مدنیوں کو وہ تک پہنچ جائے جو پرتگس نے پیچھے سے روانہ کی تھی۔ مدنی لشکر کا سپہ سالار سکالار جس فوج سے عرب مدنیوں "سکالار" کہتے ہیں۔ سکالار جس نے ایک راستہ مسلمانوں پر چھاپے مارنے کا ارادہ کیا جبکہ وہ فتل میں اپنے پراکاش میں سے ہوئے ہوں، چنانچہ وہ اپنا پیش لیے کا اتنی کہ وہ دلدلی علاقے میں پہنچ گیا مگر وہ نہیں جانتا تھا کہ مسلمان نصف بندہ ہو کر آگے بڑھ رہے ہیں۔ ان کا مقدمہ انجوش خالد بن ولید کے ماتحت تھا اس میں نام ترگز سوار تھے۔ یہ نہ معاذ بن جبل فوج اور بصرہ پر باشم بن حیدر فوج تھے۔ چارہ فوج کے سالار مسیح بن زید فوج تھے۔ گھڑ سوار تین گروہوں میں آگے ہوئے جن کی قیادت خالد بن ولید، جس بن مسیرہ اور مسرہ بن مسروق فوج کر رہے تھے، ان کے پیچھے مسیح بن زید فوج، بصرہ فوج فوج اور پھر باشم فوج تھے۔

مسلمانوں نے درباغے اردن عبور کیا۔ اور مدنی بڑے چلے آ رہے تھے اور وہ گھٹتے گھٹتے کہ مسلمان سوئے ہوئے تھے کہ جی کہ چاک فوجوں نے مسلمانوں کو اپنے سامنے چوکس چلی۔ وہیں نے گھڑ سوار کی میں مسلمانوں کی برتری موطا خاطر رکھی تھی کیونکہ وہیں کے گورے مسلمان

۱۔ جاوت مدنی اسے ان دنوں "سیر جاوہ" کہتے ہیں۔ درباغے اردن کی یہ میدان مدنی میدان چیران میں واقع ہے (المسعودی، احوال العرب، دہلی، جاوت کے سرے پشیم جاوت کاں کاؤں آباد تھا جس کا یہ نام اس لیے پڑا کہ اس کے قریب حضرت داؤد علیہ السلام نے جاوت کو قتل کیا تھا۔ مسیحی، دہلی، کاؤں علاقے کو تخبیا (Tubania) کہتے ہیں۔ یمن جاوت 25 رمضان 635ھ / 31 ستمبر 1260ء کی اس جنگ کے لیے مشہور ہے جس میں تخبیا فوج کی ذمہ قیادت منقل لشکر کو فوج مصر نے سلطان الملک مظفر طغرل کی سپہ سالاری میں شکست دینی جبکہ برادل فوج کا سرکنگر بصرہ بنی (اردن) و بصرہ و بصرہ اسلام ہے (397,396/2-14)

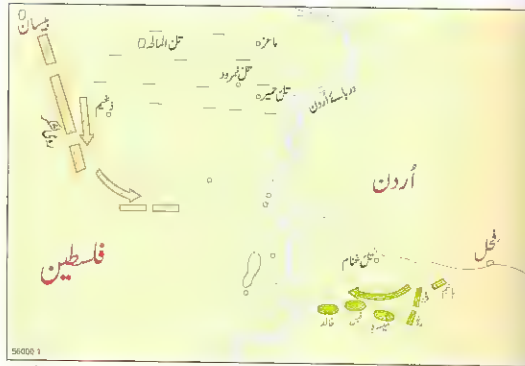


رومیوں کی جہازان آمد



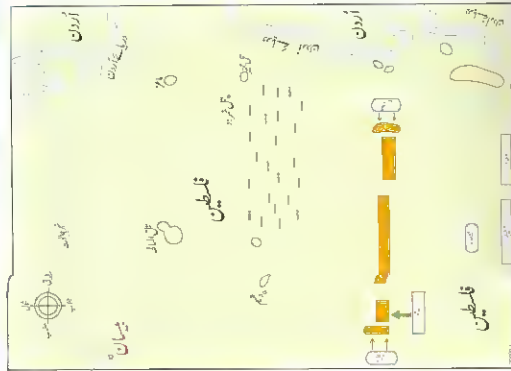


معركة فحل بيسان (1)



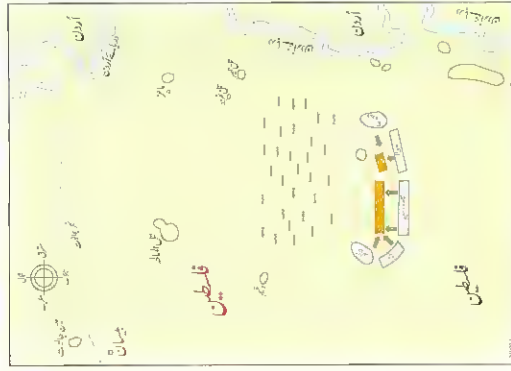
معمر کے قتل میمان (Z) فریقین میدان جنگ کی طرف گامزن





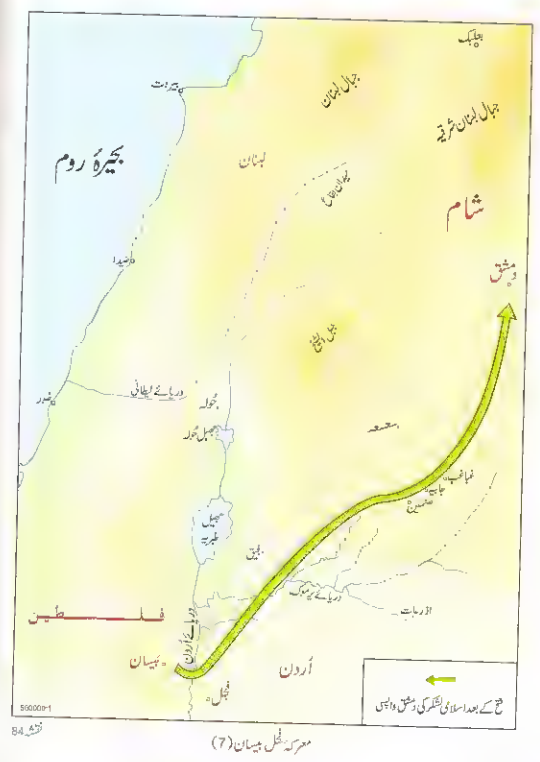
موقعہ فلسطین (5)

دریہ مصر و دریہ فلسطین کا منہ ہے۔



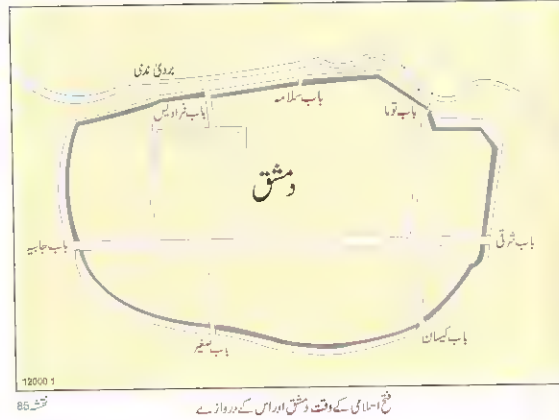
موقعہ فلسطین (6)

اس کا تعلق ہے دریہ کا منہ کئی طرف سے گزرتا ہے۔

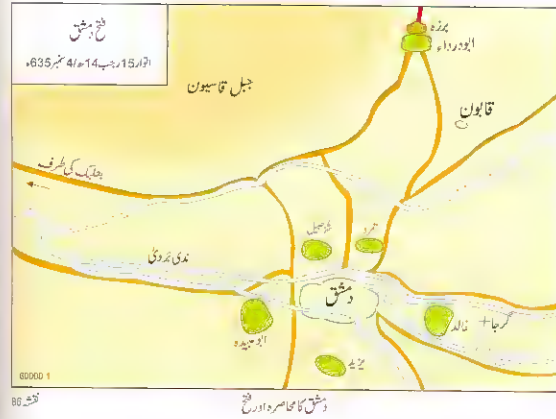


گھڑسواروں کے آگے نہیں بڑھتے تھے چنانچہ ان کے گھڑسوار دسے نکلے تو ان کے ہمراہ 50 ہتھیار بے ہنگام تھے۔ انھوں نے اپنا رمالہ بستی گھڑسوار اپنے قلاب کی صف اول میں رکھے تھے۔ ہر گھڑسوار کے ایک طرف ایک تیر انداز اور دوسری طرف ایک نیزہ بردار ایثار مددگار موجود تھا اور ان کے پیچھے پیل فوج کی صفیں تھیں۔

گوڈیا رامیوں کی صف بندی میں صرف سینہ، قلاب اور کمرہ تھے جبکہ مسلمانوں نے اپنے گھڑسوار اپنی پیل فوج کے آگے رکھے تھے (نقشہ 80)۔ خالد بن ولید جنگلاؤں کی صورت حال دیکھ کر بھڑکے کہ وہ اپنے گھڑسواروں کو عام مسئلے میں استعمال کرنے کے بجائے ٹھنڈا رکنا چاہتے ہیں، لہذا انھوں نے مسلم گھڑسواروں کے ساتھ رامیوں کی پیل فوج کے پہلوؤں پر حملہ کر دیا جہاں دشمن کے گھڑسوار موجود نہیں تھے (نقشہ 81)۔ اس روٹیوں کو اپنے پہلوؤں کی گھرا لایا ہوئی تو وہ اپنے گھڑسواروں کی پیل فوج کے دفاع کے لیے پہلوؤں میں لے آئے جن کے ساتھ اسب پیادہ دو گناڑیں تھے۔ پس اوپر وقتاً بیک وقت آگنی جس سے رومی پہلو بچی کر رہے تھے۔ یہ دیکھ کر خالد جنگلاؤں نے اپنے گھڑسواروں کے ساتھ دشمن کے رمالہ پر حملہ کر دیا (نقشہ 82)۔ ادھر ابو عبیدہ جنگلاؤں نے رامیوں کی پیادہ فوج پر دھاوا کیا اور ان کے ساتھ ہمسرا بن کر رومی کے گھڑسوار بھی تھے۔ (نقشہ 83)



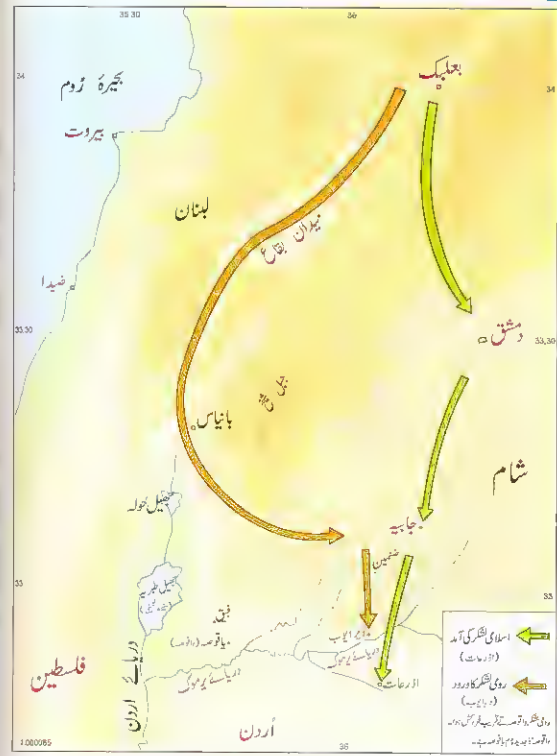
مسلمان روپیوں کے چابی دھتوں کا معایا کرنے سے فارغ ہونے تو انھوں نے دشمن کے قلب پر بلغار کر دی تھی کہ اس کے قدم اکبر گئے۔ اس دوران میں رات چھا گئی۔ روپی فوج مشقی سبھی اپنے پیچھے واقع دلدل میں جا بکھسی۔ مسلمان انہیں اس اتفاق میں پڑنے دیکھ کر خوش ہوئے اور ان پر تیروں کی بارش کر دی۔ سپ سالار سکھارچس اور اس کے ساتھ 10 ہزار روپی مارے گئے اور باقی شام کے مختلف علاقوں کی طرف بھاگ نکلے۔ یہاں روپی آہوں کے سر پر علاقوں پر مسلمانوں کا تسلط قائم ہو گیا۔ وہاں کے وہاں کے دشمنوں نے قلعوں کے دروازے مسلمانوں پر کھول دیے اور ان کا حمل کر لی۔ یہاں کی فوج کے بعد مسلمانوں نے ایک بار پھر دشمن کا محاصرہ کر لیا۔ آخر کار ماہ ستمبر 15 اور دسمبر 14 کو دشمن فوج ہٹ گیا۔



[illegible]

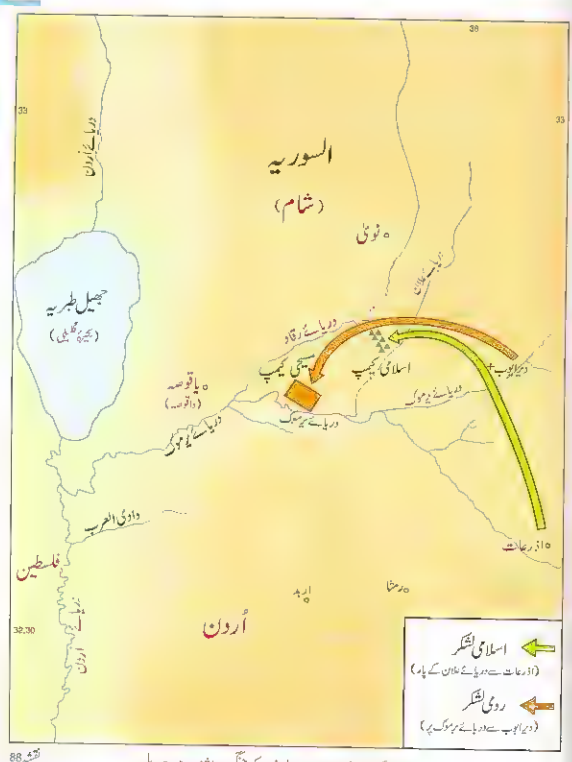
A photograph of the Al-Farooq Mosque in Baghdad, Iraq. The mosque is a large, modern building with a prominent minaret on the right side. The minaret has a spiral design and a small dome at the top. The main entrance is a large, arched doorway. The building is surrounded by a low wall and some trees. The sky is clear and blue.

چاہے شہر کا پرانا خطرہ ہو اور



محضرۃ مہجرت (۱) مسلمانوں کو گھیرنے کی رومی کوشش





معجزہ ۲: ۲۰۱۳ء (2) رومیوں اور مسلمانوں کی جنگی پوزیشنوں میں تبدیلی

مظہر سوار و تیر انداز دستہ ان کے متنب کی حفاظت کر رہے تھے حتیٰ کہ وہ اذرعات پہنچ گئے۔ اس دوران میں مدنی ویرایوب آن پہنچے۔ اس روز تارنچ 21 جمادی الآخرہ 15ھ/ 31 جولائی 836ء قحی اور مغل کا دن تھا۔ (تقدت: 87 برصمک 1)

اس دوران میں باہان کو پرقل کا خط پہنچا کہ مدنی لشکر کی ایسی کئی جگہ قیام کرے جو ہمارے کے لیے تنگ ہو تا کہ ان کی عددی اکثریت ان کے لیے مفید ثابت ہو اور ان کے فوجی فرار نہ ہونے پائیں، چنانچہ انھوں نے اپنی چھانڈنی دریائے یرموک کے کنارے رنقاہ اور خان ثانی خویاں کے درمیان منتقل کر لی۔ بہت کڑی رفتار مدنی روہیوں کے پیچھے بکٹی تھی، اسی طرح دریائے یرموک کا پاٹ بھی گہرا تھا۔ یہ روہیوں کی کم فوجی تھی کہ انھوں نے گہری خویاں سے گھرے اس میدان کو قدرتی دفاع خیال کیا جو کہ پیچھے سے ان کی حفاظت کرے گا۔ ادھر خالد بن ولید نے ویرایوب پہنچ کر اسماعی لشکر کو روہیوں کے راستے پہ ڈالا اور علان غوی پار کر کے لہجی تگہ پڑا دیا کہ دشمن کے فرار کا بھی راستہ بند ہو گیا۔ یہ واقعہ کا دن تھا (25 جمادی الآخرہ 15ھ/ 4 اگست 836ء)۔ (تقدت: 88 برصمک 2)

حضرت خالد بن ولید نے اپنی فوج کو دوبارہ ترتیب دیا اور اسے میمنہ، تلب اور میسرہ میں تقسیم کیا۔ فوج کے یہ تینوں اہم حصے گھڑ سوار دستوں پر مشتمل تھے۔ روہیوں نے صلب بندی بھی اسی طرح کی تھی۔ ان کے میمنہ کا سالار رائن قناطر (Baccinar) تھا اور اس کے ہمارے تیراز بھی تھا۔ ان کے میسرہ کی قیادت درمبار کر رہا تھا۔ شمالی غزنی قبائل کے 12 ہزار جنگجو ان کے مقدمہ انگیز میں تھے جن کا سالار جبیل بن امیم تھا۔ اسی گیارہ میں مسلمانوں کو غزنی کی کشتی جن دم جنگ پھیلنے لگا اور اسے دیکھتے ہیں، چنانچہ انھوں نے رات اپنی صفیں درست کرنے میں کواڑی۔

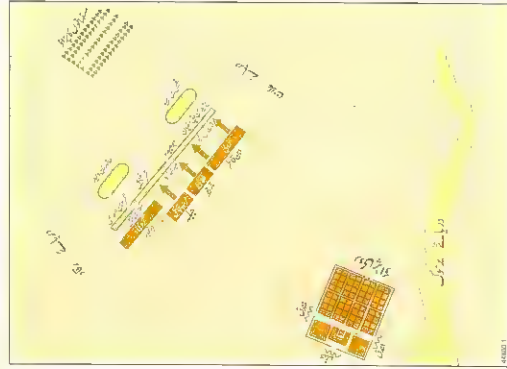
باہان نے جو (5 رجب 15ھ/ 13 اگست 836ء) کو اپنا لشکر آگے بڑھایا۔ مدنی لشکر میں 20 صفیں تھیں، 80 ہزار گھڑ سوار تھے اور ایک لاکھ 20 ہزار پیادے تھے۔ سات کلینٹر سے زیادہ لمبائی میں پھیلا یہ لشکر سیلاب کی طرح اڑھٹا آگے بڑھا۔ ان کی اس پیش رفت میں مدعی کی کرن تھی۔ انھوں نے صلیبیں اٹھا رکھی تھیں۔ لشکر کے ہمارے اعلیٰ اور پیادہ کی بھی تھے جہاں جوش دلا رہے تھے۔ 30 ہزار پیادہ میں سے ہر اس کی ٹولی نے اپنے آپ کو ایک دوسرے کے ساتھ زنجیروں سے باندھ رکھا تھا تا کہ وہ فرار نہ ہو سکیں اور آرتنگ ہاتھ قدم رہیں۔

لشکر اسلام کی غنائمیں ملیوں کے پیچھے اونچی جگہ پر تھیں۔ مسلمان گھڑ سوار لشکر کے آگے تین صفوں میں ایستادہ تھے۔ حضرت خالد بن ولید نے دیکھا کہ ان کے گھڑ سوار اپنی عددی اقلیت کے باعث شاید روہیوں کے شدید حملے کے آگے ٹھہر نہ سکیں، لہذا انھیں دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ نصف اپنی قیادت میں لشکر اسلام کے میمنہ کے پیچھے رہ گئے اور نصف حصہ بن ہبیرہ کی قیادت میں میسرہ کے پیچھے قیامات کیے، نیز ابوبکر بن ولید کی قیادت میں تین سو چالیس تین تلب کے پیچھے بھیج دیے تا کہ لشکر اسلام کا عقب محفوظ اور قوی ہو اور ان کے بدلے میں سعید بن زید جینڈ کو تلب میں تعینات کیا۔

خالد بن ولید کی حریفی شکست عملی

چاہا کہ اسلام کے ہر سالار حضرت خالد بن ولید جینڈ کی جنگی تھکھٹ مٹی کے اہم پہلو یہ تھے:

- ① روہیوں کے حملے کے سامنے مسلمانوں کی طاقت کے مطابق انھیں ثابت قدم رکھا جائے۔
- ② جنگ شروع ہوتے ہی ایسا ہو سکا ہے کہ مسلمانوں کی صفیں روہیوں کی بڑھتی ہوئی فوج کو روکنے سے عاجز آجائیں اور ثابت قدم نہ ہو سکیں، لہذا دشمن کی صفوں کو منتشر اور تیز کر کے کشتی کی جائے، خواہ اس میں مسلمانوں کا کچھ جانی نقصان ہی کیوں نہ ہو۔
- ③ چنانچہ مسلمان گھڑ سوار با دینیکہ کے ساتھ اپنے میمنہ کو میسرہ کے پیچھے سے گزریں کہ روہیوں کے تیسروں میمنہ پر چڑھوں سے ٹھنڈا ہو رہوں گے۔



حفزت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی جین جنگیں بڑی مشکل تھیں، یعنی جنگ اُحد، جنگ عترباہ، (معرکہ یرموہ) اور جنگ یرموک۔ ان تینوں جنگوں میں خالد ہارنے اپنے سے بڑے دشمن کی حملوں کو درہم برہم کرنے کے لئے کاغذ کار کیا تاکہ ان پر اپنی تک پہنچ مار کر ان کے قدم اکھڑا دیں۔ یرموک میں رومی مصر و ملے جس کی قیادت دھنیا کر رہا تھا، اسلامی مہم پر شدید دباؤ ڈالا جس کی قیادت معاویہ بن جندل رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھی اور اس میں قبیلہ لؤ، مدیج، جعفر، موت، بکیر اور خولان کے مجاہدین برسرِ پیکار تھے۔ مسلمان ہجرتِ قدم و سہ اور انہوں نے کھواہوں کے خوب ہار ہار کھائے تھے اور رومیوں کا ہم خیال بن کر حملہ آور ہوا جبکہ باپان ان کے ایک حصے کو پیچھے سے چھوڑ کر اہم کر رہا تھا۔ رومیوں کے دباؤ سے مصر کے مجاہدین قلب کی طرف ہٹے۔ تھے تھے کہ بعض پڑاؤ (مستکر) کی طرف پلٹ گئے۔ پھر جب کفار کے مقابلے میں تھے رہنے کی پکار بلند ہوئی تو دولت آنے اور اپنی اُن جگہوں پر، جن سے وہ پناہ ہوتے تھے، دوبارہ لوٹ گئے۔ اور حملہ آور رومیوں کی تعداد بڑھتی گئی تھی کہ 20 ہزار رومی کھڑا ہوا اسلامی مہم کے پیچھے جا کر ان کے پڑاؤ میں گھس گئے۔

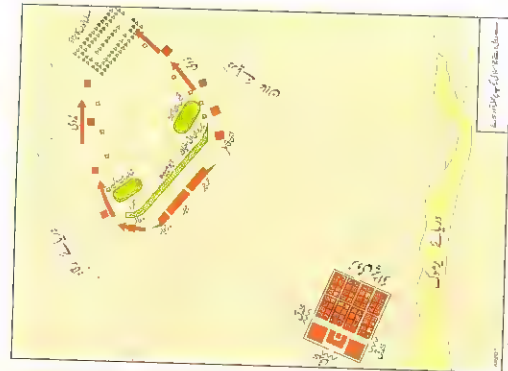
اسی طرح رومی مہم ازن قاطر کی قیادت میں اسلامی میسرہ پر حملہ آور ہوا تھا جس میں کائنات، قیس، نسیم، ہذام، نضیم، نقاشہ اور غامط کے مجاہدین شامل تھے۔ اسلامی میسرہ قلب کی طرف سٹ گیا۔ اسی دوران میں رومی مہم کے کھڑا ہوا رملہت جیڑی سے اپنے میسرہ کی طرح اسلامی لشکر کاؤ (مستکر) پر حملہ آور ہوئے تو مسلم خواہین نے جھول کی پٹھان مار مار کر انہیں پیچھے دھکیل دیا۔

اسلامی قبیل کا قلب کھنگ سالم رہا تھا جس کے قائد سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور ان کے پیچھے ابوبکر، ابی بکر، 300 مجاہدین شریک جنگ تھے۔

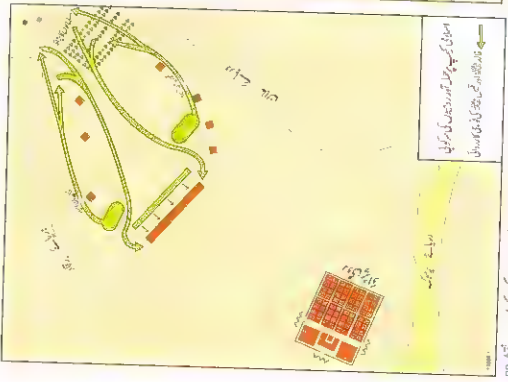
اب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جس نے میسرہ کے کھڑا ہوا حرکت میں آئے اور ان رومیوں پر فوٹ پڑے جو اسلامی لشکر کاؤ پر حملہ آور ہوئے تھے (نفس 92 یرموک 6)۔ مسلمانوں نے انہیں لشکر کاؤ کے باہر گھیر لیا اور ان کا یہ حملہ اس قدر اچانک اور زوردار تھا کہ ان ہزار رومی آٹا کا موسم کے گھمٹات آتے گئے اور پانی فراہم کر مسلمانوں کے پیروں کی آؤ پینے ہوئے میدانِ جنگ سے باہر چلے گئے۔ مسلمانوں نے ان کا حلقہ کیا تھی کہ وہ زور لگی گئے۔ اسی طرح رومی کھڑا ہوا مسلمانوں کے تنگ کی تاب نہ لا کر اچانک میدانِ جنگ سے ہٹا چلے گئے اور وہ مجاہدین کے ہاتھوں مارے یا فرار ہو جاتے رہے۔ اس دوران میں خالد رضی اللہ عنہ اور قیس رضی اللہ عنہ کھڑا ہوا روم کے ساتھ میدانِ جنگ میں لوٹ آئے اور آتے ہی دشمن پر فوٹ پڑے۔ رومی فوج نے دیکھا کہ ان کے کھڑا ہوا روم کی فوجوں کے بعد دیگرے راستہ کرتے ہوئے میدانِ جنگ سے نکل جاتی ہیں اور پھر ان کے ہجائے مسلم کھڑا ہوا لوٹ کر آتے ہیں جو ان پر فوٹ پڑے ہیں اور انہیں نقصان پہنچاتے ہیں۔ اس تجربہ خیز چال کو تکنیکی افسانیت کی اصطلاح میں صدمہ قاتل کہتے ہیں۔ اس صورت حال میں رومیوں کے حوصلے ٹوٹ گئے اور مسلمانوں نے دشمن کے خیمے لگاتے ہوئے ان پر اجتماعی دھاوا بھاری رومی حمہ دیکر بھاگ گئے۔ راویوں کا کہنا ہے۔

”وہ یوں بھاگے جیسے ان پر کوئی عمارت پڑی ہو جبکہ مسلمان انہیں وقار دہی اور دیرینے یرموک کے حکم کی طرف دیکھتے اور گراستے چلے گئے جو انتہائی گہرائی میں تھا۔ دیکھو وہیں میں بندھے ہوئے سپاہیوں کی وجہ سے رومیوں کی مشکلات بڑھ گئیں، چٹا چٹا مسلمان اور چٹائی سے ان پر فوٹ پڑے اور دشمنوں کے پھٹنے لگا دیئے۔“

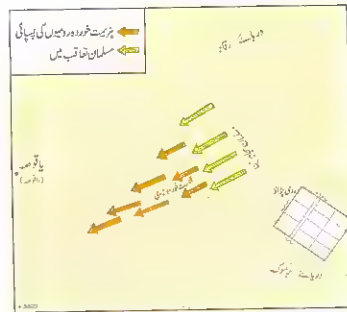
راویوں کے اعزاز سے کے مطابق رومی مہم لین کی تعداد ایک لاکھ تھی بڑی جگہ بڑی لڑائی میں مرنے والے سپاہی ان کے علاوہ تھے۔ یہ قال دات پھر جاری رہا تھی کہ کچھ ہوئی اور میدانِ جنگ میں رومیوں کی لاشوں کے سوا کچھ نہ رہا جب مسلمان مغرور رومیوں کے خائبہ میں نکل گئے۔



شہر پلٹسکی ج (5) دریاں چھوٹاؤں کے پائوٹر



شہر پلٹسکی ج (6) اسٹریٹ پائوٹر کے دریاں



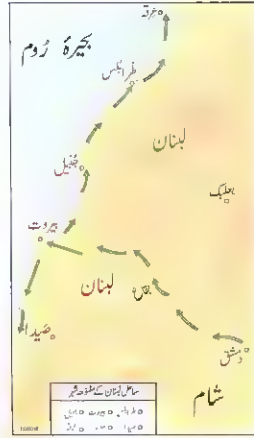
مسلمان فوج کا پہلا سفر (7) روٹی ویتوں کی ہڑت و پہاڑی اور چائی

جنگ برصغیر کی خصوصیات

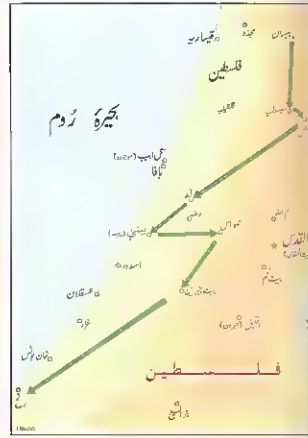
1. اس معرکہ میں، باطل کے درجن ذلیل پہلو سامنے آتے ہیں:
2. حضرت خالد بن ولیدؓ نے اپنے عہد کے بہتر اور ثابت قدمی کا تقاضا کیا تھا جس پر انھوں نے ایک کہا۔
3. خالد بن ولیدؓ نے اپنا ہر ایک گھوڑے کو ایک شامدار اور ہر گھوڑے میں بدلتے اور دشمن کو دھماکا دینے اور گھوڑے سے دو چار کرنے کے لیے محفوظ فوج (دروہدوں) پر انحصار کیا اور اس مقصد کے لیے اپنے تمام گھوڑوں سے ریزرو رکھے۔
4. ایک تیز اور بڑے حملے میں خود بخود رہ جاتی ہے، لہذا خالد بن ولیدؓ نے انھیں اپنا حملہ رو میں لے کر ان کی طرف سے ہوتا کہ وہ اپنے گھوڑوں سے (کیرلری) جنگ میں حسب خواہش استعمال کر سکیں، چنانچہ آٹھ ہزار میں انھوں نے دو تہائی جنگ لڑی، مگر مناسب وقت پر چار ماہ جنگ کی طرف آ گئے۔
5. یہ جنگی نظریہ تیسری صدی ہجری (اٹھویں صدی عیسوی میں کلاؤنڈ کا نظریہ کہلا گیا)۔
6. خالد بن ولیدؓ نے جنگ کا پانچواں پلٹنے کے لیے روٹی ویتوں کو بغیر فوج سے دو چار کیا۔
7. یہ نظریہ چودھویں صدی ہجری (تیسری صدی عیسوی میں لڈل ہارٹ کا نظریہ کہلا گیا)۔

1. کارل فون کلاؤنڈ (1760-1831ء) (Prussia) نے اس کا نظریہ سامانہ فوج کا چھپاؤ آف، مثلاً اور دیگر جملہ جملہ اس نے جنگی مسئلے کی کتاب "33 دن" اور دیگر کتب میں لکھی۔ (2. کلاؤنڈ کا نظریہ (کلاؤنڈ کا نظریہ) (3. کلاؤنڈ کا نظریہ (کلاؤنڈ کا نظریہ) (4. کلاؤنڈ کا نظریہ (کلاؤنڈ کا نظریہ) (5. کلاؤنڈ کا نظریہ (کلاؤنڈ کا نظریہ) (6. کلاؤنڈ کا نظریہ (کلاؤنڈ کا نظریہ) (7. کلاؤنڈ کا نظریہ (کلاؤنڈ کا نظریہ)

جب نصر پرنس کو جواہر کیس میں منعم خزاں اپنے لشکر کی بڑت کا علم ہوا تو اس نے بے اختیار کہا:  
 ”اے شام! تجھے چھائی پانے والے کا سلام  
 تجھے اورداع کہنے والے کا سلام کیونکہ دکھائی نہیں دیتا کہ وہ بھی لوٹ کر میری طرف آئے گا۔  
 کوئی روی بھی میری طرف نہیں لوٹے گا مگر ذرتے ہوئے۔  
 اے شام! تجھ پر سلام  
 کتنا اچھا ہے یہ ملک جو دشمن کے ہاتھ لگے ہے!“

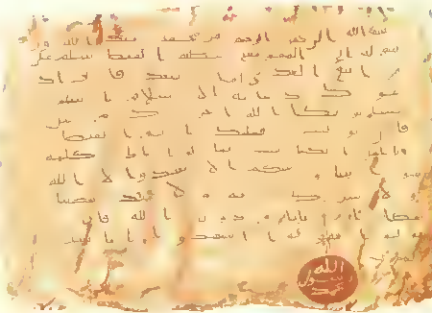


نقشہ 94 دمشق سے ساحل شام (لبنان) کی توحات



نقشہ 95 فلسطین سے رمیوں کا علاقہ

نبی ﷺ کا نام مبارک بنام مقولس (شاہ مصر)



بسم الله الرحمن الرحيم، من محمد عبد الله ورسوله إلى المقولس عظيم  
القبض سلام على من اتبع الهدى، أما بعد: فإني أدعوك دعابة الإسلام أسلم  
نسلم بؤلك الله أجرك مرتين فإن توليت فعليك إثم القبط وبا أهل الكتاب  
نعالوا إلى كلمة سواء بيننا ألا تعبدوا إلا الله ولا تشركوا به ولا يتخذ بعضنا  
بعضاً أرباباً من دون الله فإن تولوا فقولوا اشهدوا بأنا مسلمون.



اللہ کے نام سے (خروج) جو نہایت صبر و ایمان، بہت دم کرنے والا ہے۔

اللہ کے بندہ اور اس کے رسول محمد (ﷺ) کی طرف سے متفقہ شہادۂ قبیلہ کے نام

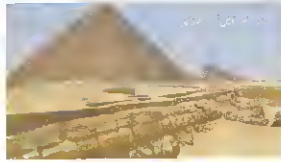
جس نے جاہلیت کی پہرہ کی آس پر سلام ہوا امانت:

پس میں تمہیں حکومت اسلام، بنا دوں۔ تم اسلام لے آؤ ساری جہاں میں رہو گے، اللہ تمہیں دینا دے گا۔ لیکن اگر تم نے حق سے  
مردم و قبیلوں کے اسلام نہ لائے گا، تم پر ہوگا۔ اور اسے اہل کتاب اللہ کی بات کی طرف آؤ جو دینا دے (اور تمہارے)  
درمیان کیساں (مسلمہ) ہے کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ہم (اور تم) میں سے کوئی  
کسی کو اللہ کے سوا اپنا رب نہ بنائے۔ پھر اگر اہل کتاب نہ مانیں تو (اے مسلمان!) تم ایمان کرو کہ سب لوگ گواہ ہو جائیں کہ ہم  
بہر حال مسلمان ہیں۔





## مصر پر ہونی حملے



تاریخ کے مختلف ادوار میں مصر میں تین سے قریب جنگیں لڑی گئیں جن میں پہلی جنگ یکوس<sup>1</sup> تھی، پھر لیبیا والوں کا حملہ، سائونائی کا حملہ، سحاب، انتز ندون<sup>2</sup> اور اشوری پال<sup>3</sup> کے حملے، بنت نصر<sup>4</sup> کا حملہ، کمبوچ (Cambyse) بن کووش کا حملہ<sup>5</sup>، ایرانیوں کا دوسرا حملہ، سکندر مقدونی (سکندر اعظم)<sup>6</sup> کا حملہ، رومیوں کا تسلط، پھر ایرانی حملہ اور پھر رومی قبضہ<sup>7</sup>۔ مسلمانوں کے ہاتھوں فتح مصر،

- 1 یکوس (چند ایسے بادشاہ) مابقی اسل سے تھے اور چوبیسویں مصری شاہی خاندان کے زمانے میں قسطنطنیہ سے مصر پہنچے تھے۔ یہی ایک سب سے پہلے سکندریہ مصر لے گئے۔ حضرت یوسفؑ اور بنی اسرائیل یکوس دور کی میں مسیح پہنچے۔ 1580 ق م میں یکوس کو مصر سے نکال دیا گیا۔ (انسائیکلو پیڈیا تارخ عالم: 4039/2)
- 2 انتز ندون شاہ اشور سحاب کا بیٹا اور بانی تھا (669-626 ق م)۔ تھا جس نے پائل کی سترے سرے سے تعمیر کی۔ اس نے مصر پر حملہ کیا اور 677 ق م میں مائیس پر قبضہ کر لیا۔ (المحدث فی اذاعہ لام)
- 3 سائونائی (یا "سرجان") 111 ق م سحاب اور اشوری پال سلطنت اشور پر (Assyria) کے دوسرے درباروں کے تکران تھے جو تینویں (عراق) میں دوسری خرابی ق م کے اوائل میں قائم ہوئی۔ اشور کی حکومت کا پہلا 933 ق م میں اور دوسرا اور 745 ق م میں شروع ہوا تھا۔ اشوری پال نے سربوں، مائیسوں اور کلدانیوں کے خلاف کامیاب لڑائیاں لڑیں۔ 626 ق م میں اشوری سلطنت کا ختم ہوا۔ (انسائیکلو پیڈیا تارخ عالم: 4847/2)
- 4 نبضت نصر (Nebuchadnezzar) پائل (عراق) کا بادشاہ (605 ق م-561 ق م) تھا۔ اس نے مصر پر حملہ کیا اور 586 ق م میں یوذا پر فتح کیا۔ بیت المقدس کو تباہ کیا اور آخری ایک ایک (یہودوں کو گرفتار کر کے پائل لے آیا۔ (آکسفورڈ انگلش ڈکشنری انسائیکلو پیڈیا تارخ عالم: 471/2)
- 5 ایرانی کی تاشق سلطنت کے بانی سائوس (کمرباش) کے بیٹے کمبوچ (Cambyse) نے 325 ق م میں مصر فتح کیا اور اس کے معبد اور مندر مساز کر دیے۔ (ارو دو دائرہ المعارف اسلام: 186/2، انسائیکلو پیڈیا تارخ عالم: 73/2)
- 6 شاہ مقدونیہ فیلیپس (Philip) دوم 336 ق م میں مارا گیا تو اس کا بیٹا سکندر سوم تخت نشین ہوا۔ 334 ق م میں وہ یونان سے نکلا اور ایرانیوں کو کرتی کس (ایطالیہ) اور روس کی جنگوں میں شکست دے کر تاشق فتح کرتا ہوا مصر پر حملہ آور ہوا۔ 332 ق م میں اس نے مصر فتح کیا۔ پھر ایران پر فتح حاصل کی اور جنگ ارمینا میں شاہ ایران ہارام کو آخری شکست دی۔ فتح ایران کے بعد سکندر نے اپنا (افغانستان) اور ترکستان فتح کیا، پھر یوڈا پر لے گیا جس تک ہندوستان کا علاقہ فتح کرنے کے بعد افریقہ پر اس نے 323 ق م میں پائل میں 30 ہفت پائی۔ اس نے مشرقی دنیا میں اپنے نام سے 25 سے خیر آباد کیے۔
- 7 رومی حملہ آور جو یس بیزر کے ہاتھوں 48 ق م میں اسکندریہ کی کتب خانہ جلا دیا۔ مصر کی تکران ملک تھوکلہرہ کے مرنے پر جو یس بیزر کے بانی تھے آگسٹس آکیلیان نے مصر پر قبضہ کر کے اسے رومی سلطنت کا حصہ بنا دیا۔ چوتھی صدی عیسوی کے وسط میں رومیوں کے ساتھ مصر بھی عیسائیت کا علاقہ بن گیا۔ 616ء میں ایرانیوں نے مصر فتح کر لیا اور 628ء تک اس پر قابض رہے اور کسری (خسرو پرویز) کی شکست پر مصر پر دوبارہ ایرانی (رومی) سلطنت کا حصہ بن گیا۔

صلیبی حکمران اموری کا حملہ اس کا دوسرا صلیبی حملہ جان ڈی برین کا حملہ اور ٹی کم کا صلیبی حملہ، تاہم ایوں کی مصر پر کام لینا<sup>1</sup>، عثمانیوں کی فتح مصر<sup>2</sup>، فرانسیسی حملہ<sup>3</sup>، بریزر (برطانوی) کا حملہ<sup>4</sup>، پہلی عالمی جنگ میں ترکی کا حملہ، اطالوی جرنیل کریپانی کا حملہ، دوسری عالمی جنگ میں روس کا حملہ<sup>5</sup>، 1956ء میں اسرائیلی جارحیت اور پھر 1967ء میں اسرائیلی جارحیت<sup>6</sup>۔ ان میں سے بعض خطے عارضی اثرات کے حامل تھے، اور بعض نا کام رہے جبکہ بعض مملوں کے نتیجے میں غیر اقوام مصر پر غالب آئیں اور وہاں صدر یوں آن کا حملہ رہا۔

حقیقت یہ ہے کہ مصر پر ہونے والے بیرونی حملوں اور جنگوں میں سے فتح اسلامی مفرد اور بے مثال ہے۔ یہ فتح مصری اقوام کے لیے چاریت اور امن و امان کی فتح ثابت ہوئی اور اس نے کبھی استعمار یا جبر و استبداد کا روپ نہیں دھارا۔ مصر کے فاتح حضرت محمد بن حاض ٹائٹل نے یہاں جو حکمرانی کی، اس کی مثال دان سے پہلے اور نہ بعد کے فاتحین میں ملتی ہے۔

1. ہاکوٹے وٹش اور سرائیل شام فتح کر کے مصر پر چڑھائی کا ارادہ کیا تو مملوک سلطان مصر مظفر سیف الدین غور خانے میں لکھ: "میں جاوٹ (کسٹین) کے مقام پر فوجیں جنگ ہوئی (858ھ = 1260ء)، میں میں 5 ہزار یوں کو پہلی بار شکست فاش ہوئی اور ان کا چہ سالار کینہا مارا گیا۔ اس جنگ میں سلطان مظفر کے چہ سالار جس شخص ہادی نے بے مثال شجاعت کا مظاہرہ کیا۔ اسی برس سلطان مظفر کے قتل کے بعد، جس ملک 50 ہزار یوں کے نام سے مصر کا حکمران بنا۔ (آرڈر داکٹر معارف اسلامیہ: 197/21)
2. شام کی تحریک (922ھ = 1516ء)، مکہ اند عثمانی سلطان سلیم اول سے مصر کا ٹرغ کیا۔ 22 جنوری 1517ء کو مصر کی فوجوں اور عثمانی فوجوں میں قابوہ کے باہر متحدہ جنگ ہوئی۔ عثمانی فاتح کے برتر سامان حرب (توپان) کی وجہ سے مصر کی فوج کو شکست ہوئی۔ مملوک سلطان اشرف طولان پانی پکا لیا اور اسے مزائے موت دی گئی اور یوں دیکھ (ا) اے 923ھ = 1517ء میں، مملوک حکومت اور مہاسی خلافت مصر دونوں ختم ہونے کے ساتھ ہی مصر سلطنت قائم کا سوچ بن گیا۔ (آرڈر داکٹر معارف اسلامیہ: 204,203/21)
3. فرانسیسی افواج نے یسین پور پور کی سرکاری میں حکم: 1213ء = 21 جولائی 1798ء کو اسکندریہ پہنچائیں ہو گئیں۔ پچیس لین 25 جولائی کو قاہرہ میں داخل 1801ء میں انگریزوں اور ترک افواج نے مل کر کیا تو فرانسیسیوں نے ہتھیار ڈال دیے اور مصر چھوڑ کر چلے گئے۔ (آرڈر داکٹر معارف اسلامیہ: 207/21)
4. 11 جنوری (جولائی) 1882ء کو برطانوی امیر ایلیفٹور سے اسکندریہ پہنچا، یہاں کی اسکندریہ کے اس کی ابتدا سے ابتدا بنیادی، برطانوی 2 آب (اکت) کوسٹ (سوز) اور 20 اکت کو پورٹ سعید اور اسٹامبول پر قابض ہو گئے۔ 13 اپریل (ستمبر) کو کل اسکندریہ کے مقام پر مصری چہ سالار احمد عوامی پاشا کو شکست ہوئی اور 14 ستمبر کو انگریز فوج قاہرہ میں داخل ہو گئی۔ عربی پاشا اور اس کے ساتھیوں کو پہلے مزائے موت عطا کی، پھر انھیں سلون (سری لنگ) جلاوطن کر دیا گیا۔ (انٹرنیشنل تاریخ العربی آف اسلام، ص: 127، طبع ناز لنڈن، دمشق)
5. انگریزوں کے فیلڈ مارشل رابنل نے دوسری جنگ عظیم کے دوران میں لیبیا سے مصر پر دھاوا بول دیا اور 29 جون 1942ء کو اٹالین تک پہنچ گیا جو اسکندریہ سے سرائیل کے لاسٹل کے واسطے پر ہے۔ 23 اکتوبر 1942ء سے برطانوی جنرل مکنری نے جاپانی فیلڈ مارکال آکا کر کیا، رابنل نے شکست کھائی اور 12 نومبر کو اپنی اور اگلی کی فوجیں مصر سے باہر کھینچ گئیں۔ (انٹرنیشنل تاریخ عالم، 4/14)
6. 1956ء میں، زمانہ فرانس اور اسرائیل نے مصر پر حملہ کیا اور پورے دن کے لیے اس کا قبضہ ہو گئے، مگر عالمی دباؤ پر جنگ بندی اور اتفاق میں آیا۔ جون 1967ء کی جنگ میں، اسرائیل نے فلسطینیوں کی ماست کا، جہر تسلیم کرنے پر 1981ء میں ختم ہوا۔

### مصر پر صلیبی حملے

شام کے ساحلی شہروں پافوس اور بیت المقدس کی فتح (492ء تا 1099ء) کے بعد صلیبی مصر کی طرف بڑھنے لگے۔ پہلی ایبرالیم میں نے مصر کی شکست دے کر ان کو کرخ مصر کی جانب سے پھیر دیا، تاہم 511ء میں شاہ بالڈون، بیت المقدس (مقدس مقام) سے بڑی کامیابی سے کرخ مصر کے لیے روانہ ہوا اور فرما بھیج کر بڑی چابی چابی، تاہم جلد ہی بالڈون کی جہاز کو روک دیا گیا۔ فاطمی خلیفہ عاصم کے عہد میں صلیبوں نے مصر پر چڑھائی کی اور نصف چوبیس پہ قابض ہو گئے۔ تاہم 559ء میں سلطان نورالدین زنگی کے فرستادہ اسماعیل بن خیر کو مدد مل کر اس کے پیچھے سلطان الدین یوسف نے صلیبوں کو شکست فاش دی اور پھر وہوں نے مسلم سلطان دوشن کوٹ گئے۔ اس کے بعد برہنہ کے صلیبی حکمران "دوسری" نے مصر پر حملہ کیا تو خیر کو مدد دیا، مصر پہنچا اور اس کے پیچھے ہی صلیبی چار ہزار لوگوں کے ملحق صلیبوں نے اسے ہٹا دیا۔ اس کے بعد سلطان جیسا قسیم ارشادان خیر باغل ویران ہو گیا جس میں مسیحیوں میں سے ایک صلیبی بھی تھا۔ ایک سال بعد اس کی شکست ہوئی۔ 513ء تا 1216ء میں صلیبوں نے پراگشہ نامی شاہ برہنہ اور شاہ قسطنطین جان برہنہ کی قیادت میں مصر کا خیر صلیب فتح کر لیا جسے 519ء تا 1221ء میں ملک الکامل نے آزاد کر دیا، پھر ملک الصالح نجم الدین ایوب کے عہد (537ء تا 647ء) میں فراتسی بادشاہ نوئی نجم نے برہنہ پر قبضہ کر کے فاروقی طرف پیش قدمی شروع کی مگر وہ بڑے تیزی کی طبعی طور پر مدد کی کمی کے باعث ناکام رہا اور نوئی نجم اپنے بہت سے امراء سمیت گرفتار ہوا۔ اسی دور میں ملک الصالح نے اقلیوں کا توکلہ خیر وادہ دینے اس کی موت کوئی دیکھا تھاں تک کہ کرم دوم کا بیٹا "مستکرم" دوران شاہ عرفان سے آخر تک شکن ہوا۔ شاہ نوئی کو زہر دے چکی اور نوئی پر دیا گیا اور صلیب پھر مصریوں کے قبضے میں آ گیا۔

(آرڈر داکن و حارک اسلامیت: 106-109، 2-، سب صلیب (مترجم) از علیہ العظم شہر)



چائے مسجد محمد بن ماس (قہرہ) کا منار



## غازیان اسلام کی مصروف رواجی

جنگ بربک جو 5 رجب 15 ہجری 131ھ 636ء کو لڑی گئی، آس کے نتیجے میں مسلمان سارے شام پر چھا گئے۔ بعد ازاں جب امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (شام) آئے تو وہاں عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے ان سے تحفے میں علاقہ کی اور ان سے فتح مصر کی اعزازت حاصل



کر لی تاکہ ہر زمین مسلمانوں کے خلاف مسیحی قوتوں کا مرکز بنی رہنے کے بجائے مسلمانوں کے لیے قوت کا باعث ہو۔ مصر ہاؤنٹینوں (رومیوں) کے لیے زرخیز زراعتی علاقہ بھی تھا جہاں سے مسلمانوں کے ہاتھوں فتح شام کے بعد درخواب اور دافرانج حاصل کر سکتے تھے۔

مصر کے عوام قبلی فح میں تھے جو زمین کی کاشت کرتے تھے اس پر وہ رومیوں کو ٹیکس ادا کرتے۔ رومیوں نے مصر پر تسلط اور غلبہ ہی حاصل نہیں کیا تھا بلکہ وہ ان پر اپنے مذہبی عقائد بھی مسلط کرنے سے اور جو بھی مذہب دو پسند کرتے وہی مصری عوام پر قہر دیتے تھے، حالانکہ مصری اسے پسند کرتے۔<sup>1</sup> مصری ایک عیش و عشرت کی ملکیت انعامت کو فروغ دیتے تھے کہ انگریزوں نے بطل لکھا ہے:

”مصریوں نے کبھی خزانہ طاعت نہیں کی تھی کہ وہ آزدی حاصل کریں یا کسی طرح خود بخود جو جائیں یا اپنے ذرائع سے اوار کے خود مالک ہوں مگر یہ بات ضرور ہے کہ وہ اپنے عقائد میں بہت پختہ تھے۔ اگرچہ وہ حکمرانوں کے خلاف ہتھیار نہیں اٹھاتے تھے اور نہ بنات کرتے تھے مگر یہ بات راپکارا

میں ہے کہ اپنے مذہب کے معاملے میں وہ مرنے پر آمادہ تھے۔“<sup>2</sup>

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ایک مختصر بیعت کے ساتھ فلسطین سے روانہ ہوئے جس میں ساڑھے تین ہزار گھڑ سوار تھے۔ دو قدامت بھی قبائل تک اور علاقے سے تعلق رکھتے تھے جبکہ غنائی ان میں ایک تھا جسے اس پیش نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ توجہ شام میں حاصل کیا تھا۔ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے وقت روانہ ہوئے۔ ان کے غرض سے پہلے جیل طلال کی بلند یوں سے پانچ سو جوان اتر کر ان کے ساتھ آئے

1۔ رومی جب بربک پر دست تھے تو انہوں نے مصر میں رومی، یونانی، اسیان کی مہارت کو فروغ دیا اور جب چچی مصری یسوی میں رومی حکمرانوں نے مسیحیت قبول کر لی تو مصری عوام کو بھی مسیحیت قبول کرنے پر مجبور کر گئے۔

2۔ اعریش با عربہ۔ المصنف: قدیم راکو کورنا (Rhinkonura) اور موروہ اعریش ایک سرسبز و شاداب جنگلاتی میں حاصل تھے جو دم پر واقع ہے۔ یہ صوبہ ہونا کا صدر مقام اور تاریخی مرکز ہے۔ غنای اعریش کے وقت لارنس (Lans) کو لانا تھا۔ اعریش کی میں 1116ء میں برٹش کے سلطان حکمران شاہ شاہ اول کا انتقال ہوا۔ 1799ء میں اس پر نپولین نے قبضہ کر لیا اور اگلے ہی سال فرانسسینوں کو اعریش سے نکال کر لارنس واکوہ واکوہ اسلام آباد، 308/133، المصنف: فی الاسلام۔ اعریش مغرب سے تقریباً 80 کلومیٹر جنوب مغرب میں ہے۔

طے۔ علیٰ انکساری کی تہیہ بعد از عہدہ چار ماہ ہو گئی۔ جب وہ عمریں پینچو تہہ علیہ الخلیفہ اسی مہینے میں روز تیر ماہ 10 ذی الحجہ 19 نومبر 640 ق۔ھ میں تھیں۔ ان کے بعد چار ماہ کی عمر میں (مصر کی طرف) تھیں۔ قہر میں چار ماہ بعد چار ماہ پر جاوا۔ مسلمانوں نے ایک ماہ کے کا صحرے کے بعد قہر میں قہر کیا اور ان کی فضیلت سے اس کی۔ علیٰ مصر کے مشرقی روزانے پر عمرہ کا جہاز کا قبضہ کیا کیونکہ فرما کے بعد انھیں تک رو میں کا کوئی قہر کیا۔ ان کے بعد ان کی فوج تھیں۔

عمر وین عاصمؓ نے نصف ثانی صفر 20ھ نصف ثانی فروری 641ء میں فرما سے مسجدوں ہوتے ہوئے طرہ<sup>۱۸</sup> پہنچے، پھر انہوں نے وہی صلیبات میں سے گزرا صحابہ کا رخ کیا۔ اسے فتح کر کے ٹھیکس کا جامہ صحرایہ کیا۔ ایک ماہ کے حاصر کے بعد فتح ہو گیا۔ اس کے بعد وہ

مصر کی طرف اسلامی لشکر کی پیش قدمی کا حیرت انگیز واقعہ

[illegible][illegible]

۴. خبر جو بہت بڑی لڑائی کی جانب توجہ دے گا۔ بعد ازاں اسے کہیں کو واپس لوٹنے کے لیے بھیج دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ اپنی بیوی اور بچہ کو اپنے پاس لے کر آئے۔





دعوت کی ایک خوبصورت عکس

دربائے مکہ کی طرف بڑھے اور اُمّ دینین<sup>۱</sup> پر ان کا قبضہ ہو گیا۔ اُمّ دینین اس جگہ تھا جہاں آج کل قاہرہ شہر کے خطّہ ازبکیہ کی طرف بھٹنے والے باب اللہ ید کے پاس مسجد اور ارمغان واقع ہے۔ اُمّ دینین دریائے نیل کے کنارے تھا۔ یہاں مسلمانوں کو کچھ اور چائی کشیاں مل گئیں۔ روہیوں نے مصر میں چند قلعے قائم کر رکھے تھے جن کے نام یہ تھے، قرہ، پائوس<sup>۲</sup>، ہاپیلین<sup>۳</sup>، پھیس<sup>۴</sup>، منف میں حصن ترکیان حصن اشریب، ومیلاد<sup>۵</sup>،

۱۔ اُمّ دینین: یہ قاہرہ (Cairo) اور دریائے نیل کے درمیان ایک تاریخی جوہدہ اٹال قاہرہ میں مل گئی۔ جہاں آج قاہرہ ہے وہاں مجدد اسلام سے پہلے دریائے نیل کے مشرقی کنارے پر اُمّ دینین نامی قلعہ اور شہر تھا جو بعد میں مصر کا دار الخلافہ مصر بن گیا۔ عاصی اللہ نے قلعے کے پار جہاں انچا شہر (فسطاط) نصب کیا تھا، وہیں فسطاط نامی شہر آباد کر کے اسے خلافت اسلامیہ کے صدر کا دار الحکومت بنایا۔ فسطاط لان دوس قاہرہ کے نامور واقع ہے جہاں کچھ مہم جو رہے۔ یاد رہے مصر، ہاپیلین فسطاط اور قاہرہ نیل کے دائیں، یعنی مشرقی کنارے پر آباد ہوئے کچھ دور دریا کے بائیں، یعنی مغربی کنارے پر آباد تھا۔ حضرت امیر المومنین جب مصر گئے ان دنوں ہاپیلین کی مصر کا دار الحکومت تھا۔ (معجم البلدان: 251/1)

۲۔ پائوس: یہ فسطاط مصر سے 10 فرسخ دور شاہ زاد مقام پر واقع ایک شہر ہے۔ (معجم البلدان: 478/1)

۳۔ ہاپیلین: یہ قدیم افسس میں دار مصر کے لیے مستقل عام مقام ہے، پائوس جہاں فسطاط آباد ہوا اسے پہلے ہاپیلین کہا جاتا تھا۔ نیل قراحت کے نزدیک حضرت آدم علیہ السلام میں رہتے تھے۔ جب قاتل نے ہاتھ لگ کر دیا تو آدم علیہ السلام قاتل سے ناراض ہوئے۔ قاتل اپنے ہاتھ و پاؤں کے ساتھ جہاں کراہی ہاتھ لگے، پتھر میں چلا گیا، چنانچہ جس جگہ کا نام "ہاتھ لگ کر دیا" جس کے معنی ہیں قراحت بن چلائی، پھر جب آدم علیہ السلام نے قراحت سے دور ہاتھ لگائے کی اور وہ جگہ تھی تو انھوں نے قراحت پر کیا اور پہاڑوں سے بچے آتے آئے اور کتب کتب بھی ان میں نقل مل کر باقی پتھر ہوئے تو حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی کہ انھیں ایسی سرزمین عطا کر جہاں آتش ہاتھ لگ کر نہیں جلا رہا ہو۔ جب انھیں کوئی مصر میں نقل ہوئے گا انھیں وہاں رہے۔ وہ مصر پہنچے اور وہاں رہ کر انھیں فرعون اور پانچ تو اس کا ہم "ہاتھ لگ کر دیا" ہاپیلین اور کتب کتب کے معنی ہیں "اچھی قراحت" اور انہیں ہشام کہتے ہیں کہ ہاپیلین سہا (کھن) ہاتھوں میں سے ایک شخص تھا جو امیر المومنین علیہ السلام کے زمانے میں مصر پر حکومت کرتا تھا۔ (معجم البلدان: 311/1)

۴۔ پھیس: یہ فسطاط اور اسکندریہ کے درمیان ایک تاریخی ہے جہاں حضرت عمرو بن عاص علیہ السلام اور رومیوں کے درمیان جنگ ہوئی تھی (معجم البلدان: 303/5)۔ قوس دریائے نیل کی شاخ فرخ رستہ کے دائیں (مشرقی) کنارے واقع ہے۔ (نقشہ: 103)

۵۔ ومیلاد: مصر زمر کا بڑا شہر اور دریائے نیل کی شاخ فرخ دریائے نیل کے قریب واقع ہے۔ اسے صدیوں میں اسود جگہ کی قیادت میں ایک قلعہ تھا۔ تھیر کیا حصے عمرو بن ہاشم نے لے لیا تھا۔ 238ھ کے بادشاہینوں (رومیوں) کے حملے کے بعد غلیلہ صقلی نے ومیلاد میں ایک قلعہ تعمیر کرایا۔ 565ھ 1691ھ میں بیت المقدس پر قابض مسلمانوں نے ومیلاد کا آن محاصرہ کیا جسے وزیر مصر صلاح الدین امینی نے پہاڑوں سے لے کر 615ھ 1218ھ 1219ھ 1221ھ میں کئی حملوں کے دوران میں مسلمانوں نے ومیلاد پر قبضہ کر لیا۔ وہاں خلیفہ الکامل نے انھیں بھیجا ڈالنے پر مجبور کر دیا۔ مصر 647ھ 1 جون 1248ء میں ملک الصالح کی وفات سے کچھ پہلے کوئی چم نے ومیلاد فتح کر لیا لیکن پھر کوئی کے سر اٹھا دیئے اور مسلمانوں کے ہاتھوں قید ہوئے، یہ جہاں مسلمانوں کا قبضہ عمل ہو گیا۔ کوئی ممالیک نے ومیلاد کی تسکین بہت کم کرنے کے لیے 648ھ 51-1260ء میں کچھ کے سوافضیوں اور سارا شہر مذہم کر دیا۔ ومیلاد کی ہرادیوں کی کڑ سے کی صنعت کے ہرادیوں نے کاسب کی 20 نام بہت جلد پر لے آئے تھے کہ جب میں ایک خانہ وجود میں آ گیا۔ 1218ھ 1260ھ میں عثمانی گورنر خسرو پاشا ایلانی قونک کی ہزمت کے سب سے تاہرہ سے نکل کر ومیلاد میں محاصرہ کیا اور پھر اسے جمہلی پاٹھ اور ملکوت امیر اور عثمان بیک بردستی کے آگے تھمنا ڈالنے پر سے۔ (آرڈر وائر و معارف اسلامیہ: 432.431/9)



بند کا سکندر کی جائے مسجد امیراں



العیس کسروئی مسجد کی باقیات

کرہانہ اسکندر بن العلیؑ م<sup>۱</sup> اور نکلا۔ انکو اور مجبور کے باقیات حصن بابلیوں تک پھیلے ہوئے تھے جو بلند مقام پر واقع تھا۔ عیروہن عامل ٹائٹل سے صورت احوال کا جائزہ لیا تو اس نتیجے تک پہنچے کہ ان کا چار ہزار کا لشکر ان تمام قلعوں کو فتح نہیں کر سکے گا، لہذا انھیں نے امیر المومنین عمر فاروقؓ کو لکھا کہ بارہ ہزار کی کمک بھیجی جائے۔

تہسنا کی لڑائی اور دربار خلافت سے کمک

عدو کے انتظار کے دوران میں عمر فاروقؓ نے طے کیا کہ وقت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حصن بابلیوں کے آگے واقع شہروں پر چھاپے مار کر رومیوں کو مجبور کرنے کی کارروائیاں کی جائیں، چنانچہ انھوں نے 5 جمادی الاولیٰ 19ھ (اگست 840ء) کے گنگ بھگام وین میں سے دریائے نیل پار کیا اور مصر کی کنارے کے ساتھ ساتھ جنوب کو بڑھتے چلے گئے۔ حناقلی ہی ان کی اس چٹائی قدی کہ ”جنگ العلیؑ م“ قرار دیتا ہے جبکہ ابن عبد اللہ نے اسی تاریخوں میں ”فتح العلیؑ م“ کا ذکر کیا ہے اگرچہ وہ سب شگافت جن کا ذکر بھیجی نے کیا ہے، اس علاقے میں واقع تھے جو آج کل سوہبہ بنی سوایف میں شامل ہے مگر ان دنوں وہ صوبہ العلیؑ م کی عملداری میں ہیں۔ سے مومنین میں ایک لفظ نفی پھیلی، حالانکہ حضرت عمر فاروقؓ نے اس فوجی یلغار کے دوران میں العلیؑ م فتح نہیں کیا تھا اگرچہ مسلمانوں کی العلیؑ م کے وہی دستوں سے مجبور ہیں ہوئی رہی تھیں۔

حضرت عمرو بن عامرؓ نے دربار خلافت سے کمک کی طرف بڑھے، اس طرح کہ امیر ام<sup>۲</sup> ان کے واپس ہاتھ تھے اور دریائے نیل

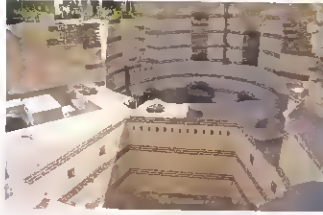
۱ العلیؑ م: یہ باہمی کی طرح حال میں بھی مصر کا ایک انتظامی صوبہ ہے جو مصر کے وسط میں رہا ہے نیل کے ساتھ ساتھ مصر کے لیجیا کے مشرق میں واقع ہے۔ صوبائی دارالحکومت مدینہ العلیؑ م ہے۔ ۱۰۰۰ء کے نزدیک دریائے نیل سے ایک ہزار اندھوں چھا ہوئی ہے جو حضرت یوسفؑ نے تعمیر کرائی تھی۔ اس سیر سے ہونے والی آچاقی سے وافر پانی ایک میل میں میں ۱۰۰۰۰ ہے جو کہ تھوڑا سا زیادتی ہے۔ العلیؑ م کی اچہ نیہ یہ ہے کہ مصر کے دارشاہ نے حضرت یوسفؑ کے کارہائے نمایاں دیکھ کر کہا کہ یہ ہزاروں (الف ہج) کا کام ہے۔ (اردو مترجم و معارف اسلام: 115، 1099، 1100)

۲ امیر ام: حضرت یوسفؑ کے کزن بنی مغاریہ ”امیر ام“ (واحد ”امیر“ بمعنی پڑائی غارت) مصری فرزندوں کے تیسرے خانوے (گنگ بھگام 2849 ق م) سے تھے۔ 1640 ق م تک غیر کیے گئے تھے۔ عمروؓ کے امیر ام نے کونیا کے ساتھ قیامت میں تیار نہ ہونے پر ان کا طریق تعمیر اور حالی جانشین دوزخ راہ میں ہیں۔ (آکسفورڈ انکس ریفرنس ڈکشنری، 1175)

ہائیں ہاتھ تھا جس کے دوسرے کنارے پامپون تھا۔ آخر دیکھو دو رنگ جوش تھی کرتے چلے گئے۔ اور مدنی فوج بھر پور سب فائی جیٹل پر واقع تھیں۔ ہون میں تینا تھی۔ یہ جیٹل فوج سے 18 کلومیٹر دور تھان کے شروع میں واقع تھی۔ ان کی دوسری فوج ہائے نیل کی طرف اور کچھ اور پلا۔ میں تھی۔ یہ اس فوج کے علاوہ تھیں جو صوبہ الفوہم کے اندر موجود تھی۔ اسلامی فوج نے تھانہ اور ایو پلا فوج کر لیے اور مدنی فوج کو شدید نقصان پہنچا یا تھیں اس تک سے مدعا حاصل کرنے کا موقع مل سکا تو پامپون سے ان کے لیے گینگی تھی۔ اس کے بعد مسلمان پیچھے لڑتے آئے کیونکہ ان کا مقصد پورا ہو چکا تھا۔ اس لشکر کشی کے دوران میں ایک بڑا مدنی سپہ سالار "منا" مارا گیا۔ رہیوں نے اس کی لاش ہر گلی کے پاس تقطیع کر بیچ دی۔

حضرت عمرو بن عاص بن حنیفہ اور ان کے چاہوین اس لشکر کشی سے فارغ ہو کر چند ہفتوں کے لئے چھپے چلے آئے تھے، پھر جب دوبارہ جوش تھی کی تو انہوں نے مسئلہ میں شہس اور کل الحسین کے قریب پڑا 51 ڈالا۔ اور 29 رقی الاخر 15/15 اپریل 641 کو 8 ہزار چاہوین کی مدد پہنچی تھی۔ اس آنے والے لشکر کی قیادت چار سالہ کر رہے تھے، زبیر بن عوام، مقداد بن عمرو، حمادہ بن صامت، مسلمہ بن قطلہ، یا غامد بن عذافہ (میر لڑ جن کے متعلق امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرما دیا تھا کہ "ان میں سے ہر ایک ایک ہزار ہزاروں کے برابر ہے۔ یوں آپ کی مظلہ یہ تعداد 12 ہزار پوری ہوگی ہے۔" اس پر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا: "میں تو چاہتا تھا کہ وہ 12 آدمی پیچھے جن میں سے ہر چاہو ایک ہزار ہزاروں کے برابر ہوتا۔"

اور پھر کہتا ہے کہ تکب ملے سے مسلمانوں کی تعداد 15 ہزار ہو گئی جبکہ تھیں پامپون میں تینا ت مدنی لشکر کی تعداد 20 ہزار سے کم تھی۔



قلمہ الحسین (مصر)

۱ ابو یزید: یہ ہائے نیل کے شرقی جانب صوبہ سیوط میں واقع اردن کے قریب ہے۔ (مجمع البلدان: 1/ 82)

۲ "یہ صوبہ مدنی (قرمی) لائی مصر میں نیل کے مغربی کنارے پہاڑی ایک شہر ہے۔ اس کے ایک بڑا صوبہ منسوب ہے۔ (مجمع البلدان: 1/ 517, 516)



مسلمانوں کو تکلیف پہنچنے سے روکیوں (جیسا بیوں) نے جان لیا کہ نبیلہؓ نے جنگ کا وقت آ گیا ہے، اتفاقاً وہ اس کی تیاریوں میں لگ گئے، پھر ان کا لڑکھنصر بابلیوں سے روانہ ہوا جس کی عمر تقریباً 20 ہزار کے قریب تھی۔ انھوں نے شہر کے باہر صف بندی کر لی۔



محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مغربیوں نے ایک اور چھاپا درود ستونگم (جہل اہل) کی طرف بھیجا جس نے اسلامی مسکن (فرقی نیپ) سے دو کلو میٹر دور چھاپا شروع کیا اور اہل قلعہ کے درمیان جھانپا پر چل پڑا۔ آخر کار محسن بلیوین سے 75 کلو میٹر کے فاصلے پر برطانیہ کے مشرق میں ایک مقام پر دوڑا فوج کا ٹکڑا آگیا۔ دو مقام ہمارے اعزاز سے 75 کلو میٹر کے فاصلے پر اصرار علی اور پھلپس آگیا کی ہے۔

فریقین میں لڑائی کا کارڈ گزرا ہوا تھی کہ عجمان کی جنگ چھڑ گئی۔ اس دوران میں روسی مشن کے پیچھے سے مسلمانوں کے دو چھاپے مار دیے۔ ۱۹۵۸ء تک پہنچ گئے۔ ان کے لئے اور دشمن پر فوٹے پڑے۔ ان کے اس اچانک ہٹنے کی تاب نہ لاکر روسیوں نے معینان جنگ سے راجد اور اختیار کی۔ مسلمانوں کو سواروں نے ان کا تختہ کر کے ہشتوں کے پٹنے کا دیے تھے کہ صرف تین سو عیسائی برادر راست کام دشمن کے ہتھیاروں کے درپے سے بچ کر باہر نکل سکے۔

۱. یمن: یمن، یا مصر کا ایک صوبہ ہے جو اردو کے آٹھویں نمبر پر مشرق میں ہے جہاں سے تیل کا بڑا بیڑا شروع ہوتا ہے۔ باقی تیل کو ہم بھی سے پہلے یمن (Heliopolis) کا علاقہ یا یمن کا نام ہے جس کے معنی ہیں "سورج کی شہر" کیونکہ یہاں مشرق کے سورج کو بڑا کا درود تھوکتے ہوئے یمن میں آج بھی اب قازمی آبادی مصر کا ایک صوبہ ہے۔ یہاں فہم اور حسن ہیں جنہیں کچھ اردو کی سنیوں کا نام ہے۔ مصر کا بھی وہی ایک آبادی کا نام ہے۔ یہاں سے تیل کا نام ہے۔

(طیلس افران اور دوسرا ص 86 اردو اردو اور مصر کا علاقہ ص 86)



مصر-اسرائیل سرحد پر اسرائیلی فوجی پوزیشنیں (۱)

مصر کے سین میں 15 ہزار اسرائیلی فوجی 20 301 641 کو چھوڑ آئے۔ اس جنگ سے فارغ ہو کر حضرت عمر بن العاص کا ٹوٹنے آم دین پر قبضہ ہو گیا اور وہاں سے مزید دریائی کشتیاں مال قیمت میں حاصل ہوئیں۔  
اب حصن بابلیون میں اتنی سختی فوج کھینچی کہ اس کے دفاع کے لیے کافی ہوئی، تاہم بلند زمین پر واقع یہ قلعہ بہت مضبوط اور مستحکم تھا جس کے گرد گرد ایک کنڈی تھی۔ حصن بابلیون عقب میں دریا کے ٹیل کے اندر واقع ایک جزیرہ رودفہ<sup>۱</sup> سے چابی پر تھرتے ہوئے پل کے ذریعے سے ملا ہوا تھا۔

۲۔ رودفہ (موجودہ قاہرہ) کے پاس دریا کے ٹیل کے اندر ایک جزیرہ تھا جسے "جزیرہ مصر" یا "الجزیرہ" کہتے تھے۔ تاہم ذہن نشین رہے کہ دریا نے جزیرے کے شمال میں ایک انڈیگو گل دار دفہ بنایا، چنانچہ رودفہ جزیرے کو بھی اپنی ام سے دیا گیا، پھر وہاں تک الصالح ابو علی کے تیار کردہ قلعہ کو غلغلہ الروحہ کہا جانے لگا۔ ترائے حال میں اردفہ میں سب سے طاقتور مصری فوجی تھیں۔ یہ کسی کی تارن بننا عامی غلطی مسلمان کے ہمہ تنک جاتی ہے۔

(اردو دائرہ معارف اسلامیہ: 15/16، 15/16)



معمر کے جین ٹئس (ہیلو پولس) (2)



مقررہ: یقین شمس (ہیلیو پولس) (3)

## مستقلیہ بابلیوں

حضرت عمرو بن عاصؓ نے حضرت عمار بن عبد اللہؓ کو 20ھ / 64۱ء میں بابلیوں کو چھوڑنے اور ان سے علیحدگی کی طرف گھڑ سوار سے روانہ کیے جنھوں نے آخر چھپا چھپا مار مار کر روٹیاں کیں۔ اس دوران میں قلعہ بابلیوں کی محافظ فوج قسطنطنیہ کی طرف سے دھمکتے ہوئے تھی اور



بابلیوں کی روٹی باور

ان کے حوصلے ٹوٹ گئے، چنانچہ شاہ مصر مقتدر اور اس کے درباری ایک شب دریائے نیل پار کر کے ”جزیرہ رومہ“ کی طرف چلے گئے اور عمرو بن عاصؓ کو قلعہ سے گفت و شنید شروع کر دی۔ اسی دوران میں 23 مارچ 20ھ / 64۱ء کو قرطبہ کو موت نے آگیا تھا مگر شاہ رومہ کی وفات کی خبر مصری روٹیاں تک پہنچنے سے پہلے اسلامیان شام کے ذریعے سے عمرو بن عاصؓ کے سامنے پہنچ گئی۔ اس سے مسلمانوں کے ارادے مضبوط ہوئے اور یوں بابلیوں کے دروازوں پر لڑائی نہ ہو سکی۔ علاوہ ازیں ان میں بیکارگی پھیل گئی۔

مصر میں رومی سپہ سالار قسطنطین دوم نے شمالی افریقہ میں جنگی تیاریاں کر رکھی تھیں، لہذا حضرت عمروؓ نے چھپے حصن بابلیوں کے سامنے ایک فوجی دستہ چھوڑا اور

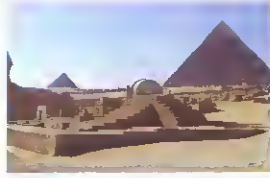
باقی لشکر کے سرکردہ نیکل کی شاخ و صیاط کے ساتھ ساتھ فوجی قیدی کی اور جہاں کے قریب مقام اتریب سے دربار کے مستود کا زخ کیا۔ وہیں انٹا افسران آبی دھاروں کے باجین کوئی مشکل محسوس ہوئی تھیں، سے ایلٹا اٹا چڑھا تھا، چنانچہ وہ اہمیر لوٹ آئے۔ انھوں نے اہمیر و اتریب اور خوف کے قلعوں کی مرمت کی اور وہیں قلعہ بند ہو گئے۔ ان تدابیر کے نتیجے میں تیسویں دربار ایک بھی سپاہی بابلیوں کی مدد کو نہ بھیج سکا۔

مسلمان بابلیوں کے سامنے سات ماہ خیر زن رہے۔ آخر کار انھوں نے ایک بلند سیڑھی بنائی اور روٹیاں کو چائلے پار کر شہر کی رات بھر چلی نکلنے کی دیوار سے لگا دی (29 ذی الحجہ 20ھ / 7 دسمبر 64۱ء)۔ حضرت زبیر بن عوامؓ نے خود کراہندہ کی راہ میں جیش کیا اور سیڑھی پر سے دیوار کے اوپر چڑھے، چھپے سے چاہرینا لے گئے، انھیں سہارا دیا حتیٰ کہ سیڑھی کو فوجی محسوس ہوئی مگر خیریت گزری اور مسلمانوں نے تفصیل پر چڑھ کر تکبیر کے نعرے بلند کیے۔ ان کی اس جرأت مندی سے رومی بظاہر باپس ہو گئے۔ انھوں نے ”سنگین“ کی خواہش کا برکی اور قلعہ حوالے کرنے پر رضامند ہو گئے۔ آخر کار صلح کا معاملہ ان کی جلا وطنی پر ختم ہوا۔ جب رومی قلعہ چھوڑ کر جا رہے تھے تو وہ اپنے قبائلی قیدیوں کو نہیں بھولے۔ ان غلاموں نے

۱۔ ایلٹا (۵۰) پہاڑی حرفت جنگی کا بیڑا صرف ہے ”جڑا“ ”اڈا“ کا قلم مقام ہے۔ پہاڑی افریقیہ (وٹیر) نے اپنی مصر کے آگے لے کر ایلٹا کا ”چم دیا تھا جہاں وہ اپنے نسل و نسل کی نسل میں شاہوں میں قسم و زکر بھیرا دم میں گرتا ہے۔ بعد میں ”ایلٹا“ کی اصطلاح پر، ایک ایلٹا کی شاخوں کے لیے استعمال ہوئے گی۔ عربی میں اسے ”اڈا“ کہا جاتا ہے۔

۲۔ بابا، مصر کی اس فتح کا شریک تھوڑے عرصے بعد رومہ اتریب میں رہا ہے۔ ”میں نے کہا تھا کہ اسے جہاں تک قرطبہ کو پہنچا سکا ہے۔“ (مصر، ۵۰۰-۵۰۱ء)





جیزہ کے ہیرام

قیسوں کو آخری بار کوڑے لگائے اور ان کے ہاتھ کاٹ دیے۔<sup>1</sup>  
 دریں اثناء وہ میوں نے دریائے نیل کا پانی ٹوڑ دیا تھا۔ حضرت محمد ﷺ  
 نے نصیحتیں پالیں اور جیزہ کا روضہ کے درمیان اور پالیوں اور جیزہ کے  
 درمیان وہ بارہ پل تعمیر کر لیے اور یہ کشتیاں پر تیرتے پلے تھے۔  
 اب محمد ﷺ نے دریائے نیل میں سیلاب آنے اور زمین کے پانی  
 میں ڈوب جانے سے پہلے اسکندریہ کی طرف ہٹا کر کرسے میں جلدی کی  
 کیونکہ سیلاب کا موسم شروع ہونے میں چند ماہ باقی رہ گئے تھے  
 (تقدیر 103، 104)۔ انھوں نے خار جیزہ کا علاقہ جیزہ کو ایک قریبی دستے

کے ساتھ پالیوں میں چھوڑا اور باقی فوج کے ساتھ دریائے نیل کوڑے کر کے مغرب کرچل دی کی۔ عمر و جیزہ نے مناسب نہ جانا کہ اسلامی لشکر کو  
 پہلی ڈیلٹا کے شہروں اور بستیوں میں سے چائیں جہاں صدیوں سے نیل کی شاخیں بہ رہی تھیں۔ جب سیلاب کا موسم آتا تو نیل کے سیلابی  
 دھارے خطرناک صورت اختیار کر لیتے تھے۔ اس کے برعکس انھوں نے وہی کہا جو عرب ہمیشہ سے کرتے آئے تھے۔ وہ لشکر اسلام کو صحرا کے  
 کنارے کنارے سے چلے۔ اپنے پراکڑے رواتے ہوتے وقت انھوں نے اپنا فیصلہ و فیما الزنا و درہنہ و یا جس میں فائدہ نہ لگتا بنا لیا تھا اور  
 اس میں امن سے رہے رکھے تھے۔



دریائے نیل کا فضائی منظر

1. یہی گمان اور خدائے فیصلہ 1990ء کی پہلی کے آخر میں سرالین (مصری افریقہ) کے اخبار ہندوستانی میوں نے ذرا پہلے مکتی رحمت گردان بچہ مسلمانوں کے  
 ہاتھ کاٹ دیتے تھے ان کے اٹھے چرھتے تھے۔ اس نیکو مسلمان مسعود بنایے گئے۔
2. جیزہ: یہ شہر کاہرہ کے جنوب مغرب میں نیل کے مغربی کنارے پر واقع ہے۔ 70 کی آبادی 16 لاکھ 70 ہزار ہے (1986ء) یہاں فرعون خوفو، زفرن اور منکھرا  
 کے ہیرام (مقابر) اور اہل دل واقع ہیں۔ (آکسفورڈ انکسائزنگ رچرٹس آف مصری میں 390)

## فتح مقدسیہ

راستے میں سب سے پہلے حصین بقیوس آیا جو نیل کی شاخ ”رشید“ کے مشرقی کنارے تھا۔ دریا کے دوسرے کنارے واقع طروط (طرانہ) کے پاس دریا پر ایک پل تھا جو زیادہ اورادوی اطردان کی خانقاہوں کو پالیڈون اسکندریہ شاہراہ سے ملاتا تھا۔



شیلہ (Rosetta) کا اعلیٰ منظر

رومیوں کی کوششیں شکست کے بعد جو وقتہ آیا اس میں انہیں دفاعی تیارپوں کا موقع مل گیا تھا۔ مسلمان دریائے نیل کی فرع رشید کو پار کر کے مشرقی کنارے گئے اور ۶۲ کلومیٹر شمال میں بقیوس (موجودہ قریہ حبشیر) کے مقام تک پہنچا کر کھڑے ہو کر دریائے نیل اور اس نہر کے حکم کے پاس تھا جو اشریب اور منوف کے درمیان سے گزر کر بقیوس کے شمال میں جا پہنچتی تھی۔ حصین بقیوس میں رومیوں کا ایک فوجی دستہ موجود تھا اور دریائے نیل کی فرع رشید میں اگتیاہیں بھی تھیں۔ دقتوں میں انہیں شکلی پر اور دریائے نیل کی فرع رشید پر فوج کی فوج کی فرصت بھی مل گئی تھی جبکہ مسلمانوں کے پاس ایک کشتی بھی

تھی، تاہم رومی سپہ سالار رومیناؤس کی بہادری کی کام نہ آئی۔ مسلمانوں کے پُر زور حملے کی تاب نہ لا کر وہ اپنی کشتی میں بیٹھا اور اسکندریہ کی طرف فرار ہو گیا۔ اس نے اپنے لشکر کی طرف پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ اس پر رومی لشکر نے حملہ باز کر دیا اور رکھ دیا اور وہ لوگ پانی میں کود پڑے تاکہ ان کشتیوں تک پہنچ سکیں جو شمال کی طرف فرار کے ارادے سے وہاں جمع کی گئی تھیں مگر مسلمانوں نے دریائے نیل کے اندر ان کا تعاقب کر کے ان سب کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور ان میں سے ایک بھی بچ کر نہ بچا۔ پھر مسلمان بلا حراست بقیوس میں داخل ہوئے اور انہیں نے اور گرد کا علاقہ دشمن سے پاک کر دیا۔

اس کے بعد عمرو بن عاص غزوہ دریائے نیل پار کر کے غری کنارے آئے اور شمال کو چل پڑی کی۔ مقدمہ انہیں میں شریک بنی دشمن کا تعاقب کر رہے تھے۔ 28 کلومیٹر کی مسافت طے کر کے شریک نے رومی لشکر کے عقب پر دھاوا بول دیا۔ رومی فوج کی تعداد شریک کے چارویں سے کہیں زیادہ تھی۔ اس کے باوجود انہوں نے دشمن سے دو دو ہاتھ کر لئے۔ گریز نہ کیا۔ رومیوں نے پلٹ کر انہیں گھیرے میں لے لیا تو شریک اور اس کے ساتھیوں نے ایک پلے پر پناہ لی۔ انہوں نے ایک بنی نامہ کوہ کے لیے عمرو بن عاص غزوہ کے پاس بھیجا۔ عمرو نے انہیں فوری کتبہ لکھی تو رومی ان کی آمد پر غور و فکر ہو کر بھاگ نکلے۔ وہ مقام جہاں مسلمانوں نے پناہ لی تھی ”مہرم شریک“ یعنی ”شریک کا پل“ کے نام

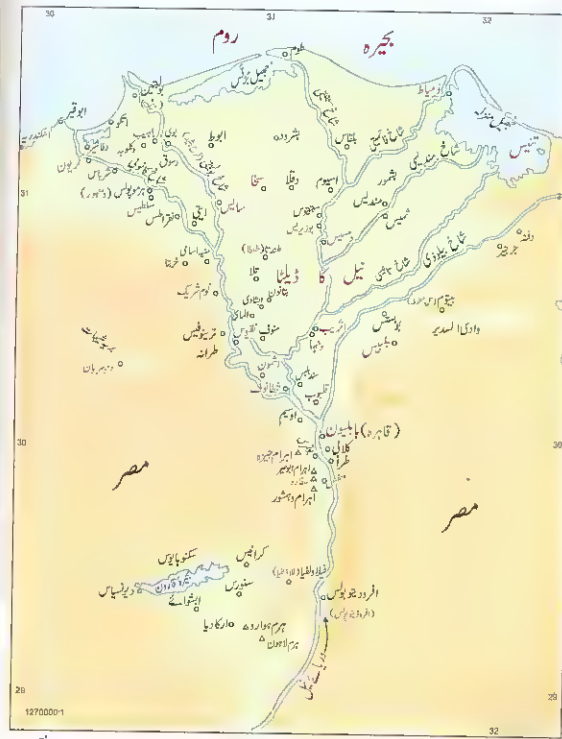
سے مشہور رہا اور یہاں بعد میں ایک نئی آباد ہو گئی جو "کوم شریک" کہلاتی ہے۔

عروہ بن زید بن قیس قصبی کرتے چلے گئے تھے مگر شطیس کے پاس ان کا ایک اور روٹی لنگر سے آنا سامنا ہوا۔ انھوں نے دشمن کو شکست دی۔ روٹی ان کے آگے گھرا اسکندریہ پار کر کے حصن کرچان کی طرف بھاگ آئے۔ 36 کلومیٹر کی مسافت پر تھا، اس کے بعد اسکندریہ تک کوئی اور لنگر نہ ملا۔ روٹی سپہ سالار قیسوڈور نے کرچان میں جان توڑ مقرر کیا۔ یہی تعداد میں مسلمانوں سے کہیں زیادہ تھے، انہیں شمس<sup>1</sup> ہوا<sup>2</sup> اور باجیہ<sup>3</sup> سے مکمل بھی لگ گئی تھی۔ یار لڑائی دس دن سے زیادہ جاری رہی۔ اس میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کو بھی ہوتے۔ آخر کار مسلمانوں نے کرچان پر قبضہ کر لیا۔ روٹی بڑی بہت اٹھا کر اسکندریہ پلٹ گئے اور عروہ بن زید نے ان کا تعاقب جاری رکھا۔

۱ شمس: ہرمطری مصر کا ایک شمس ہے جسے نابجہ بن حذافہ دی بنیو نے فتح کیا۔ یہاں کے قورس نے عروہ بن عاص بن زید کے خلاف کفار کی مدد کی تھی، لیذا انھیں گرفتار کر لیا گیا، پھر ایضا ان کو شمس عروہ بن زید بنیو کے حکم پر انھیں بنیوں کی طرح بڑے کی شرط پر چھوڑ دیا گیا۔ یہاں کے گائے گل البضر الحیسبہ کہلاتے ہیں۔ (مصحف البلدان: 417/2)

۲ حذافہ: یہ ذریعہ مصر کے صلیح کورہ افریہ میں واقع ہے اور اس کا صدر مقام ہے۔ نابجہ بن حذافہ بنیو کے انھوں نے جو (مصحف البلدان: 196/3) شمس الدین ابو الفتح محمد بن عبد الرحمن بن شاذلی شاذلی بنیو کا ایک شمس ہے۔ شمس دوسرے ناموں سے، علم دہیٹ اور ساکن پر ان کی تاریخات (90) نوے کے قریب ہیں۔ انھوں نے "الرمط" کے نام سے اسکندریہ طلب اور مکہ کے سفر پر گئے تھے، نیز انہی عروہ بن زید نام دین عربیہ انہی شمس اور سبہ نام اس لنگر اور اپنے سوانح (ارشاد الخاقانی) قلمبند کیے۔ انھوں نے 902ھ (1497ء) میں مدینہ منورہ میں اقامت پائی۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیہ: 759/10)

۳ باجیہ: مصر کی یہ شمس شاذلی بنیو "فرع رشید" کے نام سے مشہور ہے (تکذیب فرہ: 103)۔ اہل باجیہ نے لنگر اور بڑے دینے پر عروہ بن عاص بن زید سے صلح کر لی تھی۔ بعد میں اس سرکار اسکندریہ کے دوران میں شمس، شطیس، بڑے اور شاذلی کی طرح باجیہ دلوں نے مسلمانوں کے خلاف روئیں کی مدد کی تھی، چنانچہ جب عروہ اسکندریہ فتح کر کے فارغ ہوئے تو مذکورہ تمام زمینوں کے باشندوں کو قیدی بنا لیا اور انھیں مدینہ منورہ اور دیگر علاقوں کی طرف روانہ کر دیا۔ امیر المومنین عمر فاروقؓ نے انھیں ان کے علاقوں کی طرف روانہ دیا اور تمام قیدی قتل کر دی اور بڑے اور باجیہ کے کسی بھی حصے سے صلح نہ کی۔ (مصحف البلدان: 492/1)



نقشہ 103

فتح اسلامی کے وقت میں: یمن اور مصر





## فتح اسکندریہ

حضرت عمرو بن عاصؓ نے اسکندریہ فتح کر اس کی قبضہ پر عمل کیا تو اس پر نصب روٹی مچھلیوں نے مسلمانوں پر ہجاری شروع کر دی، چنانچہ اسلامی فوج شہر سے اُٹھ چلی آن صہری جہاں وہ تختیوں کی زد سے محفوظ تھی۔ اس دوران میں عمرو بن العاصؓ نے اسکندریہ کے گرد و نواح کے علاقے پر قبضہ جمائے کی تدبیر کی۔ کچھ عرصہ وہاں ٹھہرنے کے بعد انھوں نے اسکندریہ کے باغیوں ایک دستہ قہنات کیا اور باقی فوج کے ساتھ کریون اور پھر زینکوہ<sup>1</sup> پر دھاوا بول دیا۔ اس کے بعد مسلمانوں نے دریائے نیل پار کیا اور ڈیلٹا کے علاقے میں قہنہ آدر ہوئے لیکن اس کی مضبوط قبضہ کے باعث اسے فتح نہ کر سکے۔ اب انھوں نے جنوب کی طرف لیٹاری اور طوخ کو فتح کر رہے ہوئے وسمس<sup>2</sup> پہنچ گئے جو نیل کی شاخ و سیاح کے مشرقی جانب واقع تھا۔ وسمس فتح نہ ہوا مگر یہاں سے خاصا مال لے کر لوٹے۔

حالیہ ہی کہتا ہے کہ عمرو بن العاصؓ اس لیٹار کے دوران میں سیاح تک جا پہنچے تھے، پھر حصن بلیون کی طرف پلٹ آئے تھے اور میں طس کے واقعے سے لے کر اس تمام سرکر آرائی میں انھیں بارہ مہینے لگے تھے۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ اس کے بعد عمرو بن العاصؓ صوبہ افسیہ کی فتح میں مصروف ہو گئے تھے۔

جب عمرو بن العاصؓ بلیون میں تھے تو مدفوس نے مسلح کی پیش کش کی تھی اور پھر ان شرائط پر بھی تھی:

- ① گیارہ مہینوں کے اندر انھیں اسکندریہ سے ہٹا دینا کر دیا جائے گا۔
  - ② انھیں جزیرہ اکرنا ہوگا جو فی کس 2 دینار ہوگا اور بچوں اور بوڑھوں پر کوئی جزیہ نہ ہوگا۔ (اس طرح ایک کروڑ تیس لاکھ دینار جمع ہوئے، یعنی 60 لاکھ الفرو پر جزیہ مانگا گیا گیا۔)
  - ③ مصر کے باشندوں کو ان کے جان و مال کو ان کے علاقہ نگہ گرجوں اور صلیبوں وغیرہ کو اور ان کے شنگ و تر علاقوں کو مان حاصل ہوگی۔
- بلکہ فتح کے مطابق مسلح نے اسے 28 ذی قعدہ 641ھ کو دیکھا ہوئے۔ مدفوس نے اس مسلح سے اس کا اپنی قوم کے سامنے اعلان نہیں کیا تھا حتیٰ کہ ذی قعدہ 642ھ میں ایک روز ایک انھوں نے دیکھا کہ مسلمان اسکندریہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ تب مدفوس نے اپنی قوم کو سمجھا لیا کہ جنگ جاری رکھنے کی کوشش ان کے مفاد میں نہیں اور انسان کے لیے یہ بہتر ہے کہ وہ دود دینار کے عوض ایک سال کے لیے دین و جان و مال کی امان حاصل کر لے جبکہ عمرو بن العاصؓ اور بڑھوں اور لڑائی کی استطاعت نہ رکھنے والوں پر کوئی تدبیر نہیں۔

1 وشنوور: مصر کے صوبہ پھر کا صدر مقام دھور پڑتھلی (مدی) صہریں برصغیر پر داکھلا قہنہ 34 ہجری سے اسکندریہ جانے والی ریل یہاں ٹھہرتی ہے (اردو دائر و حارف اسلام: 437/8)۔ وشنوور نیل کی شاخ "فرخ کاؤنی" کے پاس کنارہ سے اسکندریہ سے تقریباً 80 کلومیٹر پر واقع ہے۔

2 وسمس: یہ ضلع وسمس صوبہ کا ایک قصبہ ہے (معجم البلدان: 463/2)۔ وسمس دریائے نیل کی شاخ فرخ و سیاح کے دائیں کنارہ واقع ہے۔



قبرہ کی جامع امیران طولن

حضرت عمرو بن عاص بنطارنے اسکندریہ کے بنائے فسطاط<sup>۱</sup> کو دارالحکومت بنایا۔ انھوں نے دریائے نیل اور بحیرہ احمر پر واقع شہر قلم کے مابین نہر دوبارہ کھدوائی جو ”طلح امیراموئین“<sup>۲</sup> کہلائی۔ اس طرح بحیرہ روم (البحر الابيض) کو دریائے نیل کے ذریعے سے بحیرہ احمر سے ملا دیا گیا۔ یہ فتح یا سمندری نہر قدیم زمانے میں عدم توپکی سے رہت کے نیچے مدبھی تھی، چنانچہ عمرو بنطارنے اس کی دوبارہ کھدوائی کروائی۔

معمرفیضول روی سلطنت کا گوہر تابدار رہنے کے بعد اس سلطنت اسلام کے زینگیوں آگیا تھا۔

۱۔ فسطاط: فتح اسکندریہ کے بعد عمرو بن عاص بنطارنے حضرت عمرو بنطارنے فسطاط کو کھسکا کر کامیابیاں رکھیں۔ یہاں تک کہ سن ۱۹۱ھ امیراموئین نے جواب دیا: ”مسلماں کو ایسا جگہ مت دینا کہ میرے اور ان کے درمیان کوئی دیوار یا سمندر نہ رہے۔“ حضرت عمرو بنطارنے سابقین سے طور کیا اور انھوں نے کہا: ”اے امیر! آپ کے نیچے فسطاط کے پاس ہی قیامت پانچے، وہاں ہائی بھی ہے اور صحرابی ہے۔ عمرو بنطارنے فسطاط کو کھسکا کر دوبارہ دریائے نیل کے مشرقی کنارے فسطاط (جسے) کی جگہ لگے اور دریائے نیل میں کیتے تھے۔“ میں فسطاط کے دائیں جانب ہوں۔“ اور ”میں فسطاط کے بائیں جانب ہوں۔“ اسی سے اس شہر کا نام فسطاط پڑ گیا۔ (معتمد البلدان: 263/4۔) فتح مصر کے بعد نامور مقام بابینا کے نزدیک اسبابا گیا جس کی فوجیت خاص مگر کی تھی۔ یہ نام شہر دریائے نیل کے ساتھ ساتھ افسر یا تخت میں تک پہنچا ہوا تھا۔ بابینا کے شمال میں گورنر مصر بن عاص بنطار کی قبائلی قیادت تھی جس کی نشان دہی ”صحرانہ کرلی“ ہے۔ 254ھ / 868ء میں احمد بن طولی کی غورنہ رنی سے تاراج ہونے کے ایک دن دور کا آثار ہوا جس کی باجگہ راجع ان طولن آج بھی موجود ہے۔ افریقی قلعہ قلعہ اعاضہ کے بعد (555ء - 567ھ) میں صلیبی چنگیز مصر آئے تو سورج بند قلعہ کے برعکس فسطاط کی حفاظت کا کوئی نظام نہ تھا۔ انھوں نے اس پر بیسیاں کے کھڑے قلعے کے قریب نظر درہ شہر سے 19 فٹر 564ھ / 22 نومبر ۱۱68ء کو سے گزرا۔ ایش کر کے کاظم رہا۔ 25 ہزار سے زائد قلعہ (آٹھ کیر دو سو تین ہزار کم اور) کے طرف مارے شہر میں جگہ جگہ بکھرا ہے۔ گئے اور آگ 46 دن بجتی رہی۔ اس کے بعد قلعہ (تیسرے 358ھ / 969ء) تیار کیا گیا۔ نیچے فسطاط کو اب مصر اچھہ یا قدیم قلعہ کہا جانے لگا۔ چنانچہ اٹھارویں صدی عیسوی کے اخیر میں حملہ آور فریبہ جوں نے اسے Le Vieux kaire (پچان قلعہ) کا نام دیا۔

(کرو واکرو، معارف اسلام، 15: 180-185)

۲۔ طلح امیراموئین: پانچ فسطاط کے شمال میں دریائے نیل سے تعلق اور نعمت میں افسس (Heliopolis) میں سے لڑائی تھی اور شرقی (میان کبر) کے آخراہر بعد مذہب نو (دوب) کے ترمیم سمندر (طلح قلم) میں جا کر تھی۔ یہ قلعہ اور تکی سے استقامت تھی۔ اسے مرمرین عاص بنطار نے صلیب کرا یا تاکہ اس کے ذریعے سے فسطاط اور قلعہ کے درمیان مقامات قدر سرگواہ کی کہ رسم بنائے ہوئے۔ اب اسے ”طلح امیراموئین“ کا نام ملا۔ قلعہ قلعہ الحام کے بعد میں پہنچا لیا کی کہلائی۔ بعد میں اس کے کھنڈ پتھروں کے الگ الگ نام ہو گئے۔ آخری صدیوں میں سمندر تک جانے کے بجائے یہ قلعہ ہر کے شمال میں برکت فاطمہ پانچ ہو جاتی تھی۔ اس کی گورنگہ اب تک قابل مشاہدہ ہے۔ (دروازہ معارف اسلام، عثمان 16: 180/16)



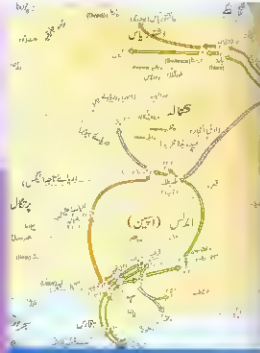
## حصہ سوم

■ باب اول : فتوحات املاسیکا دوسرا مرحلہ (اسوی دمیای)

■ باب دوم : اندلس (اسپین) کی فتح

■ باب سوم : فتح سندھ

■ باب چہارم : بحیرہ روم کی فتوحات





فتوحات اسلامیہ کا دوسرا مرحلہ (اموی دور)

۱

### برقہ (لیبیا) اور مغرب کی فتوحات کا چارٹ

مسلمانوں کی برقہ اور مغرب کی طرف پیش قدمی کے دوران میں اہل افریقہ مغربی قیادت میں جان کے زچہ قربانی دے کر زیادہ پتیلیں لڑی گئیں جن کا یہاں ہم مختصر ذکر کیے دیتے ہیں:

نمبر شمار	خلیفہ	دائی مصر	جنگ	سہ سالار
1	عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ	عمر بن عباس رضی اللہ عنہ	① برقہ و طرابلس 23ھ، 644ھ، ② زویلہ 23ھ ③ عمرو بن عباس رضی اللہ عنہ ④ مغرب بن تاج رضی اللہ عنہ ⑤ ابرہہ بن اوطا رضی اللہ عنہ	
2	عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ	عبداللہ بن سعد بن ابی	① صحیحہ 27ھ، 648ھ، ② سبیلہ 29ھ، 650ھ	① عبداللہ بن سعد بن ابی سرح رضی اللہ عنہ ② عبداللہ بن سعد بن ابی سرح رضی اللہ عنہ
3	سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	① معاویہ بن خدیج	① زمرہ و جزیرہ 47ھ، 668ھ	① معاویہ بن خدیج
4	یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ	② سلسلہ بن قنقلہ	① افریقیہ 49ھ، 668ھ	① قتیبہ بن لیث رضی اللہ عنہ ② ابرہہ بن ہار
5	عبداللہ بن مروان	مسلم بن قنقلہ	① طبرستہ آگے سراسرائی 62ھ، 682ھ	① قتیبہ بن لیث رضی اللہ عنہ
6	عبداللہ بن مروان	عبداللہ بن مروان	① جنزہ 69ھ، 688ھ ② متان لے کر بحرین سے پہلے کابلہ بحرین ③ متان بن نمان	① زبیر بن عقیل رضی اللہ عنہ
7	عبداللہ بن مروان	عبداللہ بن مروان	④ برقہ 78ھ، 697ھ	
8	ولید بن عبدالملک	عبداللہ بن مروان	⑤ حجاز اور سرس رائی کی فتح 85ھ، 709ھ	① موی بن شعیب

## فتح طرابلس

ماہِ شوال 2۹ / ۵2۹ بمطابق ۱۵ ستمبر ۶42ء میں اسکندر یہ فتح ہوا جبکہ برقت<sup>۱</sup> رومی عہد سے اسکندریہ کے باجگت تھا، چنانچہ حضرت عمرو بن عاصؓ نے 19 شعبان 23 / ۵2۹ جون 644ء کو برقت کی طرف پیش قدمی کی۔ رومیوں نے اس کا نام چٹاپوس رکھا ہوا تھا جس کے معنی ان کی زبان میں ”چٹا شکر“ ہیں اور وہ درج و لیٹھے، طیشیر (طھکرہ)، بہرین (قرنہ)، وریق (دن غازی)، بولونیا (سوسر) اور بارش (مرج)۔

طرابلس پہنچنے سے پہلے بحریرین کے برقت سے مقدمہ بنانے کا ایک لشکر دوسے کرموچہ قرآن<sup>۲</sup> میں ذویل<sup>۳</sup> کی طرف بھیجا۔ عقیدہ لیلانہ ذویل فتح



قرآن (لیون) میں چٹاپوس نام لکھا



دن غازی کا پتہ بحر (لیون)

۱۔ برقت، عرب مصطفیٰ نبیام لیبیا کے ایک شہر (موجودہ الریح) اور اس کے گرد و پیش کے علاقے، یعنی برقاہ (Cyrenaica) کے لیے استعمال کرتے تھے جو ایک جزیرہ نما ہے اور مشرقی بحیرہ روم میں لگا ہوا ہے اور پہلے کرش لکیر (Syria) کے درمیان واقع ہے۔ اس کے جنوب میں مشرقی لیبیا کا وادی واریس سرا ہے، اس جزیرہ نما میں شمال اقصیٰ (سیزیرا) ہے جس کی بلند ترین پہاڑی سرحد (Cyrene) کو پتا توڑا گیا، کے کھنڈروں کے جنوب میں واقع ہے اور 888 میل اونچی ہے۔ الریح کے سامنے بنی غازی کا ساحل مہمان ہے۔ پہاڑی دور میں یہاں چٹاپوس، یعنی چٹا پستیاں (مرلی میں اٹا پوس) بمبائی گئی تھیں، یعنی سرحد اپولونیا (مورنی) سوسر، برکت بارقت (الریح)، یوسیریس (ریٹیکہ) بنی غازی، اور توجہ (توکرہ)۔ اس زمانے میں شاہنشاہوں سے مشرب Ptolemas (ظہیرہ) اور Domis (دریش) وجود میں آئے۔ 1811ء میں یہاں اطالوی حملہ آور ہوئے تاہم وہ مکمل 1931ء میں برقت پر قبضہ کر سکے۔ اطالوی وزیر 1942ء تک برقت (برقیہ) پر قابض رہے۔ (اردو دائرہ معارف اسلام، 4/ 425)

۲۔ قرآن: لیبیا کا یہ صوبہ طرابلس کے جنوب میں صحرا سے اقصیٰ کی سطح مرتفع کا ایک حصہ ہے۔ یہ شمال میں جبل افسودا، جزال الخرقہ اور مروج الاسود اور جنوب مغرب میں طاروق (الواہز) کی سطح مرتفع تاہلی کے مشرقی بازو سے گھرا ہوا ہے۔ اس کا 90 فیصد رقبہ لٹی وین صحرا ہے۔ نداس، نرزل اور مہا اس کے مشہور وادیے ہیں۔ قرآن کا رقبہ ایک لاکھ 86 ہزار مربع میل ہے۔ (اردو دائرہ معارف اسلام، 353/15 - السنہ فی الاقلام)

۳۔ ذویل: یہ جنوبی لیبیا کے صحرائی راستوں کا عظیم ہے، اناقلہ شہیا میں واقع ہے۔ ذویل (بھال اور سی ذویل) قرآن کے دار الحکومت، آذان (دھان) سے اس دنیا کی مسافت پر باوا اسودان کی سرحد پر واقع تھا۔ یہاں کے رہنے والے اپنی مسلمان تھے۔ یہاں گرامان، کوٹے اور بھرے سے 2۲ آئے۔ چورا اور طام ذویل سے دسار کو بھیجے جاتے تھے۔ لوٹس میں واقع ذویل المہدیہ یا ”ذویل“ عہدہ قائد المہدی (محمّدی 322ھ) نے تعمیر کرایا تھا اور یہ اس کے دار الحکومت مہدیہ (لوٹس) کے خانات میں تھا۔ (اردو دائرہ معارف اسلام، 10/ 316)



کر کے کامیاب ہوئے۔ ادھر عمرو بن لوط نے 23ھ (644ء) میں سرٹ<sup>1</sup>، ہلدہ اور طرابلس کے بعد دیگرے فتح کر لیے، پھر حضرت زہیر بن قوام بنی نضیر کو صیرات<sup>2</sup> کی فتح پر روانہ کیا۔ انھوں نے صیرات والوں کو شکست فانی دی۔ اس لڑائی میں عمرو بن لوط بھی ان کے پیچھے چلے آئے اور انھوں نے مل کر شریں فتح کر لیا جو نفوس نامی پہاڑیوں پر آباد تھا۔ اب انھوں نے نمر بن ارمطہ بنی نضیر کو دوران<sup>3</sup> کی فتح پر بھیجا۔ سر لوط نے 23ھ (644ء) ہی میں دوران فتح کر لیا۔ وریں لڑائی، عمرو بن ناضیر بنی نضیر عمرو بن لوط کے حکم پر اپنے صدر مقام لسطہ کا قلعہ آئے کیونکہ امیر المومنین بڑا تھوڑا اسلامی سلطنت میں مزید توسیع نہیں چاہتے تھے۔ عمرو بن ناضیر بنی نضیر نے پیچھے برقعہ میں حقیقہ لٹو کر نائب مقرر کیا۔



پالس، کھد، تھراس (لیویا)

صیرات، لیبیا کے، وریں لوط

1. سرٹ (سرٹ): یہ پتھر پر رام کے ممالک پر بنے اور طرابلس، مغرب کے بلقان واقع ہے (معجم البلدان، 208/3)۔ سرٹ پتھر پر رام کی قسطنطین کے ممالک پر واقع ہے۔ اسے سرٹ (Sirt) یا سیرت کہا جاتا ہے۔ اس فتح کا ایک قدیم نام سیرٹس (Syrtes) بھی ہے۔ (آسٹور، انٹرنیشنل ریفورس ڈی مشرق وسطیٰ، ص 28/4)۔
2. صیرات: لیبیا کا پتھر پر رام کے ممالک پر واقع ہے اور حجازی اثرات کا ایک اعلیٰ مرکز ہے۔ (زاویہ، طرابلس اور صیرات کے مابین واقع ہے۔) صیرات کی بنیاد دوسری صدی ق م میں لیبیوں نے رکھی تھی، پھر یہ وہی لڑاؤ لیبیائی اور باغی قسطنطین کی قیادت کے لیے مضبوط بنا دیا۔ (المعجم، ص: 344)
3. دوران: یہ لیبیا کے جنوبی حصے میں واقع ایک شہر ہے۔ دراصل یہ وہ شہر ہے جس میں سکس اور مصری عرب آباد ہیں اور ان کی جامع مسجد ایک ہے۔ سرٹن الی ارمطہ بنی نضیر نے انھوں نے 23ھ) کے بعد یہاں کے باشندوں نے انکسرت کر دی تھی، چنانچہ عہد معاویہ میں عزیز بن عاص بنی نضیر تھراس (سرحد الجزائر پر شمال مغربی لیبیا کا ایک قصبہ) کی فتح سے تاریخ نوکر 6 سوواروں کے عہد اور دوران پہلے اور ان لوگوں کی ہتھیاروں کی۔ انھوں نے (طبرستان) لیبیوں کے سردار کی ایک کاف ڈی۔ ان دنوں دوران لیبیا کے سویلوں ان کا دار الحکومت ہے اور یہ نندہ گاہ ویرت سے تقریباً 280 کھجڑے جنوب میں ہے۔

(معجم البلدان، 366/5، الممالک المسلمکة العربیة السعدیة والاندلس)



## پینس، انگریز اور مراکش کی فتح

امیرالمومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مغرب کی طرف اسلامی فتوحات کا دوسرا دور 27 اور 647ء میں شروع ہوا تاکہ مصر کو مغرب کی طرف سے درپیش رہی خطہ کا خطرہ زائل ہو جائے، چنانچہ 20 ہزار کا اسلامی لشکر عبداللہ بن سعد بن ابی سرح بنیوکی کی قیادت میں فتح کے پھر برے لہر اتانہیندہ<sup>1</sup> پہنچ گیا جس مقام کے قریب تھا جہاں بعد میں قیروان آباد ہوا۔ وہاں کے روئی حاکم نے جبر سے صلح کے لیے 25 لاکھ دینار کی پیشکش کی۔ عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ نے پیشکش قبول کر لی اور لوٹ آئے۔

بعد میں نثر بن زید نے مہیشکی کی تو عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ 29 اور 649ء میں پلٹ کر گئے اور سیوط<sup>2</sup> کے مقام پر اہستہ فکست دہی۔ جرجہ، بارماگیا اور اس کی بجلی گرفتار کر لی گئی۔ مسلمانوں نے افس علاقہ کی جانب سے تادان کی ادائیگی قبول کر لی اور صحران کے ہاتھ میں چادڑ کر واپس آ گئے۔ مسلمانوں کا یہاں جزیہ قبول کرنا اور اہل شرک و ایمان دنیا اس امر کا مانع نہ ہو کہ جہاد سے ان کا مقصد محض اپنی سلطنت کو وسعت دینا نہیں تھا بلکہ وہ جمعیت اسلام کی راہ میں پیش آمدہ خطرات دور کرنا چاہتے تھے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد میں بربروں نے دوسری بار مہیشکی کی تو انھوں نے 45 اور 665ء میں معاویہ بن عبد مناف سکونی کو بنامست فرو کرنے کے لیے بھیجا۔ انھوں نے 47 اور 667ء میں جرجہ<sup>3</sup> فتح کر لیا، پھر وہ قیروان کے علاقے میں چٹار کرتے ہوئے

1 منبہ: بنی افریقہ اور صحرائے اعظم میں کماری پانی کی پھٹی چھتیں مسجد کھلاتی ہیں جن سے ٹھک حاصل ہوا ہے۔ منبہ: مسند بنی افریقہ قیروان (تاریخ) کے ذریعہ مشرق میں واقع ہے۔ (المسند فی الاصلاحات) 6 قریب کارو میں موما چتر لکھا ہوا ہے۔

2 منبہ: یا منبہ: افریقہ کا پھر منبہ: دہی نکران نثر کا (اراقموت تھا (معجم البلدان: 1877)۔ منبہ: یا "بائیں" قدیم تونس کا ایک شہر ہے جو قیروان سے 81 میل دور جنوب مغرب میں ہے۔ 14 دہی کے پہلی نثر جرجہ (Gregorios) سے جنگ عظیم میں شروع ہوئی اور اس سے ایک سال پہلے جرجہ نے قیروان سے اپنی آزادی کا اعلان کر دیا تھا کیا ہوا ہے کہ جرجہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں لگ گیا۔ یہ غیر اقلب ہے کہ افریقہ نثر جرجہ نے اپنے دارالحکومت کے طور پر قیروان کے بجائے منبہ کو منتخب کیا جو (اردو دائر المعارف اسلام: 635/2) منبہ (الافریقین کا مرکز ہے۔ یہاں دہی نثر سلف (Sufatula) کے گھر میں۔ (المسند فی الاصلاحات)

3 نثر بن زید افریقہ (شمالی افریقہ) کا سب سے بڑا جزیرہ ہے۔ اس کا رقبہ 514 مربع کلومیٹر ہے۔ یہ تونس کی فتح تونس (Gabea) قدیم Little Syrtis میں (العصر) میں واقع ہے۔ اس کے مغرب میں بحر ہیرا اور آٹا کے اظہار اور مشرق میں آٹا کے نام ہے۔ جزیرہ کے گرد سحر سے تم گرا پانی ہے، چنانچہ 283 ق م میں پہلی کارٹجی جنگ (Punic War) کے دوران میں ایک دہی بڑا سمندری جہاز کے وقت جرجہ کی دہت پر چڑھ کر لگایا تھا۔ پہلی صدی مسیح میں جب برقیہ (جنت افریقہ) کو لایا گیا تو جنت سے یروانی بھاگ کر جرجہ آ گئے تھے۔ اس کے بعد یہ جزیرہ کے بعد دیکھ دیا سفیراٹس افریقہ (Tppolonia)، دہال قوم اور لاطینی حکومت کے زیر اثر اور 1195ء سے 1432ء تک سلف (سکی) اور راجون (Aragon) کے کئی حکمران بار بار جرجہ پر حملہ آور ہوتے رہے۔ سولہویں صدی مسیح میں جرجہ اسپین اور عثمانوں کے مابین جنگ کا مرکز بنا، باقی کر شمالی افریقہ اور مغرب نے 31 جولائی 1580ء کی جنگ جرجہ میں سپرانی جرجہ کو چھوڑ دیا۔ سپرانی حملہ آوروں کی پٹیل سے یہاں برج اڑس (کھوپڑیاں کا قلعہ) تعمیر کیا گیا۔ اگلی صدیوں میں جرجہ افریقہ اور مغرب کے مابین غلاموں کی تجارت کا بازار تھا جی "گامہ" نے 1848ء میں غلاموں کی تجارت پر پابندی لگا دی۔ (اردو دائر المعارف اسلام: 145، 147، 148)



تقریبات اولیہ کا مرحلہ (مرحلہ اول)

۱۔ مجھے اراستہ فتح کر لیا۔ امیر محادیہ علیؒ نے 668ھ/48ھ میں محادیہ بن عبد الجبار عقبہ بن نافع قرظی رضی اللہ عنہما کو والی مقرر کیا۔

اس دوران میں رویوں نے فراطبہ (قوس) کے لیے کمک بیچ دی تو معاویہ بن جندبہؓ نے سطلہ کی طرف پیش قدمی کی جہاں ان کے قریب تقریباً تین سو غولہ جنگ ہوئی جس میں مسلمانوں نے فتح پائی۔ اس دوران میں رویوں نے جلادہ میں 30 ہزار الفکر جمع کر لیا تو معاویہ بن جندبہؓ نے ان کو بھی شکست سے دوچار کیا اور مسلمان شہنشاہوں میں داخل ہو گئے۔ 669/49ھ میں معتبر بن نافع غزوہ قس سے اس

[illegible]

(أرويو،<sup>١</sup> معارف العامة: 18-20، 536-541، مجمع البلدان: 420، 4، أسد الغابة: 58/4)

جنوز (Bizerla) کے پولیس کے عاملی کا ہدف بن کر رہا۔ وہیں سے کل روز پانچ بجے۔ جب شہر کے اندرون سے ٹھنی تھوڑا قتل ہوئی اور باہر پھیلے  
 پولیس کے انتظامہ پر۔ چنانچہ مئی کے مہینے میں جن جن علاقوں کے ساتھ عزت پر چکی بنیوں گاہ۔ 940ھ = 1534ھ میں شہر کے خیر العین باہر رہا  
 کا عرصہ اختتام ہوا۔ 941ھ = 960ھ کے مہینوں کے بننے میں رہا۔ 1199ھ = 1785ھ میں اہل شہر کی تادمی سے عزت بنی۔ 942ھ = 1030ھ کا واقعہ  
 926ھ = 925ھ/4 (اور وہاں وہاں مخالف اسلامہ)

[illegible]

لشکر کی قیادت میں آئیں پہنچے جو امیر معاویہؓ نے روانہ کیا تھا۔ راستے میں نو مسلم بربر بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ عقبہ بن نضیر سرست پہنچ کر 400 کلو سواروں کے ہمراہ نکلے اور اعلیٰ دوران کو نکست دے کر دوسری بار اناطولیہ پر چڑھ کر دیارے پر پہنچے۔ پھر انھوں نے جرمہج کر کے جنوب کو یافا کی اور زلیکے تک کا واز کا علاقہ فتح کر لیا۔ اس کے بعد اپنی فرودگاہ (مستقر) سفیراس (موجودہ ندراس) کو تھے آئے۔



قرطاج (کارٹیج) کے کھنڈر



روشنی کا چراغ (فارس)



مذہب کا ساحل (سینٹس)

عقیدہ بنی کا فتح کینیڈا کی شہادت

اب عقیدہ کینیڈا نے ماسل سے ذور پھیل نظرس کے جنوب کی طرف سے نظر کشی کی۔ وہ قیردان کے ختام تک پہنچ گئے اور انھوں نے وہاں اس شہر کی بنیاد رکھی۔ اس کے بعد عقیدہ بن نافع کینیڈا چند سال اس ولایت (صوبے) سے دور رہے (جبکہ وہ اٹلیا جزیرہ ان کے چائینا بیٹے۔) پھر 62ھ 681ء میں یزید بن معاویہ نے دوبارہ انھیں ولایت (افریقہ) پر مامور کیا۔ عقیدہ کینیڈا نے واپس آ کر المغرب<sup>1</sup> کے جہاد کا پیر آغا کیا حتیٰ کہ وہ البحر المحیط (بحر اوقیانوس) کے ساحل پر پہنچ گئے۔<sup>2</sup> منجہ مراکش سے فارغ ہو کر عقیدہ کینیڈا نے قیردان کی جانب واپسی کا ارادہ کیا۔ انھوں نے زیادہ تر فوج آگے روانہ کی اور 300 مجاہدین کے ساتھ ان کے پیچھے آئے۔ راستے میں بڑیوں اور روہیوں کی ایک جمیت نے انھیں گھیر لیا۔



مسجد حسن ثانی (دارالجماء)

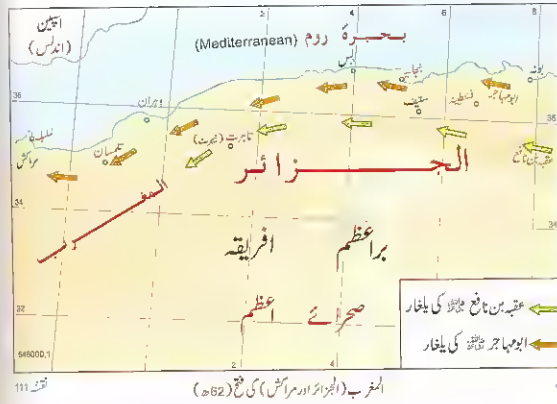
مراکش (Morocco): ثانی فریقہ کا ملک مراکش (المملکۃ المغربیہ بالمغرب) کثیرہ رہا۔ آج کے شمال مغربی افریقہ کے ماسلوں پر افریقہ کے مغرب میں اور موریتانیہ کے شمال میں واقع ہے۔ اس کا رقبہ 7 لاکھ 40 ہزار 850 مربع کلومیٹر اور آبادی تقریباً پانچ کروڑ ہے۔ موجودہ دار الحکومت ریباط ہے اور قاس و دارالجماء (کاسابانکا)، مکناس، مہدیہ و اور تھوانا اہم شہر ہیں۔ اس میں کوہستان فلس کے نیچے وسطی اٹلی، فلس المتوسط اور فلس البشیر کا تعلق پہلے ہوئے ہیں۔ شمال میں جبل ریبات اور مغرب میں ماسلوں اور قاس کا میدان اور جنوب میں صحرا (صحرائہ صحرائہ) واقع ہے۔ آج بھی مدنی مسجدی ہے اس پر اور کئی مراہطوں،

1 المغرب: یہ نام عرب مصنفین افریقہ (ثانی فریقہ) کے اس علاقے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ شہرستان یا فریقہ کو چپ (Africa Minor) کہتے ہیں اور رومی میں طرفاس (لیبیا)، قوس، الجزائر اور مراکش شامل ہیں۔ بعض افریقہ مشرقی، اسپانیہ (اندلس) کو بھی المغرب میں شامل کرتے ہیں۔ بعض مصنفین (رومی و قس) نے مجرورہ (نئے مصر اور برص) (مشرقی لیبیا) کو بھی المغرب میں شمار کیا ہے، تاہم اسی ظہور کیا ہے کہ المغرب کے لوگ مصر اور برص کو اپنے ملک کا حصہ نہیں کرتے۔ المغرب کو عرب میں صدوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ افریقہ (مشرقی لیبیا و قوس)، المغرب الادیم (المجرورہ) اور المغرب الاصلی (مراکش)، (آزور وائرہ معارف اسلامیہ: 390/21)۔ ان دنوں المغرب بحر اوقیانوس کی لاط سے مراکش، الجزائر، تونس، لیبیا اور مصر پر مشتمل ہے، چنانچہ 1969ء میں ان ملکوں پر مشترک اتحاد المغرب العربی کا قیام عمل میں آیا، تاہم کوئی شہر اسے المغرب سے مراد ملک مراکش ہے۔ (المستند فی الاعلام، ص: 538، صفحہ 17)

2 62ھ میں عقیدہ بن نافع کینیڈا جہاد کے لیے مغرب کو روانہ ہوئے۔ انھوں نے اپنا نہ دار یا مہاجر (مہاجر) کے مقامات پر رہیں کو کھستہ دی اور تمام مراکش کو فتح کرتے ہوئے بحر کلمات (اطلانک یا اوقیانوس) کے ساحل تک پہنچ گئے۔ ماسلوں پر عقیدہ کینیڈا نے اپنا گھوڑا سمندر میں اٹل کر کیا۔<sup>3</sup> انہی اے سمندر دگر پیرے راستے میں جاگتے ہوئے جہاں کو جہاں تک نہ پہنچتی تھی، جس جہی راہ میں جہاں کرنا چاہا۔<sup>4</sup> تاریخ اسلام، اکبر شاہ ثانی، باب آدنی: 662، 661 (662، 661) کے ایک قصہ کے دوسرے مصر میں، ماسلوں کے راستے نے اسی دھننے کی طرف اشارہ کیا ہے۔

دشمن تو دشمن ہیں رہا بھی نہ چھوڑے ہم نے  
مجر خلافت میں دوڑا دیے چھوڑے ہم نے  
مجر خلافت (مجاہدین) کے ساحل پر جہاں عقیدہ کینیڈا نے گھوڑا سمندر میں ڈالا تھا، وہ مقام ان دنوں شرف العطا ہے۔ (سزائے محمود لکالی)

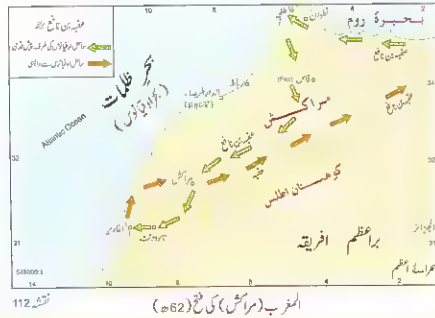
مختبرہ قیطان اور ان کے تمام ساتھی لڑتے ہوئے شہید ہو گئے، مگر بربروں نے ایک بہت بڑی فوج اکٹھی کر لی تو مسلمان طرابلس کی طرف پسپا ہو گئے۔ بربر سردار کسلہ ۱ محرم 6۹۹ھ ۱ ستمبر 683ء میں قیطان پر قابض ہو گیا۔ پانچ سال اس علاقے پر اس کا تسلط رہا۔ 688/۷۶9ء میں خلیفہ عبدالملک بن مروان نے برقت سے ڈیہریہ میں قیطان کو شکست دینی کا حکم دیا۔ ڈیہریہ کی چٹان قدی کی خبر سننے ہی کسلہ قیطان چھوڑ کر بھاگ نکلا۔ ڈیہریہ نے اس کا تعاقب کر کے کس کے مقام پر بربروں کو شکست کا شوق دی۔ کسلہ اور اس کی بیٹی فوج ماری گئی۔ وہاں ہی ڈیہریہ کو رمیہوں کے شعلے کا سامنا کرنا پڑا جو اچانک حلقہ کی طرف سے برقت پر چڑھ آئے تھے۔ ڈیہریہ میں قیطان یونیاں درد کی جنگ میں کھارے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ (690/۷71ء)



۶ عالمی اطرباب ابراہیم ہر چارے اپنے چاہنے والے تھے۔ ان کے تعلق سے کوہ صیقل کی بھی کہ بربری تو مسلم کسلہ سے ہو چکا تھا۔ کسلہ کو ابراہیم ہر نے مسلمان کیا تھا اور وہ اس کے مزار سے واقف تھے۔ لیکن مختبرہ قیطان نے ان کی اس بات پر زور دیا کہ وہی اور کسلہ کو بدستور اپنی فوج کے ایک چھوٹے دھننے پر فائدہ دیا۔ مغرب (مراکش) کی فتح سے وہاں ہی یہ حبیب مختبرہ قیطان چھوٹے سے لشکر کے سربراہ بن گئے۔ ان کے مقام پر پہلے قوی اور بربری منایا گیا تھا۔ کسلہ بھی موقع پا کر ان سے چھوٹا اور ایک مسلم لشکر چڑھا لیا جس نے چاروں طرف سے مسلمانوں کی گھلن بھیت کو گھیر لیا۔ مختبرہ اور ان کے ساتھی چاہے بہن داد جماعت دیتے ہوئے ایک ایک کر کے شہید ہو گئے۔ (تاریخ اسلام ۱۲۱ کیرتھ مناس نجیب آبادی، 682/691ء)

قرطاج کی بغاوت اور مراکش کی از سر نو فتح

77ھ/696ء میں حسان بن نمیر نے 40 ہزار کے لشکر کے ساتھ قرطاج کا رخ کیا اور مراکش کو شکست دے کر قرطاج پر قبضہ کر لیا (78ھ/697ء)۔ مگر بربروں نے کاہن کی قیادت میں وادی سکناہ کی جنگ میں حسان کو شکست دی اور انھیں قابس<sup>1</sup> تک پسپا کر دیا۔ اسی ناکامی میں رومی بحر قرطاج پر آن قابض ہو گئے لیکن حسان بن نمیر کو 40 ہزار کی کمک ملی گئی تو وہ 84ھ/703ء میں لوٹ کر قرطاج ورجوئے اور انجم کے مقام پر کاہن کو شکست دی۔ کاہن ماری کی اور حسان نے وہ بارہ قرطاج چھ کر لیا۔ اس کے بعد وہ وفاق لوٹ آئے۔ ان کی جگہ 88ھ/706ء میں سبکی بن نصیر<sup>2</sup> کو افریقیہ وغرب کا گورنر مقرر کیا گیا تو انھوں نے توحات کا دائرہ مراکش (المغرب) اور تونس تک پھیلایا دیا۔



1. قابس: پہلی فتح قابس پر واقع تونس کی بندرگاہ ہے۔ یہاں یہودیوں یا غیر یہودیوں کی قوم نے قبضہ کر لیا تھا۔ (المسجد فی الاخوان)
2. ماری: ماری بن نمیر بن عبد الرحمن بن جعفر بن عبد الملک کے مرنے کے بعد بربروں میں سے ایک تھا۔ وہ 84ھ/640ء میں پیدا ہوا۔ اس کا باپ نصیر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی فتح میں افریقیہ میں ماری کے معاویہ کی طرف سے فوج پر چڑھائی کی اور وہاں ان کے عیب کے طور پر کام کیا۔ ماریہ کی جنگ میں شرکت کے بعد ماری عراق میں خلیفہ عبدالملک کے بھائی بشر بن مروان کا وزیر اور نصیر رہا۔ 78ھ میں است وادی افریقیہ ناکام گیا۔ ماری نے زیر قبضہ ہمارا و زانیہ کنام اور مصباحہ کو فتح کیا۔ اس کے بیٹے معاویہ نے خود وادی افریقیہ میں صلابہ (جزیرہ کبلی) کا ایک شہر فتح کیا اور جزیرہ مروانیہ (اگلی) پر حملہ کر کے اس کے بعض شہروں کو فتح کیا۔ معاویہ بن ماری کو (سپاہی بزرگ) سیرت (Majorca) اور مروتہ (Minorca) کا فوج بھیجا گیا تھا۔ یہ خلیفہ ولید بن معاویہ کے 86ھ یا 89ھ میں ماری کو وادی مصر عبداللہ بن مروان کی بھانجی سے آؤ کر کے افریقیہ وغرب کا مستقل گورنر بنا دیا۔ فتح انڈلس کے بعد ماری کا ارادہ تھا کہ وہ یہاں کو فتح کرے۔ ہونے پر است قسطنطینہ شام پہنچے مگر خلیفہ ولید کو کتبہ نہیں ہوئی اور اس نے محمد بنج کر ماری کو واپس آنے کا حکم دے دیا (ارو و دائرہ معارف اسلام) : 803/21-808)۔ جب ماری افریقیہ ہوا (82ھ) تو وہاں ایک خانہ 40 لڑکے پائے گئے جو انجیل کی تصویم پارہے تھے۔ ان میں سے ایک لڑکے کا نام نصیر تھا۔ اسی نصیر کے بیٹے ماری بن نصیر نے المورہہ سال 12ھ میں شہرت پائی (تاریخ الطبری: 577/2)

## انڈلس (اسپین) کی فتح

1

### فتح انڈلس کا پس منظر



مہمگراہیہ کا ایک منظر

جب مغرب (شمالی افریقہ) کی فتح مکمل ہوئی، اس وقت انڈلس (اسپین) کی گاتھ سلطنت داخلی فتوحات اور انتشار کا شکار تھی۔ کچھ عرصہ پہلے راڈریگ (Radrigo) نے سائبیٹا (Sabiya) اور ویرا (Vera) (طیلس) کے کمسن بیٹے وگہ (Achia) سے تخت بھین لیا تھا، چنانچہ وگہ اور اس کے ہمراہوں کے لیے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں رہ گیا تھا کہ وہ اپنی حکومت و انذار واپس لینے کے لیے مسلمانوں سے مدد طلب کریں۔ اس سلسلے میں جس شخص نے مسلمانوں سے الفت و شہد کی، وہ گاتھ حکومت کی طرف سے حاکم سپہ<sup>2</sup> کاؤف جیٹین تھا۔ یہ امر طاری بن کر ان کے سمندر پار انڈلس میں اپنی فوج اتارنے کا سبب بنا۔ انڈلس میں پہلی فتح کے بعد مسلمانوں نے دیکھا کہ اگر انھوں نے باقی علاقے فتح کیے بغیر چھوڑ دیے تو وہاں ان کی کیناں جاسے گی اور اس سے انڈلس کے بہت قریب ہونے کے باعث بلا و غریب متاثر ہو سکتے تھے۔

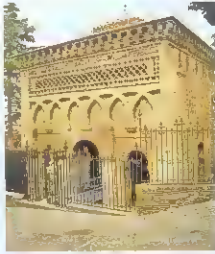
فتح انڈلس میں کاؤف جیٹین کا کردار

اسپین میں رواج تھا کہ امر اور داخلی کام اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو دار الحکومت طلیطلہ (Toledo) کے شاہی محل میں بھیج دیے جتے تاکہ وہ شاہی

1 اسپین، مغرب یوٹی گلب اسپانیا (Espana) اسپانیا (اسپین) کو عام طور پر انڈلس کہتے تھے۔ یہ دراصل ہسپانیہ کے جنوبی حصے کا نام تھا جس پر کچھ مدت بعد شمالی قوم گائٹھ (Geta) اور انھوں نے مشترکہ علاقے کا نام وندالیہ (Vandalicia) رکھ دیا۔ اسی کو عربوں نے انڈلس کہا شروع کر دیا۔ (انٹرنیوینل ہسٹریکس نامہ 1714) انڈلس کی نسبت سے آج کل اسپین کے جنوبی صوبے کا نام اندلس (Andalusia) ہے جس میں قرطبہ، اسیطیلا اور گرناتہ کے تاریخی شہروں شامل ہیں۔ اس وقت انڈلس اور اسپین کی دو جہت تسمیہ کے حوالے سے گفتگو ہیں۔ "سب سے پہلے جس قوم نے یہ سرزمین آباد کیا وہ "انڈلس" کہلاتی تھی چنانچہ ان کے نام سے گلب موسم 14 ہجری میں عرب درکر "انڈلس" کہلا دیا۔ تصدیقی اسے انڈلس کے نام پر اختیار کیا (Espana) کہتے ہیں جسے یہاں ٹولی دئی گئی تھی۔ یہی کیا جاتا ہے کہ یہ ایک ہسپانیہ انڈلس کی طلیطلہ کے نام سے موسوم ہے۔ یہ بھی انھوں نے زمانے میں یہاں حکمران تھا اور یہی کہتے ہیں کہ اس کا نام انڈلس دینے پانچھ دنوں کے نام پر رکھا گیا ہے۔ یہاں پہلا آباد کیا تھا۔ (تکمیل فی الفیہ: 204/4)

2 سبوت (Ceuta): یہ مراکش کے شمالی ساحل پر ایک ہسپانوی علاقہ ہے۔ اسپین نے اس پر 1980ء میں قبضہ کیا تھا۔ سبوت ایک آزاد بندرگاہ اور فوجی چھانڈی پر مشتمل ہے جو آئے دن شمالی اطراف کے دہانے پر واقع ہے (آکسفورڈ انگریز ڈکشنری)۔ پانچویں صدی ق م میں ایل قرطاج نے مراکش کے ساحلوں پر چار سات ڈاکڑیاں قائم کیں ان میں سے ایک سبوت (Septem) کا سبوت بھی تھا۔ ہسپانویوں سے پہلے 1495ء میں پرگنٹیناں نے سبوت پر قبضہ کیا تھا (اردو واٹر مائٹ: اسلام: 314-308/20)۔ سبوت برقیہ سے مراکش کا حصہ ہے مگر اسپین مغربی طاقتوں کی بہت پانی کی جگہ اس پر قابض ہے۔

آداب کچھ نہیں۔ کاؤنٹ جوئین کی بیٹی ٹورنڈا کو بھی شادی میں رہنا پڑا۔ وہ بہت خوبصورت، دلکش اور تہیجی۔ اس نے اپنے باپ سے شکایت کی کہ ٹاور دارک (عربی میں رزرق یا لندرق) نے اس کی عزت لوٹ لی ہے۔ جوئین نے رازک پر ناراضی ظاہر کی اور طارق بن زیاد سے رابطہ کر کے مسلمانوں کو انٹرس پر مسئلے کی زنجیر دی اور اس سلسلے میں تعاون کی پیشکش کی۔ طارق اس وقت طبرقہ کا حاکم تھا۔ طارق، جوئین کے قتلوں پر حیرتزداد رہتا تھا لیکن ان کے انتقام کے باعث وہ ان پر کاٹش نہ دوسکا۔ ایک دن اچانک جوئین بغیر کسی اطلاع کے پاس پہنچا اور اس کے سامنے آئے پاسے پارکر کے اگلے میں داخل ہوئے۔ طارق نے ان سے پوچھا کیا۔ طارق اپنے امیر موئی بن نصیر کے پاس قہر دان پہنچا۔ موئی نے اس کا منصوبہ سامنی خلیفہ دایید بن مہوالفک کی خدمت میں پیش کیا اور خلیفہ کی رضا مندی حاصل کر کے<sup>1</sup> طریف بن مالک کی قیادت میں 500 چاہوان روانہ کیے جن میں 100 کھڑ سوار تھے تاکہ جوئین کے پکان کی سچائی کا اعجاز ہو سکے اور پھر مسلمان اس کے ہمراہ بڑی پلٹ کر گئیں۔ اس لشکر نے انٹرس کے ساحل پر کئی کامیاب کارروائیاں کیں۔ اور طریف جس جگہ ساحل پر آباد آہ آج تک اس کے نام سے معروف ہے۔<sup>2</sup> طریف کا مالی اور تھیر مال ہیئت کے ساتھ لوٹا اور اس نے جوئین کی فراہم کردہ اطلاعات کی تصدیق کی۔



مسجد جامع (عیدہ) زمرہ جہاں علی ہے

لیٹلے: چھریڈر کے جنوب میں دریا کے (Taquis) پر واقع ہے۔ اس نے مہم انٹرس (92ھ/711ء تا 997ء/1492ء) میں شرکت کی۔ پانچویں صدی عہری میں ملک الفوٹ کے دور میں یہ بنی ڈھانوں کا دار الحکومت رہا (المسجد فی الأندلس، ص: 257)۔ رہنما نے "تلم" (Toletum) کو 193ء ق م میں فتح کیا تھا۔ ان کے مہم میں انہیں میں سمیت کا دور دورہ ہوا۔ 418ء میں طریف پر فسیوٹی (Visigoth) قبیلے کے انھوں نے طریف کو اپنے تحت لایا اور جب شاور کاڑے 557ء میں سمیتے قتل کی کہ پھر پھر انھوں نے انھیں کاٹا کی صورت میں کہا (دور دور معارف اسلام: 632/12)۔ مسجد نور (Mezquita de Cristo de la Luz) طریف کی دس مہمیں میں سے پانی ماہ اور مہم ہے۔ یہ مسجد عرفہ لال مسلمانوں کی آبادی "ہینڈ" میں واقع تھی اور "مہم الہرم" کہا جاتا تھی۔ کوئی رسم اللہ میں اس کے بعد دروازے پر تحریر نمایاں ہے۔ "مہم اللہ لال" الہرم میں حدی جی نے اپنے سرسکے سے یہ مسجد کوئی اس کے لیے دلائل سے بہت کا خواہجہ ہے۔ یہ اللہ کی مدد سے موئی بن علی، مہم فرات کے ذریعہ دانت 390ء میں مکمل ہوئی۔ 1089ء میں الفانوسم نے طریف فتح کیا تو اسے گرجا قرار دے دیا گیا۔ 1188ء میں الفانوسم نے "مہم سلف" ہان کے پٹس کو سے دی اور پھر اس کا نام کلساے سلف (Ermita de la Santa Cruz) قرار دیا۔ (کلی پٹلی)

1. موئی بن نصیر کے خدا کے جہاں میں امیر المومنین نے قتل کیا۔ مسلمانوں کو جنگ کی ہنگام تک محدود رکھا اور انھیں حدود کے شرعی فرائض میں نہ ڈالو۔ "مہمیں نے دیکھ کر خوب ہلکا۔" "مسند زبیر، دہشت کشی اور دھرم ایک صفحہ (آپاٹے) ہے جو عہد (رہنم) کے (کوٹک کرتی ہے۔" طریف، رائے نے جہاں میں کھانا "اگر سورہ مال دیکھی جی ہے ہمیں تم نے ہان کے پتہ چھاپ بار سے بھیج کر وہاں کی مخلوط حاصل کرو۔" (الکامل فی التاریخ لابن الأثیر: 267/4)
2. ہنر ماہی از زمرہ طریف بن مالک معارفی موئی بن نصیر کا موٹی (آزاد کردہ غلام) تھا۔ وہ رمضان 91ھ/ جولائی 710ء میں جس مقام پر آج قائم ہے جہاں طریف کینے لگے اور اب اس کو طریف کہتے ہیں۔ (دور دور معارف اسلام: 457/12)

### طارق بن زیاد کی یلغار

ابن سنیٰ بن نصیر نے 7 ہزار کا لشکر چاک کیا جس میں اکثر بربر تھے۔ لشکر کی قیادت طارق بن زیاد کو تو نہیں کی جو رائج قول کے مطابق بربر تھا۔ بلکہ سمندر پار یہ حملہ 5 رجب 92ھ 28 اپریل 711ء کو کیا گیا۔ اسلامی لشکر مغربی چبازوں میں سوار تھا جن میں چباز کاؤف جرین کے تھے۔ مسلمان ساحل اندلس پر پہنچا کا پٹی (Calpe) کے پاس 17 سے کم اس کا نام اس وقت سے ”جبل الطارق“ معروف ہے۔

اس وقت راڈرک اپنی شمالی شمال میں پینلوڈ کے علاقے میں مصروف تھا تھا جہاں نوارے کے باشندوں نے وٹکنس (Vascons) کی قیادت میں بغاوت کر رکھی تھی۔ ابھر طارق فوری طور پر اسے لشکر کا ایک ایسے مقام پر لے گیا جس کے گرد ایک دیوار تھی جسے سورابھرب کا نام دیا گیا۔ آٹھویں صدی عجمی میں ابن بطوطہ نے اس دیوار کی باقیات کا مشاہدہ کیا۔ طارق نے وہاں سبت (مراکش) سے آئے والے چبازوں

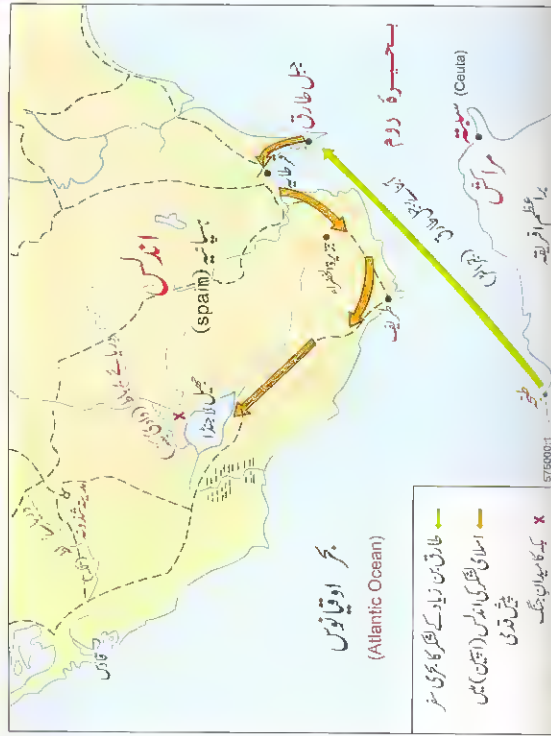
جبل الطارق (جبرالٹر) پہنچیں اور المغرب (مراکش) کے بائیں آٹھائے جبل طارق سے جو عروبہ اور افریقہ کے براعظموں کو ایک دوسرے سے جھا کرتی ہے اور پھر روم کو کھڑا دھکاؤں سے ملتی ہے۔ اس آٹھائے کی چوڑائی 14 کلومیٹر اور لمبائی 60 کلومیٹر ہے۔ اس کا نام قلعہ اندلس طارق بن زیاد کے نام پر رکھا گیا۔ جزیریہ اپنی جن جزیرہ جبل الطارق (جبرالٹر) پر اس کا نام شہر کا رہا ہے۔ (المستجد فی الاصلاح، ص: 198-197)

جبل الطارق جبل طارق شہر اور نام دیتے آئے ہے۔ یہ نام سلطنت مسعود بن کے بانی مہملوکوں نے 565ء تا 709ء میں دیا تھا۔ 1308ء میں جبل الطارق شاہ پھلکار کی جگہ چارم نے فتح کر لیا 733ء تا 1333ء کے بعد اس پر مراکش کے خوسرین بادشاہ پھر پھر جلا کا قلعہ رکھتی کر 860ء تا 1462ء میں اس پر بدیری چارم شاہ قلعہ نے قبضہ کر لیا۔ 1704ء میں جبل الطارق برطانیہ کے ہاتھ آ گیا (اردو دائرہ معارف اسلامیہ 1027)۔ جبل الطارق (جبرالٹر) برطانوی قبضہ اب تک برقرار ہے۔



جبل الطارق (جبرالٹر) شہر اور نام دیتے آئے ہے۔ یہ نام سلطنت مسعود بن کے بانی مہملوکوں نے 565ء تا 709ء میں دیا تھا۔ 1308ء میں جبل الطارق شاہ پھلکار کی جگہ چارم نے فتح کر لیا 733ء تا 1333ء کے بعد اس پر مراکش کے خوسرین بادشاہ پھر پھر جلا کا قلعہ رکھتی کر 860ء تا 1462ء میں اس پر بدیری چارم شاہ قلعہ نے قبضہ کر لیا۔ 1704ء میں جبل الطارق برطانیہ کے ہاتھ آ گیا (اردو دائرہ معارف اسلامیہ 1027)۔ جبل الطارق (جبرالٹر) برطانوی قبضہ اب تک برقرار ہے۔





کے لیے ایک بڑی جگہ بھی تیار کر دئی تھی۔

اس طرح یہ مقام مسلمانوں کے لیے جتنی خطرہ نظر سے بہت موزوں تھا جو ایک طرف سمندر کے ذریعے سے ساحل افریقہ پر واقع ہوتے تھے اور دوسری طرف اسے پیراؤں نے گھیر رکھا تھا۔ انہیں مجبور کرنا تھا کہ فوج کے لیے مشکل تھا۔ طارق نے عبدالملک بن ابی عامر کی قیادت میں ایک چھاپہ مار دستہ تھیل الطارق کے قریب پہنچ کر قریباً ۱۰۰ (Corteya) پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد انہوں نے مغرب کی طرف پیش قدمی کر کے اس علاقے پر تسلط بنالیا جو بعد میں جزیرہ الطوارہ<sup>۱</sup> کے نام سے مشہور ہوا۔ پھر ایک کچھ فوج کے ساتھ ان کی جھڑپ ہو گئی جس کا آثار اب تک قائم ہے۔ بالآخر مسلمانوں نے تھیل الطارق کا محاصرہ کر دیا۔

راڈرک کوثری تو وہیلٹ کرطیل (Toledo) آیا اور اس نے ادھر ٹھہرے فوجیں اکٹھی کر کے بہت بڑا لشکر تیار کیا جس کی نفری 40 ہزار اور ایک لاکھ کے درمیان تھی۔ اس لشکر ہزار کے ساتھ راڈرک قرطبہ کی طرف بڑھا۔ ادھر مووی بن شمیر نے قرطبہ بن مالک کی قیادت میں ۵۰ ہزار کی کمک بھیج دی جن میں اکثر شہسوار تھے۔ اس طرح مسلمانوں کی تعداد ۱۲۰ ہزار ہو گئی۔ دریں اثناء راڈرک نے اپنے لشکر کے ہمراہ مدینہ شہد کا لڑکا لیا۔ ادھر سے طارق، طرف سے ہوتے ہوئے شہد (Sidonia) کی طرف بڑھا جی کہ تھیل الطارق آنے لگی جو ایک کشادہ



مدینہ شہد میں سانا مارکا کوثری رہتی تھا جو پہلے ایک کتب خانہ تھا، کچھ سے پہلے یہاں ایک کاغذ خانہ تھا۔



جزیرہ الطوارہ (Algiers) کی خوب رنگ بھادی

۱ جزیرہ الطوارہ: یہ چھ ان ہون لیسیراں (Algiers) کہلاتے ہیں۔ اس کا عربی نام Helia Vanda (جزیرہ ہوا) سے ماخوذ ہے۔ وہی جہد میں اسے الیڈریم کہتے تھے۔ تھیل الطارق میں لیسیراں نام کے دو شہروں کا ذکر ہے۔ ایک تو جزیرے پر واقع تھا جو بعد میں دربان ہو گیا اور دوسرا اللہ دن ملک سمندر سے ۱۰ میل جہت کر تھا جس کی اہمیت اور نام بڑا رہا۔ جزیرہ الطوارہ ایک پہاڑی پر آباد ہے جو ساحل بحر تک پہنچ گئی ہے۔ وہی افسل (چھکا دریا) بحر کے درمیان سے بہتا ہے۔ اس کا نام پہاڑی زبان میں پانی ہے۔ جزیرہ الطوارہ کے دو بے شرق میں ساحل سمندر پر صید گئی۔ اس کا نام صید ہوا ایت رکھا گیا تھا کیونکہ یہاں ناری بین زیادہ کے درمیان عرب اور بربر کھیل اپنے اپنے بھڑوں کے بیچ بیچ دوتے تھے۔ ناریوں نے 245 ہجری میں اسے غارت کیا تھا۔ 743ء میں الفانس بن زعم (شاہ کھیلار) نے عین لہی شہر پر اپنی کے بعد اسے فتح کر لیا۔ 77۹/۱369ء میں سلطان غرناطہ نے اسے دوبارہ فتح کر لیا مگر چند سال بعد جہاد میں اس پر قبضہ کر کے مسلمانوں کا علاقہ بنا دیا آخر جہاد کر دیا۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیہ، 237: 239)



میدان میں گھری ہوئی ہے اور اس میدان کے پار کوہ رتین (Rein) واقع ہے۔ طارق جوش ترقی کرتے ہوئے دریائے برباط (Barabate) کے کنارے پہنچ گیا۔ اس طرح مسلمانوں نے اس تمام ساحلی علاقے پر قبضہ کر لیا جو تقریباً 80 کلومیٹر کی لمبائی اور 15 کلومیٹر کی چوڑائی میں افریقی ساحل کے بالمشابہ ٹپھیلا ہوا تھا۔



دریائے برباط (باربات) (باربات) کی گلیوں کے قریب

داؤدی کتبہ کا تاریخ ساز مسخرہ

دوئوں لشکروں میں اواخر 26 رمضان 92ھ / 19 جولائی 711ء کو دریائے برباط (داؤدی کتبہ) <sup>۱</sup> کے کنارے محسبان کا دن چڑا۔ یہ جنگ تقریباً آٹھ دن جاری رہی۔ راؤرک کے جہت اور بصرہ کی قیادت خلیفہ کے دو بیٹے گورہے تھے۔ آخر کار، دوئوں جہت اور بصرہ کے مرہو لپسا ہو گئے کیونکہ اس سے پہلے وہ طارق اور جولیوں کے ساتھ خلیفہ معاویہ کے چپکے تھے، جس کے مطابق خلیفہ کے بیڑوں کو جہن دروان جنگ میں اپنے دستوں کے مرہو لپسا ہو جانا تھا۔ اس معاہدے میں نصرانی کلب کے بعض مالدار بھی شامل تھے، چنانچہ وہ بھی بھاگ نکلے۔ جب راؤرک پر یہ کشاف ہوا تو وہ بھی راہ فرار اختیار کرنے پر مجبور ہو گیا۔ اندازہ ہے کہ مسلمانوں نے آٹھ دنوں میں سے تین دن مسلسل گوار چلائی۔ بعض روایات کے مطابق راؤرک میدان جنگ میں مارا گیا۔ بعض نے ذکر کیا ہے کہ راؤرک بعد میں شمال میں لڑی جانے والی جنگ میں قتل ہوا جس میں وہ "سگ بلا دی" لوس کورنیجوس" (Segouela de los Cornejos) کے مقام پر موتی بن قبر کے مطابق آیا تھا۔ داؤدی برباط کی جنگ میں کئی چارلسٹی مارے گئے جبکہ تین ہزار مسلمان شہید ہوئے۔

۱۔ عام نوٹس کی طرح غلط مفروضہ ہے کہ یہ میدان جنگ داؤدی کتبہ کے کنارے تھا ہے جبکہ جنگ دراصل داؤدی کتبہ کے کنارے ہوئی تھی۔ مثلاً "تاریخ اسلام" ص ۱۰۱ پر لکھا ہے: "ہسپانیہ کے قبضہ کی طرف لڑنے میں وہ دو چپے ہیں جن کے درمیان نامسا فاصلہ ہے۔ ایک دریائے لدا (Guadalete) ہے۔ دوسرا دریائے برباط (Barabate) کا کتبہ ہے جس کے راستے میں پہلے لدا آتی ہے۔ اس دریا کے کنارے دو سو سے زائد ہیں۔ ایک برباط اور دوسرا کتبہ ہے۔ ہسپانوی Veger کہتے ہیں، لہذا اس کے دو سو پانچ گنے۔ اب ہسپانوی قبضہ کو پہنچنے کا یہ ہے کہ طارق اور راؤرک میں فاصلہ کئی جنگ (بصرہ) (جس کی لدا تھا) کے قریب۔ داؤدی برباط داؤدی کتبہ کے کنارے ہوئی تھی۔" کاغذوں کو عرب قواد کہتے تھے اور راؤرک کو زرقی باور تھا " (اس کا ترجمہ پیرا تاریخ عالم، 1911ء)۔ مانیہ مولانا کا نام رسول مرہک دراصل مذکورہ پہل کا نام تھا (Janda) ہے۔ ہسپانوی زبان میں "لا" (La-Tha) بعض عربی لفظ ہے۔ اسی طرح عربی میں "داؤدی" یا "داؤا" کے معنی Valley (وادی) کے علاوہ "دریا" بھی ہیں۔

جنگ نہ پایا (یا جنگ بپا) کسی خاص مقام پر لڑی گئی، اس حوالے سے تاریخی روایات کا اختلاف اس وجہ سے ہے کہ یہ جنگ وسیع علاقے میں گئی رہی تھی یا صرف ایک مقام پر دوڑوں فوجوں میں رزم آزمائی ہوئی تھی۔<sup>۱</sup>

اس فقہ عظیم کے بعد عرب اور برسر مسلمان جنگ اعلیٰ کے پہلو میں جیتی و جیتی شامل ہونے لگے۔ اس طرح طارق بن زیاد کے لشکر میں خاصا اضافہ ہو گیا۔ طارق نے یہ چند شہزادہ کی طرف پیش قدمی کی اور جنگ کر کے اسے فتح کر لیا، پھر انھوں نے امداد (Almodovar) پر

بشارت نبوی اور طارق بن زیاد کا ایمان افرودہ خلیف

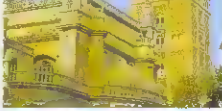
اور اس میں پیش قدمی کرتے ہوئے ایک رات طارق کو خواب تھا کہ نبی ﷺ اور چاروں خلفاء باپنی پر چلتے نظر آئے۔ وہ طارق کے پاس سے گزرنے لگے تو نبی ﷺ نے اسے حج کی بشارت دی اور ہم دیکھ مسلمانوں سے نبی اختیار کرے اور محمد پورا کرے (ذیقات الاعیان: 320/5)۔ عرب اور گرجوں میں تہ میر (قیس زاد) رازاک کی طرف سے قائم تھا۔ جب طارق اپنے لشکر کے سربراہی لادوں سے آواز تہ میر نے رازاک کو لکھا: "بنیادی سرزمین میں ایک ایسی قوم آہل ہوئی ہے کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں وہ آسمان سے اتارے جانا یا زمین سے نکلے ہیں" (ذیقات الاعیان: 324/5)۔ جب طارق بنیوں کے قریب پہنچے تو انھوں نے اپنی فوج کے سامنے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے مسلمانوں کو جہاد اور شہادت کی ترغیب دلائی اور کہا: "اے لوگو! اب راد فرار کیا ہے؟ مستعد و مجاہد ہے پیچھے ہے اور بنیوں تمہارے آگے۔ اللہ کی قسم تمہارے لیے صدفن صبر کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ جان لو کہ تم جس چیز پر وفادار ہو اس قدر بے وقعت ہو کہ تم طرف لوگوں کے دھڑلوان پر پیچھے رہی اسے بے وقعت نہیں ہوتے۔ تمہارا دشمن اسے لشکر اعلیٰ اور دافخ راک کے ساتھ تمہارے مقابلے میں نکلا ہے۔ اور تمہارے پاس کچھ نہیں سوائے اپنی تلواروں کے۔ بنیاں اگر تمہاری اچھٹھ کے دن لیے ہو گئے تو تمہارے لیے غوراک نہیں رہی ہے جو تم اپنے دشمن کے ہاتھوں سے بھیجیں لو۔ اگر تم یہاں کوئی معرکہ نہ کر سکتے تو تمہاری ہمارا آواز چائے گی اور تمہاری عزت کے بجائے تمہارے دلوں پر دشمن کا رعب چلے جائے گا۔ اس سرکش قوم کی کامیابی کے نتیجے میں تمہیں جسی دولت و وسعتی سے دوچار ہونا پڑے گا اس سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ دشمن نے اپنے قلعہ بند شہر تمہارے سامنے ڈال دیا ہے۔ اگر تم ہاتھ کی بازی لگاتے کہ تیار ہو جاؤ تو تم اس موقع سے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔ تمہیں نہیں اچھے کسی خطرے میں نہیں ڈال رہا جس میں کوئی سے خودکریز کروں۔ اس جزیرہ نما میں اللہ کا قلعہ بند کرنے اور اس کے دشمن کو فروغ دینے پر اللہ کی طرف سے ثواب تمہارے لیے مقدور ہو چکا ہے۔ بنیاں کے فوجی حلیہ اور مسلمانوں کے علاوہ خاص تمہارے لیے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے کامیابی تمہاری قسمت میں لکھ دی ہے، اس پر وہاں جاقوں میں تمہارا ذکر ہوگا۔ یاد رکھو! میں تمہیں جس چیز کی وفات دیتا ہوں اس پر خود لیکھ کبریا ہوں۔ میں میدان جنگ میں اس قوم کے سرکش رازاک پر خود ملتا ہوں کہ وہاں کا دران شاد اللہ تعالیٰ اسے قتل کر ڈالوں گا۔ تم میرے ساتھ ہی صبر کرو۔ اگر اس کی پادشہ کے بعد میں مارا جاؤ تو تمہیں کسی اور ذی قیام کا کہ کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اور اگر میں اس تک پہنچنے سے پہلے ہلاک ہو جاؤں تو میرے عزم کی بھی وادی کرتے ہوئے جنگ جاری رکھنا اور سب مل کر اس پر پلہ بول دینا۔ اس کے قتل کے بعد اس جزیرہ نما کی فتح کا کام پانچ جنگجو کو پہنچنا۔ رازاک کے بعد اس کی قوم صلح ہو جائے گی" (ذیقات الاعیان: 322.324/5)

۱ اہل علم ان لکھتے ہیں: "دوڑوں فوجوں میں میدان شریف میں جنگ ہوئی" (ذیقات الاعیان: 324/4)۔ شریف کو اگرچہ بنی میں Xeres تھا ہے۔

کا مایاب یقیناً رکھی اور وہاں سے قمریہ (Carmona) لیٹ آئے۔ اس کے بعد انھوں نے اشبیلیہ (Sevilla) کا رخ کیا۔ اہل اشبیلیہ نے جو یہ کی شراب پر مسلط کر لی۔ اس دوران میں گاتھہ دستے قلعة اسچہ (Ecija) میں اکٹھے ہو چکے تھے۔ طارق نے آگے بڑھ کر اسچہ فتح کر لیا۔ وہاں سے طارق نے نئی دستہ مختلف سمتوں میں روانہ کیے:

① قلندہ ولید کے آزاد کردہ غلام مانیٹ رومی کو 7 سو گھڑ سواروں کے ساتھ قرطبہ کی طرف بھیجا گیا۔ مانیٹ نے تین ماہ کے عرصے کے بعد شرف فتح کر لیا۔ ② جلیقن کے ایک سالار کو مالطہ (Malaga) بھیجا گیا جسے اس نے فتح کر لیا۔ ③ ایک اور دستہ الیبرہ (Elvira)

اشبیلیہ اس کا قدیم نام ہسپالس (Hispalis) تھا۔ یہ دریا کے کنارے اگیبر کے کنارے سمندر سے 60 میل کے فاصلے پر ہے۔ جوں جوں سہرے 495 ق م میں اسے فتح کر کے Colonia Julia Romula (جولیس کی رومی آزادی) کا نام دیا۔ اسی دوران میں یہ سوسہ قرطبہ کا سمندر مقام بنی رہا۔ 411ء میں یہ وہاں سلطنت کا پانچواں حکم بن گیا۔ قاتل اشبیلیہ مکی بن خنسر کے بیٹے عمار ہوا۔ بنے اسے افراس کا دارالحکومت قرطوبہ۔ کینن غلبہ دشمن سلیمان کے فرستادوں نے دسمبر 97ء میں مہاجرین کو شہید کر دیا۔ اسی دوران میں اشبیلیہ کا قبضہ اوقات "خمس" کا بھی نام دیا گیا۔ 994ء 1023ء میں عمار ہا نے اسے پانچواں غلبہ دیا۔ دعوہ کے تیسرے حکمران ابو محمد کی درخواست پر یوسف بن تاشفین نے افرجہ سے آکر شہر و دیار و مالدار چھوڑ کر نکال دیا۔ 478ء 1089ء میں گشتہ دے گس گس کی دہن ملک گیری کے آگے بند پاؤں عمار ابون اور سمون کے اقتدار کے بعد 1047ء میں فرانی غلبہ (فرغانہ) سے بنے اشبیلیہ کا حاکم رہا کر لیا اور سوار ماہ کی ناکہ بندی کے بعد شہر میں 645ء 1248ء میں اسے فتح کر لیا۔ 674ء 676ء 684ء 690ء میں مراکش کے مرینی سلطان نے اشبیلیہ کے حاکم سے کیے گھراستے وہاں لینے میں ناکام رہا۔ موصدا کی پگادوں میں سے ایک نامدار مسجد کا بنی موشفہ اور عمار Giralda اور قصر (Alcazar) باقی ہیں۔ محدث ابن عربی اور شیخ اکبر ابن عربی اشبیلیہ کے رہنے والے تھے (اردو ائیر معاہدہ اسلامیہ: 777-77412)۔ اشبیلیہ کی آؤاؤاؤ فریاد کا کہ ہے۔ (فلسفہ ص 144)۔



دینا کا بلند ترین بناؤ تھا شامیہ اور دوسم نے فتح اشبیلیہ سے پہلے اس جگہ کے قلعہ کا حکم کیا تھا، چنانچہ "بھگوانا" کی عمر یہ جگہ محفوظ رہا۔ (بلی پیلر)

۶۔ الیبرہ (Elvira): اس کا نام قدیم آئبرین Elberri (ایبیر) سے ماخوذ ہے۔ اس کا (صوفی) عہد میں ثانی عرب یہاں آیا۔ دسویں صدی سے ایک صوفیہ کا نام بھی تھا جو بعد میں غریبہ کو بلا دیا۔ 400ء سے الیبرہ کا مسلسل غزول شروع ہوا گیا۔ قرطبہ اور صلیحہ میں بھاڑوں کی وجہ سے اہم دے اپنے سے چھوڑ کر غزاف چلے گئے اور کچھ عرصے میں یہ شہر دیہان بن گیا۔ دسویں صدی (قرطبہ) غزنویہ کے شمال مغرب میں 10 میل دور تھا۔ اب اس کا نام صرف غزل الیبرہ (Sierra de Alvira) ہے۔ نزا الیبرہ اب الیبرہ کی مجلس میں باقی ہے۔ (اردو ائیر معاہدہ اسلامیہ: 783)

روایت کیا گیا، اس نے اس شہر پر قبضہ کر لیا۔ (3) طارق نے اصل لشکر کے ساتھ قلعہ دارالحکومت طلیطلہ کی طرف جوش قدمی کیا۔ طارق اپنے جہان (Jean) کی طرف بڑھا اور وادی الکبیر<sup>1</sup> کو منہجدار (Menjibar) کے مقام پر عبور کر کے منزلیں مارنے لگے۔ طلیطلہ جا پہنچا۔ اہل شہر فرار ہو گئے اور مسلمان انہیں کسی مزاحمت کے طلیطلہ میں داخل ہو گئے۔ طارق مقررہ دین کے تقاب میں نکلا۔ اس نے وادی الجہاد<sup>2</sup> کو چاکر کے لہذا نہ تک ان کا چھینا کیا اور طلیطلہ پلٹ آیا۔ طارق نے سردیاں دین گزاریں۔



قصر الفصیر (سپین)

بالقہ: بہ فضل القادر (Gibrafaro) کے ہاں میں واقع ساحل بحر ہرم، ایک بڑا شہر اور بندرگاہ ہے۔ اس شہر میں سے وہاں سے رملہ (عربی "رملہ") گزرتا ہے جسے کھرا لہو بند (وادی لہو بند) کہتے ہیں۔ اس کا لہو "Malaga" کا معرب ہے جس کی مخلوق شیوں نے ڈالی تھی۔ ملک الفکارف کے عہد میں یہاں دھوم دھواں رہے ہیں۔ 449ھ / 1056ء میں خاندن طلیطلہ نے یہاں سے انکار دیکھنا لیا، پھر یہاں عربوں نے 449ھ / 1056ء میں خود کو قابض کر لیا اور ازا چلائے عزت تاکہ بدلی کے بعد 1087ء تک یہ شہر مسلمانوں سے تعلق لیا۔ بالذکر کی پانچ وادیوں اور پانچ دروازوں والی جامع مسجد کیسا میں تبدیل ہو چکی ہے جبکہ یہاں کا اسلامی دروازہ قصر اب تک الفصیر (Alcazar) کہلاتا ہے۔ الفصیر، عورتی لہو سے تیسرے شہر ہے، چارپنک سب سے بڑی مسجد ہے۔ (ارود واد واد حارف اسلام: 370/18)

1 وادی الکبیر: جاکن کا ایک مشہور روایہ ہے۔ "وادی" وادی (جس کو وادی Guadi-Guad) کہتے ہیں۔ یہاں کے شہر وادیوں میں آتا ہے، جتنا: وادی الکبیر (Guadalquivir)، وادی آند (Guadiana)، وادی افران (Guadromán)، وادی آشی (Guadix)، وادی الکبیر شمال مشرقی سے جنوب مغرب کو چلتے ہوئے گردنیوں میں جا گرتا ہے۔ وادی الفار (Guadalquivir)، وادی شن (Guadalquivir)، اور مغربی، جنوب اور پڑے سے آئے والا وہاں کے قبیل (Genil) اس کے اہم معاون ہیں۔ وادی الکبیر کے کنارے الفصیر (Alcalá)، قرطبہ، عبیدہ (Ubeda)، حصن المدور (Almadover)، حصن لور (Lora del Río)، ایشلیہ اور حصن الفصیر (Aznalcózar) نامی شہر واقع ہیں (ارود واد واد حارف اسلام: 567-563/22)۔ لہذا مثال نے اپنی شہر تمام مسجد فرطہ میں وادی الکبیر کا ذکر میں کیا ہے۔

آپ دروازے کبیرا نیمے کنارے کوئی رکھ دیا ہے کسی اور زمانے کا خراب

2 وادی الجہاد (Guadalajara): یہاں تک کہ نام کے سبب کا صدر مقام ہے جو ہنارہ (Castile) کی شمال مشرقی سطح پر واقع ہے۔ یہ وہاں کے واد (Henares) کے کنارے آباد ہے جس کو عرب دار الجہاد کے نام سے پکارتے تھے۔ اس شہر کا حصہ افران بھی کہتے تھے۔ 474ھ / 1081ء میں اس پر جمائیں کا قبضہ ہو گیا۔ مؤرخ جیوہذ بن ابراہیم الجہادی، محدث معتمد بن عبد الجہادی (م 427ھ) اور قاضی شہزاد بن الطویل (م 382ھ) مشہور دوئے (ارود واد واد حارف اسلام: 604/22) کہ گوالی الجہاد (وادی الجہاد) دارالحکومت منہجرا کے نال مشرق میں ہے۔ آبادی 70 ہزار کے لگ بھگ ہے جبکہ نام سے مغربی سینکڑوں شہر گوالی الجہاد تقریباً 930 ہجری آبادی کا شہر اور ریاست جاسکو (Jalisco) کا دارالحکومت ہے۔ (آکسفورڈ گیس ریفرنس ڈکشنری)

### مہدی بن نصیر کی لشکر کشی

انڈس پہ طاری کی یلغار کے 14 ماہ بعد رمضان 93ھ 1 جون 712ء میں مہدی بن نصیر 18 ہزار کا لشکر لے کر جبل طارق کے ساحل پر اتارے۔ ان کے لشکر میں زیادہ تر عرب تھے۔ جبل طارق سے انھوں نے جزیرہ صغیر کا رخ کیا، پھر انھوں نے ایشیلیہ اور وہاں سے مغربی انڈس کی طرف یلغار کرنے کا فیصلہ کیا۔ یوں ان کی لشکر کشی طاری کی لشکر کشی سے مختلف سمت میں ہوئی تھی۔

مہدی مغرب میں مار سہ شہزادہ<sup>1</sup> پہنچے، پھر انھوں نے قلعہ کو قی قح کیا جسے قلعہ وادی ایوڈیا قلعہ جاوکی کہا جاتا ہے۔ ہسپانوی زبان میں اس کا نام Alcata de Guadiara ہے۔ اس کے بعد انھوں نے قرمونہ (Carmona)، ایشیلیہ اور پھر ماروہ (Merida) پر لشکر کشی کی۔ یوں

لقعہ (Alicante) اور ماروہ کے مابین شاہ راہ<sup>2</sup> مہدی<sup>3</sup> کے نام سے مشہور ہوئی۔

ماروہ میں جیسا یون کی ایک فوج فتح ہوئی۔ انھیں روایات کے مطابق اس کی قیادت داؤدک کرد با قلعہ مہدی نے اسے ہمارے کے بعد اہل شمال 94ھ 1 جولائی 713ء میں فتح کر لیا۔ انھوں نے ماروہ میں ایک ماہ آرام کیا۔

دریں اثنا ایشیلیہ میں ذمی جیسا یون نے بیٹات کردی اور وہاں قیمتات مخالفین و ستے کے تقریباً 80 افراد شہید کر دیے۔ باقی اپنی جائیں چلا کر مہدی کے پاس ماروہ پہنچے آئے۔ یہ مہدی کی فوجی چہریت کے لیے خطرے کی گھنٹی تھی، لہذا انھوں نے اپنے بیٹے عبدالمعز کو ایشیلیہ بھیجا جس نے ہمارت کچل دی اور باقیوں کو جمع کر دیا۔ اس دوران میں ملہ میں باقی کبھی اکٹھے ہو گئے۔ عبدالمعز نے لشکر کشی کر کے انھیں بھی ہجر کر



قرمونہ شہر کا ایک منظر



ماروہ میں وادی تاد (Guadiana) پر دی گئی

۱ شہزادہ یا عہدہ شہزادہ ہے۔ پہلے اس کے لقب مغرب میں صوبہ راہ ایک شہر ہے جو جزیرہ صغیر اور ایشیلیہ سے مغرب یا راہ تاد کہلاتا ہے۔ اسلامی دور میں یہ ایک نام کے صوبہ کا صدر مقام تھا۔ (دروازہ حصار ص 20/20)

۲ ماروہ (Merida) ہے۔ نام اس کے لاطینی نام "امریٹا" (Emrita) سے اخذ ہے۔ ماروہ جنوب مغربی اکتین میں صوبہ یاوہ (Badajoz) میں ہے۔ یہ دریا کے گاہا (وادی تاد) کے دائیں کنارے واقع ہے۔ گاہا تاد کے نزدیک یاوہ تاد Augustia Emerica کی قیادت 23 مئی 1228ء کو ہوئی تھی۔ ماروہ 1228ء میں شاہ لیون الفونس سوم نے مسلمانوں سے فتح کیا۔ (دروازہ حصار ص 12/18)





دیا۔ بچے کچھ عہدائیں نے ماروہ سے تقریباً چھ سو کلومیٹر شمال میں ہیرادی فرانسیا کی گھاٹیوں میں پانچا دلی۔

مہلی نے طارق کے پاس کا صد بھیجا کہ وہ ماروہ اور طلیطلہ کے مابین اس کی فوج سے آٹے، چنانچہ دونوں کی ملاقات درپائے تاج۔ (Tagus) پر واقع ظہیر و (Telavera) کے مقام پر ہوئی۔ مہلی نے مقدمہ انجیل کی قیادت طارق کے چروکی اور پھر دونوں نے ماروہ سے شلفند (Salamanca) کی طرف پیش قدمی کی۔ وہ ایک مہلی کے پاس سے گزرے جوادی مہلی (Valmuza) کے نام سے مشہور ہوئی، پھر وہ ہیرادی فرانسیا کی شمالی چوٹیوں کے پیچھے بیہ براندہی کے سرچشموں کی وحلاؤں کے ساتھ ساتھ آگے بڑھتے گئے۔ مہلی کی اس پیش قدمی کے دوران میں مہلی فوج ”سنگولادی اوس کو رنجیں“ کے سامنے اسلامی لشکر پر حملہ آور ہوئی جو کہ تیر تاس (Tamames) اور بار اوقس نامی مہلی کے قریب واقع تھا۔ یہ بیسپاؤی عیسائیوں اور مسلمانوں کے مابین دوسرا بڑا معرکہ تھا۔ اس غریز پر جنگ میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔ ایک روایت کے مطابق رادک اس جنگ میں مروان بن مہدی بن ثکیر کے انھوں نے تھا۔

مروانیوں کی آمد ہوئی اور مہلی بن نصیر طلیطلہ واپس آ گئے۔ اور جب موسم سرما کا اختتام کو پہنچا تو انھوں نے اپنے لشکر طارق کی قیادت میں فتح کیے اور مرقتط (Zaragoza) کی طرف پیش قدمی کی جو دریائے ابراہ (Ebeio) کے کنارے واقع ہے۔ مرقتط والوں نے 712/713ء میں مہلی سے امان حاصل کر کے اطاعت کر لی، پھر مہلی نے شمال کی طرف یٹاخر کی اور دھق (Huesca)، لاروہ (Lariedo) اور مرکتط فتح کر لیے۔ اس کے بعد انھوں نے کاتالونیا (Catalonia) اور برشلونہ<sup>۱</sup> کی طرف جنگی جہمات بھیجیں بلکہ ان عساکر نے کاتال (فرانس) میں داخل

۱ ظہیر و، ہسپانوی نام ”کاروہولی لاریجا“ ہے۔ قصہ مہلی اور مہلی نصیر ویرج (Caesarobriga) کہتے تھے۔ یہ درپائے تاج کے کنارے طلیطلہ سے کوئی ایک سو میل مغرب میں آیا ہے۔ عربی حید کے برج آج بھی عیاں موجود ہیں۔ اس کا دوسرا نام ”کاروہولانا“ ہواں لفظ کر کے خوب میں 20 میل پر واقع ہے۔ اسے قدیم مہلی میں آگستور بکا (Augustobriga) کہتے تھے۔ (اروہ واکرو معارف اسلامیا 527/12)

۲ برشلونہ (Barcelona): براکن کی بھڑگا ہے جو ساحل بحیرہ مد پر واقع ہے۔ بارسلونا سو پکینا کونیا کا دارالحکومت ہے۔ اس کی آبادی 40 لاکھ سے زیادہ ہے۔ یہ ملک کا سب سے بڑا شہر ہے۔ (المسند فی الاصلاح ص 120)، 230ء میں اہل برشلونہ نے وہاں کی اسلامی فوج کو فتح کر کے خوب مغرب کی جانب پیش قدمی کی۔ سلطان عبدالرحمن بن علی کے یہ سال، عبدالرحمن نے 231ء میں پانچویں کو قرار دانی مرادی اور اقر اطاعت لے کر برہنہ اس کے دانی کے پیر زکریا۔ طلیطلہ فتح ہوئی (350ء تا 366ء) کے عہد میں برشلونہ میں بکاتھ ہوئی تو وہاں کے حاکم یحییٰ بن محمد نے ان کی سرکوبی کی اور عیسائیوں کا اقرار اطاعت پر مجبور ہوا، پڑا (تاریخ اسلام از اکبر شاہ خاں نجیب آبادی، 173/172)۔ برشلونہ (برشلونہ یا برشلونہ) عبدالعزیز بن مہدی نے 985ء تا 986ء میں فتح کیا۔ 985ء میں شارل فرانس شارلمین (Charlemagne) کے بچے ہوئے اس پر قبضہ کر لیا۔ 985/986ء میں عادیب انصوری نے اسے فتح کر لیا، مگر 987ء میں بر پھر عیسائیوں کے تسلط میں چلا گیا (اروہ واکرو معارف اسلامیا 410/14)۔ اس کے بعد ریاست برشلونہ عیسائی تسلط سے آزاد رہی۔ 1092ء میں بارسلونا میں مائی واکرکھ مکمل مشفق ہو گئے۔

۳ گالی (Gaul): قدیم یورپ کا ایک علاقہ ہے جس میں جو پر فرانس، بلیجیم، ڈچ، مغربی نیڈرلینڈ، جنوب مغربی جرمنی، جرمنی اور مغربی آئرلینڈ شامل تھے۔ کوہستان ابیس کے خوب کا کال دہیوں نے 222 ق م میں فتح کیا اور ابیس کے کال کا کال بلیٹس بیزر نے 51-98 ق م میں فتح کر لیا اور پھر گالی پانچ صدیوں تک عیسائی مائی فائیس رہے۔ مغربی کال کا فعلی صوبہ Gallia Narbonensis کہلاتا تھا (آکسفورڈ انکسٹرکٹریٹس وکٹوریائی، دوسری جنگ عظیم کے بعد فرانسیسی دہنما جزلی چارلس ڈی گال نے فرانس کو متحد کیا۔ ان دونوں واپس پائی گاسٹ پائی برما اقتدار ہے۔



لیہ حویں صری عبودی کا فہ الجبر ہے۔ (۱۰، قسط )

[illegible]

(اورنگ آباد، معارف اسلام: ID: 828.824710 - وکی پیڈیا)

- [illegible]

فوج حاکم کرتا چلا گیا اس نے ابرہہ کے کنارے ٹھکنس کے لشکر کو شکست دی اور پھر برفیسکا (Briesca)، اناہیہ، لین<sup>1</sup> اور اسرق تک فوج حاکم حاصل کرتا چلا گیا۔ ان سب پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا۔ اس کے بعد طارق نے صوبہ (Eja) کے تیسرا تینوں کو طاعت پر مجبور کر دیا۔ مووی بن نصیر نے اپنے لشکر کے ہمراہ دریائے ابرہہ کے دائیں کنارے کے ساتھ ساتھ چش قدی کی۔ انھوں نے حصن بارو (Villa Baruz) فتح کر لیا، پھر شمال میں استوریاس کا رخ کیا جولہ (Oviedo) کے قریب واقع تھا اور اس پر فتح کا پرچم اُڑا دیا۔ انھوں نے ادھر اُدھر کی جنگی مہمات ردا دی۔ اسلامی لشکر فوج حاکم حاصل کر کے حتیٰ کہ وہ بحر اوقیانوس کے ساحل پر یاکوفیل پیلانی جا پہنچے۔ ادھر وہی لے چش قدی کر کے حبس و ن پر قبضہ کر لیا اور وہ بھی ساحل اوقیانوس تک فتح کے پرچم سے لہراتے چلے گئے۔ اندلس کی فوج حاکم سے تاریخ جو کر موئی نے شمال میں فرانس کے اندر داخل ہو کر ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ لشکر کشی کا ارادہ کیا تا کہ مغرب کی طرف سے خطیطہ پر یلغار کر کے اسے فتح کیا جائے۔ خلیفہ ولید بن عبدالملک کو موئی کے اس ارادے کا پتہ چلا تو اس نے مسلمانوں کے نقصان کے پیش نظر پہلے بدیعہ و قاصد بھیج کر موئی کو فوج حاکم مزید جاری رکھنے سے روک دیا اور تاکید کی کہ وہ دربار خلافت میں حاضر ہو۔ یوں مجبور ہو کر موئی نے ”لج صوئی“ میں سے واپسی کی راہ لی۔ اور طارق بھی ان سے آگاہ جو شمال مغربی کو پستانی علاقے سے لوٹ رہا تھا، پھر وہیں خلیفہ اور قرطبہ سے ہوتے ہوئے ایشیلیہ پہنچے۔ موئی نے ایشیلیہ کو اندلس کا دارالحکومت قرار دیا۔ اس کے بعد وہ طارق کے ہمراہ آجائے جنس الخلاق مہور کر کے افریقیہ چلے آئے اور پھر دمشق کی راہ لی۔

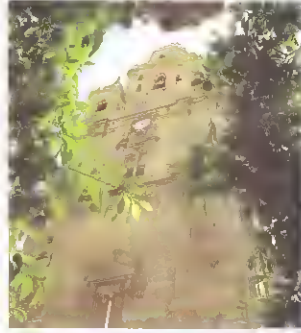


ایشیلیہ (الصر) جراب Alcazar Real de Sevilla / اگلاتا ہے (دراصل ایک) شاہی قصر کا شہرہ مند یں سے اکل کی قصر دی۔

۱ لینا: شمال مغربی اسپین کا شہر ماسی میں رہا جسے لینا کا دارالحکومت تھا اور ان دنوں سویڈنی دارالحکومت ہے۔ ماسی کی رہائش لینا کا اکل کا سیلا لینا راجن میں شامل ہے۔ (آکسفورڈ انگریزی ریفرنس ڈکشنری، ص 620)

مہدی بن نصیر اور طارق نے اندلس کے شمال مغربی کونے پر قبضہ کنٹرول کیا تھا، سپانچہ، سپانوی بیسانیاں نے پیلایو (Pelayo) نامی شخص کو اپنا حاکم بنایا (727ھ/1089ء) اور اس نے اونجا (Onga) کے پہاڑی علاقے پر تسلط بنا لیا۔ ان لوگوں نے "کوواڈونگا" (Cova donga) نامی گاروں (سٹر وچائی) میں پناہ لی۔ مسلمانوں نے ان سے صرف نظر کیا، چنانچہ وہ اچھین میں مسلمانوں کے خلاف تحریک مزاحمت کے پیرو بن گئے۔ سپانچہ کو مسلمانوں سے واپس لینے کی اس تحریک نے بتدریج ڈور کچلا، چنانچہ پہلے جبل میں بیسانیاں نے لیون، واپس لیا، پھر قلعوں کے علاقے میں کھٹار کی جنگی ریاست نے جھم لیا جس نے ہالا فرمز میں اندلس سے اسلام اور مسلمانوں کو نکال دیا۔

طارق بن زیاد کے سرزمین اندلس پر بازنطینیوں سے لے کر مہدی کے ہر لوہاں کی داغ بیل تھی لیکن برس گزرے۔ مہدی بن نصیر کے فرزند عبدالمعز نے مشرق کی طرف فتوحات جاری رکھیں اور اس کے ہاتھوں مرسیہ (Murcia) فتح ہو گیا۔



مرسیہ کا گرگیا مارتا، 1350ء میں ایک مسجد کی جگہ پر تعمیر ہوا

۱۔ مرسیہ: یہ جنوب مشرقی اسپین میں دریائے سگور (سگوروا) کی باؤں میں واقع ہے۔ اس کے جنوب مشرق میں 40 میل دور بحیرہ روم کے ساحل پر قرطاجہ (قرطاجینا) نامی بندرگاہ ہے۔ مہدی دور میں غریبہ سو پندرہ صدی مقام تھا۔ باہر ہوا زمین تالی کے بعد 825/826ء میں تعمیر ہوا سامانی سلطنت کی شکست و رعب نے پر مرسیہ ایک کھوئی سی ریاست کا پائے تخت بنایا اور اسے غلابہ (Slava) کے لقبے میں راجہ کچھ مرسیہ یعنی (Valencia) سے منسوب کیا۔ 484ء/1091ء میں مراٹھی چھ راجا مانن کا تختہ نے اسے قبضہ کر لیا۔ ان کے بعد مرسیہ پر سمدون و سپانوی قبائل نے قبضہ کیا اور علاء (غزالی) قابض رہے حتیٰ کہ 640ء/1143ء میں یہ غزالیوں کے تسلط میں چلا گیا۔ (اردو و مادہ اسلام: 449/20-452)



## محمد بن قاسم بن راشد کی سندھ پر یلغار

نواحِ شرقی کے دوران میں محمد بن قاسم بن راشد نے فتحی اُجھڑتے ہوئے قائم تھے۔ قحاج بن یوسف قحقی نے خلافتِ ولید کے زمانے میں انہیں پسلا دیا اور انہوں نے فتح کے ساتھ جنوبی فارس میں چلی نڈی کی۔ قحاج نے انہیں حد و سندھ کا حکمران مقرر کرنے ہوئے ہزار شاہین اور دیگر افراد کا لشکر ان کے ہمراہ کیا۔ محمد بن قاسم نے شیراز میں 31 ذی الحجہ 71 کو ان کے قیام ساجی اُن سے آن لے۔ پھر انہوں نے کمران، چڑھاوا، یلا اور چڑچڑ اور پھر اراکھیل فتح کر لیے۔ اس کے بعد انہوں نے دہلی، پٹنہ، کٹی اور دہلیہ لوائی کے بعد وچ فتح ہو گیا۔ پھر انہوں نے دہلیہ



دہلیہ یا کبیر کے کھنڈر



کمران (کی آستان) کے کتبہ دار

1. کمران: یہ بلوچستان (پاکستان) کا ساحلی علاقہ ہے جو کوہِ سیالپن تک پہنچا ہوا ہے۔ پہاڑی اسے گہرا دھا کہتے تھے۔ یہ دہلی فتح اسکندر ہندوستان سے واپس چکران میں سے کورا تھا۔ یہ بلوچان کے بعد یہ علاقہ ایران کے قبضے میں آیا۔ مگر پلو (طاولی ساج) 1230ء میں لکھتا ہے: ”یہ (کمران) ہندوستان کا اچھائی مشرقی علاقہ ہے جو ایک سردار کے ماتحت ہے اور عوام وہ مسلمان ہے۔“ افسر صوبہ صمدی کے وسط میں خاص قلات آمد ڈی نے اسے اچھائی بلوچان میں شامل کر لیا۔ 1879ء میں کرنل گولڈسمت نے اراکھیل کمران کی حد بندی کر دی اور مشرقی کمران خان قلات کے ماتحت رہا (دروازہ صدارت اسلامیہ: 485، 484/21)۔ قیام پاکستان کے بعد قحاج کمران نے اپنی ریاست پاکستان میں ضم کر دی۔ کمران اب کراہ و قریب، مگر دروازہ داران کے علاقہ ج میں ضم ہے۔
2. دہلی: سندھ کی قدیم بندرگاہ اور پورے ایران (دوڑے سندھ) کی ایک گھاڑی کے مغربی جانب واقع تھی۔ محمد بن قاسم سے پہلے سندھ پر عربوں کے دو مرقی حملے نامور رہے تھے جن کے قائد علی المرتضیٰ بنی ہاشم اور یزید بن محمد تھے۔ دہلی کے بعد سندھ کا قحاج 40 کو قحاجی قحاجس پر ایک یا پھلا اور اس قحاجس کے بعد اس کے دہلیہ یا ”دہلی“ کے نام پر مشرقی دہلی (مغربی میں دہلی) کہلاتا تھا۔ محمد بن قاسم نے فتح دہلی کے بعد یہاں ایک مسجد بنائی جو سر زمین سندھ کی پہلی مسجد تھی، مگر ایک نے دہلی میں چار ہزار عرب بسائے۔ 280ھ 893ء میں ایک ہولناک زلزلے نے دہلی قحاج کو تباہ کر دیا۔ 1221/20ء میں قحاج اور دہلی کے درمیان ایک خونخوار مہم لے تا ماریوں سے شکست کھانے کے بعد دہلی پر قبضہ کر لیا اور ایک مندر کی جگہ جامع مسجد تعمیر کرادی۔ 1898ء میں کراچی اور دہلی کے درمیان مسجد کے کھنڈر دریافت ہوئے جن میں ”مخطوطہ شریعہ دہلی اور مسجد (مسجد) کا ذکر ایک ایک کرتا ہے۔ اس لیے یہ جتنی شکل ہے کہ مسجد کے کھنڈر کی دہلی کے کھنڈر ہیں۔“ (دروازہ صدارت اسلامیہ 523، 522/9)



ایک زمانہ میں لاہور کا ایک منظر (کچھ عرصہ پہلے)

سندھ کی ایک شاخ میران خانی پارک جہاں عبدالرحیم سندھ داہرین قلعے کے ساتھ خنزیر جنگ ہوئی۔ دہر اپنے ہاتھی پر سوار تھا۔ گھمسان کارن پر اتار دہر غماری سے اتر کر پیل کمان کھینچنے لگا۔ اس خطہ میں ایک چاہ نے اسے کھینچ کر دیا اور اس کی فوج نے شکست کھا لی۔ محمد بن قاسم نے سندھ کے دارالحکومت راوار<sup>1</sup> پر قبضہ کر لیا۔ پھر شہر لواتی کے بعد برہمن آؤ چٹے جو گیا، وہاں دشمن کے 8 چارو افراد ہلاک ہوئے۔ اس کے بعد لہور، بہڑور اور ساہو داروں نے صلح کر لی، پھر اسلامی لشکر سندھ کی طرف بڑھا تو اس کے باشندوں نے خراج کی ادائیگی کے علاوہ اس شرط پر صلح کر لی کہ ان کے اتوں سے کوئی تعرض نہیں کیا جائے گا۔ محمد بن قاسم نے ان کی یہ شرائط قبول کر لیں، پھر انھوں نے متحدہ پر لشکر کشی کی جو دریائے نیاس<sup>2</sup> کے پاس تھا۔ اس کے بعد درہائے نیاس پارک کے ملتان پر پہنچے۔ ملتان والوں نے شہر یہ عزت کی اور خنزیر جنگ کے بعد انھوں نے پتھریار ڈال دیے۔ مسلمانوں کو یہاں سے تیرہ ماہ تک محنت حاصل ہوئی۔

خرانج کی وفات کے بعد محمد بن قاسم ملتان سے راہور اور پھر لہور روانہ ہوئے، پھر انھوں نے کیرت پر چڑھائی کی۔ اور جب سلیمان بن عبدالملک منصب خلافت پر فائز ہوا تو اس نے صابغ بن عبدالرحمن کو عراق کی حکمرانی تفویض کی اور محمد بن قاسم کو معزول کر دیا۔ صابغ کے قتل سے محمد بن قاسم کو گرجہ کر کے عراقی لایا گیا جہاں صابغ نے اسے واسط<sup>3</sup> کے قہر خانے میں ڈال دیا اور قید کر دیں انھیں اذیت دے دے کر ہلاک کر دیا گیا۔



سلیمان بن عبدالملک نے جبکہ سندھ کی قیادت اب حبیب بن مہلب کے ہر وکی، پھر سلیمان کی وفات پر محمد بن عبدالعزیز رضخ طیفہ پہنچے تو انھوں نے اس علاقے کے راجاؤں

1 اڑوہ: یہ سندھ کا قدیم شہر ہے۔ سندھ کا دارالحکومت راوار یا اڑوہ (کوہ) تھا۔ راجہ راجہ 10 رمضان 93ھ/ 712ء کی جنگ راوار میں مارا گیا تھا جبکہ اس کا پادشہ اراد آفریں (85ھ/ 714ء) سے پہلے ہی ہوا۔ سکندر اعظم نے اڑوہ کے راجہ "مہمہناؤں" کو قتل کر دیا تھا۔ چوتھی صدی میں جہان ماہم نے اسے مہمناؤں (832ء) میں راہ کا ذکر کیا ہے۔ مسلمانوں اور میں رہا ہے سندھ نے اپنا راستہ بدل لیا جس سے ملتان کی دکن چلی گئی۔ اس شہر کے آثار اب بھی تک مشہور ہیں۔ اسے دہب میں چھ ساتر کل کی مسافت پر مہمہ جو ہے۔ یہاں، راجہ دہر کے قلعہ کی دیواروں کے آثار ختم ہوتے ہیں۔ (اڑوہ اور حلیہ اسلام 347/19، 475، 474/12) 2 دریائے نیاس: اس سے مراد اڑوہ دریائے سندھ ہے۔ یہاں دریائے نیاس کی پرانی گڑھ "سکرہ" ہے جو پانیہ در کے پاس سے گزرتا ہے اور خراج راہور چال پر جو والا کے درمیان روہنے پنجاب میں جاگرتا ہے۔ (کمانستان وائلٹس، ص 34، 35) 3 واسط: یہ لہور اور لہور کے مابین دوڑنے سے پہلے چلنے والی فوج کے قلعے پر ہے۔ اسے گورخرانج کا تان بن مہلب نے 85-86ھ میں قمر گرا لیا تھا۔ محمد بن قاسم نے اس علاقے کے بعد خراج کے لیے ایک ہاتھی واسط بھیجا تھا (معجم البلدان 384/15)۔ اس کا نام واسط (دوسرا) خود خراج نے خود پر کیا کیونکہ یہ گورخر اور لہور کے علاوہ 11 ہزار سے زائد افراد قلعے پر قابض ہوئے۔ محمد بن قاسم واسط نام کے میں سے زیادہ شہر تھے، لہذا اسے کو واسط الخراج واسط الخلی واسط الخراج کہتے تھے۔ واسط الخراج روہنے کے طرفی کنارے پر رہا ہوا تھا۔ اس کے باطنی مشرقی کنارے پر کھوکا شہر آباد تھا۔ بعد میں واسط اور کھرکھیل گورخرانج شہر بن گئے۔ چہرہ دی صدی بعد میں واسط کے زوال کی ابتدا ہوئی۔ اس کی وجہ پہلے کی شاخوں کے پانی کے بہاؤ کا تغیر تھا۔ مہمہ بن مہلب کے نصف اول کا ایک جنگ خراج لڑیں لگتا ہے کہ یہ واسط سمرا میں واقع ہے اور وہاں کی تعمیر (خرانج دجلہ) کے کنارے کے زمیں کی گھٹیں بہت کم ہیں (اڑوہ واکوہ مولف اسلام 577/22)۔ واسط کے گھمراہی کے شمال مشرق میں وچل کی اس شاخ کے مشرقی کنارے پر ہیں جو کرات الامہ کے مقام سے نکلتی ہے۔ (زلزلہ نوبت واکوہ وچل مہم)



کو اسلام قبول کرے اور اس شرط پر اجازت کرنے کی دعوت دینی کہ انھیں حکومت پر برقرار رکھا جائے گا اور ان کے حقوق و فرامین وہی ہوں گے جو مسلمانوں کے ہیں، جب وہ لوگ مختلف جگہاں اسلام ہو گئے اور انھوں نے عربوں کے ساتھ نام رکھ لیے۔

برہمن آچار (منصور دہلی) برہمن آچار کا قدیم شہر دہلی سے مندرجہ کی مرکزی گڑگاہ "دہلیا کے ہلالی" کے مغرب میں گھوڑے کا سیلے پر واقع تھا۔ دوسری صدی ہجری کے شروع میں درہائے سندھ کی گڑگاہ میں پہلی رہائش آہلی تو برہمن آچار پانی کی کیمالی سے اڑنے لگا، چنانچہ ۱۱۱۵/۱۱۱۶ء میں برہمن آچار کے مغرب میں چانچہ پہل کے قلعے پر "چانچہ منصور" کہلا گیا تھا۔ منصور گورنر سندھ قلم عن حاکمیت کے لئے پروردگار بنی قاسم نے ہند کی فوجی مہمات سے واپس آ کر رہائش گاہ اس کے کنٹرول و کنٹرول سے قریب چانچہ پہل کے قلعے میں درہندہ پر سے سات میں جنوب مشرق میں ہیں۔ تیسری صدی ہجری کے آخر میں برہمن آچار برہمن آچار تو عواماً منصور دہلی کا "برہمن آچار" کہلا جانے لگا۔ شہری عوام برہمن (برہمن) کی نسبت سے پہلے برہمن آچار کو اور پھر منصور دہلی "چانچہ" کہتے ہیں۔ مورخ ۱۸۱۳ء (سنہ ۱۲۲۹ھ/۱۸۹۲ء) کے بقول "برہمن آچار منصور سے دفرج (چانچہ پہل) اور سے "دہلیا کے ہلالی برہمن آچار کے قریب مشرق میں رہتا تھا۔ شہر پہل (تعلقہ منصور) سے ۲ میل مغرب میں قدیم اور چانچہ (ہلالی) کی گڑگاہ کے قریب واقع ہے۔ اس گڑگاہ سے مغرب کی طرف ۱۰ چوکھانہ گڑگاہ کی جگہ پر ایک چوکھانہ (کوٹہ پارستوچا) قلعہ حالت میں پائی ہے۔ قلعہ میں قدیم برہمن آچار واقع تھا۔ چانچہ میں صدی ہجری میں منصور دہلی کا یہ قلعہ دہلی حلیت ختم ہو گئی، نیز ساتویں صدی ہجری میں دہلی کے قلعہ ہو گئے۔ گئے تو منصور دہلی آچار ہو گیا۔

۱۲۹ء ۱۳۴۵ء کے عرصے میں غلیظ مرغان قاتی کے کمانڈر منصور بن بکورنگی نے منصور دہلی (سندھ) میں اپنی خود مختار حکومت قائم کر لی تھی کہ غلیظ منصور کے نام کو درہندہ بن کعب جس نے آ کر اسے بیٹھ کر دیا۔ ۲۵۵/۱۸۶۸ء کے بعد مرغان کمانڈر بکورنگی نے منصور دہلی اپنی خود مختار حکومت قائم کی جس میں سندھ کے علاوہ کچھ کا علاقہ بھی شامل تھا۔ بکورنگی کمانڈر بکورنگی نے سوات سے واپس (۱۰۲۲ء) پر جاری نامدان کے اقتدار کا خاتمہ کر دیا۔ بکورنگی نے چانچہ میں صدی ہجری میں منصور کی مرکزی حلیت ختم ہو گئی، نیز ساتویں صدی ہجری میں درہندہ کے درہائی کے قلعہ ہونے لگے تو منصور دہلی بکورنگی بن گیا۔ غلیظ منصور میں "قذافی بکوری" کے نام کا نامی اعلیٰ اس دہلی بنی تھی، محمد قلعہ بنی احمد منصور دہلی کتاب الادب سے مصنف عبد الوہاب قذافی اور ابراہیم بن حبیب قذافی لکھائے ہیں۔ ابراہیم نے ہند مصنف برہمن کی کتاب "مرغان کمانڈر کمانڈر" (۱۱ رکن) اور برہمن سندھانت (سندھانت) کا عربی میں ترجمہ کیا۔ (اردو رکن و مخالف اسلامیہ: ۶۸۵-۶۷۱/۲۱)





حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ 49ھ 669ء میں شام میں کوفہ کی قیادت میں  
فسطاط کی فتح کے لیے ایک بحری مہم بھیجی۔ مسلمان فسطاط کی بندرگاہ تک پہنچے۔  
اسی جگہ میں حضرت ابو ایوب الانصاری رضی اللہ عنہ نے فسطاط کی فسطاط کے فضیل کے بیچے جام  
نبوات نوش فرمایا۔ اس دوران میں مسلمانوں نے زمیر<sup>2</sup> لکھا، بزمیرہ<sup>3</sup> دوس<sup>4</sup>۔

۱۰۰۰ قبل از مسیح : کھنکھ کا شہر پرزکی کا شہر میں سرا کا کھانا بن گیا۔ یہاں پر ایک کھیت سے لے کر  
 تھانہ تک کی پوری روشنی کے باغات میں آئے (سید محمد علی احمد)۔ ۱۹۲۲ء میں ان کی جیسے کے دور اور  
 ۱۹۲۳ء میں پچھلے انڈیا انڈیا (Dodecanese) کے جنوبی ساحل سے بارہا میں سے  
 پہلی پرزکی میں (Clossus of Rhodes) انڈیا پرزکی کے ایک کھیت کے جنوبی ساحل سے بارہا میں سے  
 Templar کا شہر پرزکی میں انڈیا پرزکی کے ایک کھیت کے جنوبی ساحل سے بارہا میں سے  
 ۱۴۵۲ء میں انڈیا پرزکی میں انڈیا پرزکی کے ایک کھیت کے جنوبی ساحل سے بارہا میں سے  
 ۱۹۴۷ء میں انڈیا پرزکی میں انڈیا پرزکی کے ایک کھیت کے جنوبی ساحل سے بارہا میں سے

کوس<sup>1</sup>، کیوس<sup>2</sup> اور ارداو<sup>3</sup>۔ پرتیبہ کر لیا اور یہ مقامات ان کی مزید پیش قدمی کے مراکز بن گئے۔ 54ھ 673ء میں مسلمانوں نے قسطنطینہ کے طویل محاصرے کا آغاز کیا۔ دوسروں میں محاصرہ آغا لیتے، پھر کرہیں میں جا محاصرہ کرتے۔ یہ محاصرہ 60ھ 679ء تک جاری رہا۔ اسی برس امیر معاویہ نے قسطنطین چہارم کے ساتھ 30 برس کے لیے صلح کر لی۔

99-98ھ 717-716ء میں مساکر اسلام نے ایک بار پھر قسطنطینہ کا محاصرہ کیا۔ اس حملے میں مسلمانوں کے 1800 بھاری جہاز شریک تھے مگر ناسازگار موسمی حالات اور سخت لڑائی<sup>4</sup> کے باعث شہر فتح نہ ہو سکا۔ اس صورت حال کے پیش نظر حضرت عمر بن محمد امویہ دلتے نے مسلمین کو ملک کو واپس چلنے آئے کا حکم دیا۔ مسلمانوں کی بڑی قوت کے آغاز کا سبب اس وقت معاویہ بن ابی سفیان بن حنفیہ کے مرتبہ صاحب دو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف سے شام کے دلی تھے۔

مغرب میں افراس میں اسلامی حکومت قائم ہو چکی تھی۔ وہاں مسلمانوں کا بڑی پیرا بھی تھا جو بحیرہ روم میں کارروائیاں کرتا تھا۔ اس بحیرہ روم کے مشرق، جنوبی اور مغربی ساحلوں پر مسلمانوں کا تسلط تھا۔ انھوں نے اپنے بڑی بیڑوں کو وسعت دینے کا کام جاری رکھا اور پہلے بڑا بحیرہ روم کی جنگوں اور پھر اٹلی کے جنوبی اور مغربی ساحلوں اور مشرقی وسطیٰ مغربی ساحلوں اور ساحل فرانس کی جنگوں میں بڑی بڑے استعمال کیے حتیٰ کہ وہ اٹلی کے ساحل پر مراکز میٹروپولیٹن تک پیش قدمی کرتے چلے گئے۔ مسلمانوں نے روم پر بھی حملہ کیا اور اپ جہان معظم 25 کروڑ مسلمانوں کے قتل میں سالانہ خرچ کیے کی ادائیگی پر مجبور کر دیا۔



1 کوس (Cos): (Dodecanese) میں شامل ہے جزیرہ رودس کے مغرب میں واقع ہے۔

2 کیوس (Chios): یہ بحیرہ ایجیئن میں ساحل ترکی کے نزدیک واقع جزیرہ ہے۔ مغرب اسے 'سافوس' کے نام سے جانتے تھے۔ (المعجم فی الاصل)

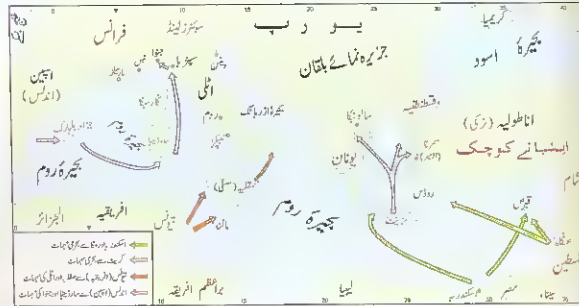
3 ارداو: قسطنطینہ کے مغرب واقع جزیرہ ارداو جتادہ بن ابی امیہ نے معاویہ سے 54ھ میں فتح کیا اور معاویہ نے جنگوں کے دہان آؤ کو آؤ یاد کیا۔ آؤ اردائش کا نام تھا جس پر اور تھیں بھی شریک ہوئے تھے اور، ہیں تمام رشتہ نے شہر کو آؤ ان پر حاکم (معجم البلدان: 162/1)۔ شام کا ایک جزیرہ بھی ارداو کہلاتا ہے جو عربوں کی بغاوت کے انتقال ساحل کے قریب واقع ہے۔ اسی نام میں پہلی سلطنت کا دار الحکومت رہا۔ (المعجم فی الاصل)

4 لغت ایتالی (انٹار لیبنا نی: Greek Fire): یہ جہاز کیڑا موافقہ جزیرن کے جزیری جہازوں اور عجیبات و خبر و آگ لگنے کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ آگ شعلہ زدن انفجار کے ذریعے سے لگتی جاتی تھی۔ اسے لغت ایتالی (کریمک فائر) کا نام اس لیے دیا جاتا تھا کہ اسے سب سے پہلے یونانوں نے محاصرہ قسطنطینہ (673-78ء) میں استعمال کیا تھا۔ اٹلی سے کس ہوئے ی ہمدانجہزک افشا تھا اور ناپا یہ شہت (Naphtha) یعنی خام پٹرولیم اور اس جیسے چہت (Quick lime) کا آمیزہ ہوتا تھا۔ (آکسفورڈ انکس ریفرنس ڈکشنری، ص: 614)

## بحیرہ روم کے جزائر کی فتوحات

مؤرخین بحیرہ روم کی جنگوں کو درمیان میں تقسیم کرتے ہیں: ① مشرقی بحیرہ روم کی جنگیں جن کا آغاز شام اور مصر سے ہوا۔ ان میں قبرص، رودس، کریت اور جزائر آئوین کی جنگیں شامل ہیں۔ ② مغربی بحیرہ روم کی جنگیں جو تونس اور اطلس سے لڑی گئیں اور یہ صطیح، مالٹا، سارڈینیا اور جزائر بلیارک کی جنگیں ہیں۔ یہ جزائر اسلامی ممالکوں اور ان یورپی ممالکوں کے مابین آؤٹین گئے جو رومی اور فرانسیسی سلطنتوں کے تسلط میں تھے۔

قبرص (ماترینس): بحیرہ روم کا پہلا جزیرہ جس پر سال 65 سے 66 کلومیٹر اور ساحل شام سے 85 کلومیٹر دور ہے۔ اس کا رقبہ 9251 مربع کلومیٹر اور آبادی 70 ہزار (70000) ہے۔ دارالحکومت نیکوشیا ہے۔ اس کا پہلی بار 888/889ء میں خلیفہ ابوالمک اور فیروز بن یحییٰ نے فتح کیا۔ اس وقت جزیرہ روم کے مابین معاہدے میں قبرص کا خارج نصف نصف باقی طے پایا تھا۔ 1191ء میں بربری سلطان نے قبرص کو شامی سلطان سے چھڑا دیا۔ 1570-71ء میں قبرص فتح کر کے عثمانی سلطنت میں شامل کر لیا گیا۔ 1960ء میں جزیرہ قبرص آزاد قرار پایا۔ 1974ء میں قبرص اس پر بحران رہے گا کہ خلیفہ شام روم کے عہدہ 1570-71ء میں قبرص فتح کر کے عثمانی سلطنت میں شامل کر لیا گیا۔ 1960ء میں جزیرہ قبرص آزاد قرار پایا۔ 1974ء میں قبرص یونانی جزائر گروپس نے حکومت پر قبضہ کر لیا تو ترکی نے 1974ء میں جزیرے کے خدشے سے 14 فروری کو قبضہ کر لیا۔ جزیرے کے عثمانی حصے میں اتر دریا ہیں جہاں قبرصی ریلوں کی اکثریت ہے اور وہاں ان کی حکومت قائم کر دی۔ (اروہ وائر و مافولہ: 18-249-248)



بحیرہ روم کی جہان کی مہمات

یہ بات پیش نظر رہے کہ مؤرخین نے خیر بادرم کی جن جنگی کارروائیوں کو غزوات یا جنگیں کہا ہے، ان میں سے اکثر باقاعدہ فتوحات نہیں بلکہ چھاپہ مار کارروائیاں تھیں جن کا مقصد دشمن پر اپنا زعب، بٹھانا اور مالی شہت کا حصول تھا۔ اسی لیے خیر مسلم مؤرخین نے انہیں غزوات (مندی ڈاکے) قرار دیا ہے، حالانکہ ایسا ہرگز نہیں تھا۔ یہ تو دو ملکوں کے درمیان جنگیں تھیں اور جنگوں میں ہر فریق دوسرے کی اہلک چیتے کی کوشش کرتا ہے۔ جس طرح مسلمان رومیوں کی اہلک پر چھاپے مارنے لگے، اسی طرح رومی مسلمانوں کے ماطوں اور ذریعہ علاقوں پر چھاپہ مار کارروائیاں کرتے تھے اور ان کے بڑی جہاز بھین لیتے تھے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ مسلمانوں نے ابتدا میں جو چھاپے مار کارروائیاں کیں، وہ بعد میں مستقل فتوحات میں بدل گئیں۔ اس قسم کی فتوحات کے بارے میں ہمیں اس طرح کی تفصیلات نہیں ہیں جس طرح عراق، ایران، شام اور مصر کی فتوحات سے متعلق میسر ہیں۔

مسلمانوں نے خیر بادرم کے دروازے فتح کیے (در دغا خطا ہوا)۔

- ① قبریں: یہ شام کی طرف سے 653ھ/33 میں فتح ہوا۔
- ② روڈیں: یہ بھی شام کی طرف سے 672ھ/52 میں فتح کیا گیا۔
- ③ کریمہ: یہاں 825ھ/210 میں اسکندریہ کی طرف سے اسلام کا پرہم اہلایا گیا۔
- ④ مقلایہ (مقلی، مقلیہ کی فتح 927ھ/212 میں سورہ) کی طرف سے عمل میں آئی۔
- ⑤ مالانہ: یہ بھی تونس کی طرف سے 869ھ/256 میں فتح کیا گیا۔
- ⑥ جزائریہ: یہ جزیرہ سے 902ھ/290 میں فتح ہوا۔
- ⑦ ساراچینا: اس جزیرہ کی فتح 405ھ/1015 میں عمل میں لائی گئی۔



کربت کی نائے مسجد



کولڈ (قرن) کی بلکہ مسجد

### قُبُورِ اُور رُوڈس کی فتح

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے قبرص کی جنگ بکری جنگ 27ھ 647ء میں لڑی۔ اس سے پہلے مسلمان بحیرہ روم میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس جنگ کی اجازت لینے کے لیے قصص سے انہیں یہ یاد کرانے کے لیے کہ قبرص ہمارے قریب واقع ہے، اس دشمن کا فوطہ کھسکا تھا: "قصص کے قصوں میں سے ایک قصہ کے لوگ قبرص کے کنوئیں کے بھونکنے اور غرغروں کے پاگد سے کی آواز میں سنتے ہیں۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غرور میں حاکم رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ وہ انہیں بحیرہ روم کی خصوصیات لکھ کر بھیجیں۔ جب عمرو رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین کو جواب لکھا: "یہ (سندر) ایک بہت بڑی مخلوق ہے جس پر بہت چھوٹی مخلوق (نسل انسانی) سواری کرتی ہے۔ اوپر آسمان ہوتا ہے اور نیچے پانی۔ اگر سندر میں گہرا آواز جائے تو ریلوں کو بول آتا ہے اور اگر اس میں طوفان اٹھے تو عقل گم ہو جاتی ہے۔ سندر میں مسافر کا لفظ گم ہوتا اور جنگ یاد چاتا ہے۔ اور سندر (میں) کشتی کا سوار ٹکڑی پر کیڑے کے مانند ہوتا ہے۔ اگر ٹکڑی جنگ جائے تو وہ ڈوب جاتا ہے اور اگر کنارے جائے تو وہ خوشی سے چمک اٹھتا ہے۔"

امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو سندر کی سفر کی اجازت نہ دی۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے 27ھ 647ء میں انہیں اجازت دے دی تاہم انہوں نے سندر کی جنگ کے بارے میں مزید غمگینان حاصل کرنے کے لیے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا: "اگر آپ جہاز پر سوار ہوں اور آپ کے ہمراہ آپ کی اہلیہ بھی ہو تو آپ کو بحری سفر کی اجازت ہے، اور اگر اہل نہ ہو تو بحری سفر نہ کریں۔" اور یہی وجہ امت کی کہ اس جنگ میں وہی لوگ شریک ہوں تو اپنے ادا سے ادا رہتے رہتے حرکت کریں۔

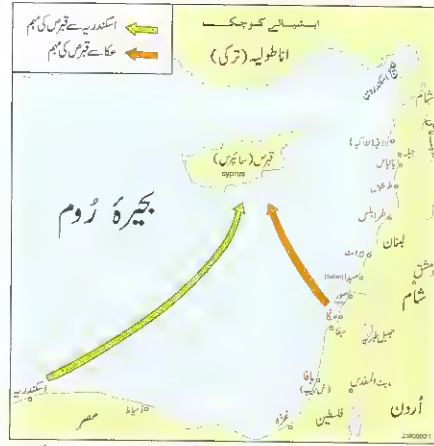
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنا بحری بیڑا اٹھانے سے روک دیا جس میں بہت سے جہاز تھے۔ ان کی اہلیہ فاطمہ بنت فسطاط بھی ان کے ساتھ تھیں۔ ہارون بن عاصم رضی اللہ عنہ بھی شریک تھا۔ اور ان کی بیوی ام حرام بنت عثمان رضی اللہ عنہ بھی مصر و تھیں۔ ان کے علاوہ انی سماء رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ شریک تھے۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے موسم سرما کے اختتام پر عکا سے لشکر اٹھانے وقت شہر کی تسخیر کو مرت کر دیا۔ پھر جب مصر سے عبداللہ بن سعد بن ابی مرثد رضی اللہ عنہ بھی آن پہنچے تو انہوں نے مل کر قبرص پر لشکر کشی کی۔ جب وہ قبرص کے پاس جا کر لشکر انداز ہوئے تو وہاں کے حاکم نے مسلمانوں کو 7200 دربار ادا کرنے کی شرط پر صلح کر لی۔ اس نے رومیوں سے بھی ایسی ہی شرط پر صلح کر رکھی تھی۔ اس طرح وہ اس شرط پر وہاں سے خارجہ اور کرتا تھا کہ مسلمان اہل قبرص کو رومیوں کے ساتھ مصالحت سے منع نہیں کریں گے۔ اس بیم سے واپسی پر ام حرام بن عاصم جہاز سے اتر کر سوار کی کے ساتھ رہے جنہیں تو گر پڑے اور وفات پا گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے پہلے ہی انہیں بذریعہ دی یہ خبر دے دی تھی۔<sup>1</sup> پھر 32ھ 652ء میں اہل قبرص نے

1 صحیح البخاری: الجہاد و التہذیب، باب الدعاء بالجہاد و الشہادۃ للرحال و النساء، حدیث: 2785، وصحیح مسلم: الإسارۃ باب فصل العزیز فی الحرب، حدیث: 1912۔

مسلمانوں کے خلاف جنگ میں روہیوں کی جہازوں سے مدد کی، چنانچہ امیر معاویہؓ نے 33ھ میں 500 جہازوں کے ساتھ مدد کر کے قبرص فتح کر لیا، پھر انہوں نے قبرص والوں کی صلح بحال کر دی۔ قبرص پر قبضہ کرنے والے اسلامی لشکر کی آخری 12 جہاز تھیں۔ انہوں نے وہاں مسجدیں بنائیں اور حکام سے مسلمانوں کی ایک جماعت نے وہاں بچھ کر ایک شہر آباد کیا۔ پھر جب وہاں بغاوت ہوئی تو اس جڑ سے پرکئی لڑائیاں لڑی گئیں جن کی نتیجہات ۸۲ھ سے پانچ تئیس تھیں۔ اور جب معاویہؓ نے ۱۰۰ ق کے پانچے تو ان کے فرزند یحییٰ نے قبرص میں قہنہات پیش، شام واپس بلا لیا اور وہاں آباد کردہ شہر سمارکرو سینے کا حکم دیا۔

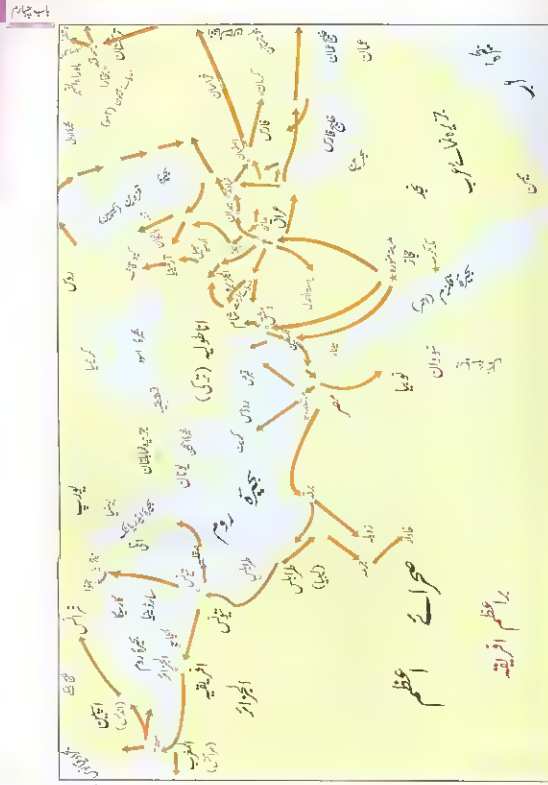
روڈس

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے عہد میں چناہ بن ابی امیہ لڑوی نے 52ھ 672ء میں روڈس پر یغاری اور اسے فتح کر لیا۔ سلطان سات سال اس جڑ سے میں ایک گھنٹے میں تعمیر رہے۔ اس دوران میں انہوں نے 54ھ 673ء میں قسطنطنیہ کے قریب واقع جزیرہ اردو (کریکوس) بھی فتح کر لیا۔ پھر جب امیر معاویہؓ نے ۱۰۰ ق کے پانچے تو ان کے فرزند یحییٰ نے چناہ بن ابی امیہ قسطنطنیہ کو حکم دیا کہ وہ قلعہ سمارکرو کے واپس چلے آئیں جیسے کہ انہوں نے قبرص میں کیا تھا۔



عکا اور اسکندریہ سے فتح قبرص





### اقریطس یا کریٹ (Crete) کی فتح

اسلام میں سب سے پہلے جس نے کریٹ پر حملہ کیا وہ جنارہ بن ابی امیر از دی تھے جنہوں نے عہد معاویہ ۵5ھ/674ء میں اس جزیرے پر  
 بٹاری کی۔ پھر محمد بن زیاد بن معاویہ بن جناد نے کریٹ کا  
 قبضہ کر لیا،<sup>۱</sup> تاہم وہ اس وقت شام لوٹ آئے  
 جب مسلمانوں کا محاصرہ قسطنطنیہ (۶0ھ/679ء)  
 ناکام رہا۔ جنارہ نے 80ھ/699ء میں رملت کی۔  
 پھر عہد بن مہبان (یا "بن مہیولہ") نے کریٹ پر  
 لشکر کشی کی جسے بارون الرشید نے سامع شام کا وائی  
 نامہ دیا تھا۔ عہد بن مہد نے کریٹ فتح کر لیا (۱90ھ/۷05ء)،  
 پھر مسلمان اسے چھڑ کر چلے آئے۔  
 211ھ/826ء میں مسلمانوں نے دس یا بیس بھری  
 جہاز کریٹ روانہ کیے جو کثیر تعداد میں قیدیوں اور مال  
 قیمت کے ساتھ واپس آئے۔ اس مہم میں انہوں نے  
 اس جزیرے کو انہی طرح کھٹکا تھا۔  
 کریٹ کی ۱۱۱ فتح جس کے نتیجے میں یہاں مسلمانوں  
 کی حکومت قائم ہوئی، اس کے متعلق ہمارے پاس  
 تفصیلات نہیں ہیں جن سے اس فتح کے واقعات  
 کی تصویر کشی میں مدد مل سکے۔ دراصل انکس کے امیر  
 قلم بن جہام اسدی کے عہد میں غالباً ۱3 رمضان  
 202ھ/12۵۱ء کو دربار کے کنارے آباد محلہ

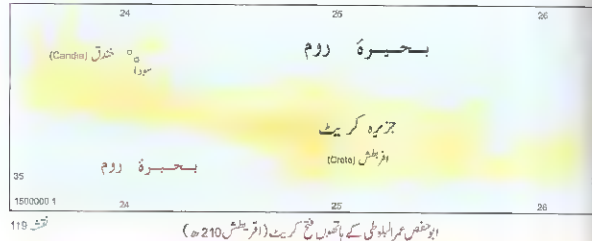
اقریطس (کریٹ) 135 اور 350 برس کے درمیان اسلامی ادوار میں  
 یہ منطقہ، سارا چلا اور قبرص کے بعد بحیرہ روم کا سب سے بڑا جزیرہ ہے۔ اس شخص صحرانوی  
 کے باقیوں کریٹ کی فتح کے بعد یہ جزیرہ ۱35 برس مسلمانوں کے قبضے میں رہا۔ ۹۹۱ء میں ہنری  
 چہ سالار رنکھوس فوکان نے گلی ما کے محاصرے کے بعد اقریطس (کریٹ) پر قبضہ کر لیا اور بحر  
 جزیرے کے باقی حصے بھی سنبھال لیے۔ اقریطس کے آخری امیر ابو العزیز کا انتقال قسطنطنیہ میں ہوا  
 اور اس کے لڑکے "اناس" (Anasman) نے قیصر روم کی طرست اختیار کر لی۔ "اسلم" آؤدی اس  
 جزیرے کو چھوڑ کر چلی گئی اور باقی رہے انہیں یہاں چھوڑ دیا گیا۔ ۱304ء میں یہ جزیرہ اہل ریش  
 کے ہاتھ فروخت کر دیا گیا۔ 1545ء میں ترکوں کے مصر جانے والے جہازوں پر قبضہ ہوا، اس نے  
 حملہ آور عثمانیوں نے پہلے کانہ (Kanea) اور ریمو (Relhymo) فتح کر لیے اور پھر 2۱۱ برس  
 کے محاصرے کے بعد ۱99۹ء میں کپڑا بھی سر کر لیا۔ ترک کریٹ پر سوار دوسری عثمانیہ ہے۔  
 ۱997ء میں معاہدہ کے نتیجے میں ترکوں نے مسلمانوں کا کنگ سام کہا، پھر اپنی قانون  
 اور جہان نے اپنی انواع 2۲ برس پر تیار کیا۔ اس کے نتیجے میں یہ ان اور ترکی میں جنگ ہوئی جو  
 یونان کے لیے چار کئی غارت ہوئی۔ 1998ء میں ترکی اور آخر پائے اپنی انواع واپس دیکھ کر  
 برطانیہ فرانس، اٹلی اور روس نے اس جزیرے کو چار حصوں میں بانٹ لیا نومبر ۱999ء میں آؤدی  
 ترک چاہتے ہیں جزیرہ خالی کر کے چلی گئی۔ اسی باجی ہائی شہزادہ چارچ کریٹ کا باقی کاشطہ طور پر  
 مسلمان ہے یہی کسی کے عالم میں کثیر تعداد میں یہاں سے ہجرت کر کے چلے گئے۔ معاہدہ افریق  
 (19۱3ء) کی رو سے کریٹ یونان کے حوالے کر دیا گیا۔ 45-۱94۱ء میں کریٹ پر نازی جرمنی  
 کا قبضہ رہے (اور دوازہ مختلف اسلامیہ 24۱3-28)۔ یوں بحیرہ روم کا خصوصیت جزیرہ کریٹ  
 مکمل عرب 826-96۱۲۰ اور دوسری بار ۱921-۱۹۹۰ مسلمانوں کے قبضے میں رہے۔ کے بعد آؤ  
 پھر جہان (یونان) کے تسلط میں ہے اور وہاں شیعہ کی کوئی اسلام کا نام نہا ہوا کریٹ کی یہ  
 تاریخ انہیں (انکس) اور منطقہ (سکی) کی طرف اہل اسلام کے لیے بھرپور ثابت ہے!

۱ اٹلس انٹرنیشنل الاسلامیہ (عربی) میں "محمد بن زیاد بن معاویہ" کے بجائے "محمد بن زیاد" میں جنارہ کے انہوں کریٹ کے قبضہ کے فتح کا ذکر ہے جو درست نہیں  
 کیونکہ جنارہ 80ھ میں رملت کر گئے جبکہ راجہ بن محمد الفلک کا عہد خلافت 99ھ سے 98ھ تک تھا۔

”اور میں اپنی“ کے لوگوں نے امیر کے خلاف بغاوت کر دی لیکن شاہی فوجوں نے ان پر قابو پا لیا اور تین دنوں میں دس ہزار سے زائد پاشی ہلاک کر دیے۔ جو باقی بچے دو ہفتے ہو گئے۔ ان میں سے ایک گروہ مسند پامار کے مغرب (مراکش) کے شرفاں میں جا بسا۔ اس دوران میں دوسرے گروہ کا کیا مشر ہوا اس میں مؤرخین کے درمیان اختلاف ہے۔

کہا جاتا ہے کہ 15 ہزار (مقالہ اندازے کے مطابق 4 ہزار) باغی 40 ہزاروں میں سوار ہو کر اسکندریہ روانہ ہوئے۔ ان دنوں بحیرہ روم کے ممالک پر جو قبضے اٹھ رہے تھے وہ ان میں کوہ پائے علی کہ راہوں میں عربی بھٹی بننا شیبہ البعلی الاکبری کی قیادت میں وہ اسکندریہ پر قابض ہو گئے اور حکومت کرنے لگے۔ ان کے بارے میں تواریخ میں اختلاف ہے۔ بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ یہ لوگ اعلیٰ تھے مگر ان کو ارباب اعلیٰ کی بغاوت سے کوئی تعلق نہیں تھا۔

خلیفہ مامون مکی نے 210ھ / 825ء میں اپنے سپہ سالار عبداللہ بن طارق کو فرما سون کا ایک لشکر دے کر بھیجا جس نے ان پر غلبہ پا کر ان سے اسکندریہ پر چھین لیا۔ اسی کی پانچوں نے اس وعدے پر ان طلب کی کہ وہ سلطنت روم کے اطراف کے کسی علاقے کی طرف نکل جائیں گے۔ ان کی



نقشہ 119

ایہ نقشہ شمالی اسی کے باقیوں کی طرف (قریباً 210ھ)

۱۔ سلطان امیر حسن بن شام کے سپہ سالار (190ھ-206ھ) میں قریط اور رابیع کے علاقوں اور تری نیو میں فوج میں بھیجی کیا گیا تھا۔ مجبوراً اور مسابین کی اس بھرتی پر مکی اختیار، خلا، کے گورنر گروہ نے، جو قریط شہر میں وادی الکفر کے جنوبی کنارے کے صفی (القبض) میں آباد تھے، قہرسلانی پر حملہ کر کے امیر حکم کی مدد لی کا اعلان کیا۔ درجہ بالا امیر کے حکم پر ان کے چچا زاد بھائی آج بنی محمد اللہ نے حاصر سے نکل کر وادی الکفر یا کیا اور جنوبی علاقے میں جا کر آگ لگا دی۔ قہرسلانی کا حاصر کرنے والے فوجوں نے یہ دیکھا تو وہ اپنے معافوں کو بچانے کے لیے اس طرف دوڑے اور شہر بائیں سے خالی ہو گیا۔ امیر تسلیم نے اپنے محافظ دھننے کے ساتھ بائیں کا چلی گیا۔ ادھر سے اس کی فوج نے اور ادھر سے میر نے فوجیں کو خوب کھینچ لیا اور ہزاروں باغی گرفتار کر لیے گئے۔

اسے حکم اس قدر مضبوط اور مستحکم حواض تھا کہ جب بائیں نے قہرسلانی کو حاصر کر لیا تو وہ برگز پر دیکھ کر ہلکا ہوا۔ اس نے اپنے خدا کا رحمت سے بائیں میں لکھنے کے لیے قریط دار علی علی بن حسن نے جرات کر کے کہا کہ بائیں نے قہرسلانی کے گولڈن ڈاگ لگا دی ہے اور وہ لوگوں کو قتل کرتے رہتے ہیں۔ چلے آئے تو، ادھر اب کو قتل لگے اور زینتہ کرنے کی سوچی ہے۔ امیر نے جواب دیا: ”اے حق! اگر میں اپنے بائیں میں خوشنودار علی لکھاں تو بائیں کو میرا کالے وقت کیسے چھوٹے گا کہ یہ ہڈی کا سر ہے۔“ لاہور میں امام ابو کبیر نے اس کی پیروی کی۔ 113-114ھ



”مسیحیہ پلازا“ اور ”پلازہ سوار“ (کریٹ)

درخواست قبول کر لی گئی اور انھوں نے اتریںٹش پہلے جانا پسند کیا۔ اس جزیرے کی زمین سلطنت روم میں زیرِ تیر ترین تھی۔ وہ چالیس جہازوں میں کریٹ کے ساحل پر آکر رہے۔ اس بنا پر ان کا قائد ایڈمٹس (مراقبہ) بھی کہلایا۔ وہاں انھوں نے ایک بلند میدان کو اپنا مرکز بنایا جس کے ارد گرد کولویوں کی حلقہ پانڈکری کر لی جسے خماراں (Charan) یعنی ”دیوار“ کہا جاتا تھا۔ پھر وہ ایک زیادہ مضبوط قلعہ محفل ہو گئے اور اس کے چاروں طرف ایک خندق کھود لی۔ اس خندق کو متائی یونانی زبان میں Candia یا

Chandar کہا گیا۔ یہ مقام جزیرے کے شمالی ساحل کے مغرب میں خلیج سوارہ میں واقع تھا۔<sup>1</sup> عجیب بات یہ ہے کہ وہ لوگ جزیرے کے شمالی ساحل پر لشکر امانڈا ہوئے، حالانکہ وہ جزیرے سے آئے تھے۔ کریٹ کا جنوبی ساحل جس کو حیت کا ہے اس کے چٹان پر محفل نہیں تھا کہ وہ اس پر اپنا مرکز بنائے۔ انھیں پہلے امانڈس اور پھر اسکندر یہ سے نکلنے پر مجبور کیا گیا تھا، لہذا

وہ جزیرے کے اس حصے پر آکر جسے انھوں نے قیام کے لیے بہترین خیال کیا۔ ایڈمٹس نے کریٹ (ایڈمٹس) کے 29 شہروں کو فتح کر لیا اور جزیرے کی فتح کی تکمیل 230ھ/844ء میں ہوئی۔ وہاں انھوں نے 40 متنازع آباد کیے۔ چونکہ ان لوگوں کی تعداد کم تھی اور پیچھے مراکز اسلام سے ان کے رابطے کٹ چکے تھے، لہذا انھوں نے اہل جزیرے سے سہرا لی رشتہ استوار کر لیے، ان کی عورتوں سے شادیاں کیں۔ یوں خاصی تعداد میں بچے جنے قائم کیا جس کے باپ ان کی مسلمان تھے اور ان کی مائیں کرائی تھیں۔ انھوں نے کریٹ کے جنگلوں کی کٹری استعمال کر کے اپنے بحری بیڑے کو مضبوط بنایا اور اس جزیرے کو مرکز بنا کر ارد گرد کے اہل جزیروں پر دخلی مہمات سر کیں۔ جزیری سلطنت کی مملہ اردی میں تھے۔

رومی بادشاہوں نے دوبار کریٹ داہرا لینے کی کوشش کی مگر ناکام رہے۔ پہلی کوشش میں رومی سپہ سالار دامیان مسلمانوں کے ہاتھوں قید ہو گیا۔ دوسری کم میں ان کا سپہ سالار چہاز میں قید کر فرار ہو گیا مگر مسلمانوں نے قناب کر کے اسے گرفتار کر لیا اور مار ڈالا۔ رومی سلطنت کی طرف سے مستقل خطرے کے پیش نظر ان مسلمانوں نے مصر کی باقی اقطاع کر لی جو کہ ان دنوں سلطنت عباسیہ کی مملہ اردی میں تھا۔

214ھ/829ء میں کریٹ کے بحری بیڑے کو جزیرہ قیادوس<sup>2</sup> کے قریب رومی بیڑے پر فتح حاصل ہوئی، پھر مسلمانوں نے اناطولیہ کے ساحل پر حملہ کر دیا اور جزائر سیسیگر (Cyclades) اور دیگر رومی جزائر پر دھماکے مارے۔ قیصر قیونیس (214-214ھ/829-401ء) اور مائیکل سوم (52-228ھ/840-66ء) کے ادوار میں جزیرہ ”مظفین“ پر حملے کیے گئے۔ پھر 23 مئی 229ھ/18 مارچ 843ء کو رومی سپہ سالار قیصر کیلیست ایک بارے بحری بیڑے کے ساتھ کریٹ پر حملہ آور ہوا۔ شروٹ میں اسے فتح حاصل ہوئی مگر پھر وہ کھست کھا کر بھاگ نکلا اور کریٹ کے اسلامی بیڑے کی دوبارہ سلطنت قسطنطینہ کے ساحلوں پر دھماکے بیٹھ گئی۔

1 یونان کے جزیرہ ”کولوس“ میں ”مظفین“ کو Chania کہا جاتا ہے اور اسے خلیج سوارہ پناہ خیمہ ”سودا“ (Souda) کے مغرب میں رکھا جاتا ہے۔  
(ریفرس: پائس آف دی جیول، 117)

2 قیادوس: بحیرہ قیونیس میں واقع یہ جزیرہ صدیوں تکوں کے پاس دیا گراپ یونان میں شامل ہے۔ (ریفرس: پائس آف دی جیول، 117)



شام کی بندرگاہ طرابلس

قدیم کورنتھ کے آثار

#### باب چہارم

شام کی تاریخ

سلاویکا: تھسالونکی (Thessaloniki) بمقام سلاویکا: شمال مشرقی یونان کی ایک بندرگاہ ہے۔ اس کی قیام قریب 567 ق م میں بنایا گیا تھا۔ 1430ء میں اس پر عثمانی ترک قابض ہوئے اور 1912ء میں یہ عثمانیوں کے قبضے سے نکل گیا۔ ان دنوں سلاویکا یونان کا دوسرا بڑا شہر ہے (آبادی تقریباً 4 لاکھ) اور یونان کے صوبہ وسطی مقدونیہ (Kentrli Makedonia) کا دارالحکومت ہے (مکسٹرو، ریلوے اسٹیشن، کینٹری، ص: 1498ء ریلیٹس، ٹریڈ ڈی ویسٹ، 1977ء)۔ عثمانی خلافت کو ختم کرنے کی کوششوں میں جانے والا مصطفیٰ کمال چاٹا سلاویکا میں پیدا ہوا تھا۔

یوم کورنٹھ 238ء تا 22 مئی 852ء 3000 رومی بحری جہازوں نے صیلاط کی بندرگاہ پر دھاوا بولا کیونکہ مصر کرینٹ کے مسلمانوں کے لیے مرکز کا کام دیتا تھا۔ رومیوں نے مسلمانوں کی محافظ فوج کی غیر موجودگی میں 1000 عورتوں کو قیدی بنا لیا جن میں سے 125 مسلمان تھیں۔ انہوں نے شہر میں لوٹ مار کی، اور اس کی مسجد اور گلیاں جلا دیں۔ پھر وہ صیلاط سے نکل کر ہشتم تبتیس پر حملہ آور ہوئے، وہاں بھی لوٹ مار کی اور پھر اپنے علاقے کی طرف لوٹ گئے۔

248ء تا 862ء میں کرینٹ کے بحری بیڑے نے جزیرہ آئوس پر حملہ کیا اور 252ء تا 866ء میں جزیرہ ٹیڈن پر دھاوا کیا تاکہ آئوس کے قریب ایک چھوٹا جزیرہ ہے۔ اسے انہوں نے اپنا ایلا بنا لیا۔ رومی کرینٹ کے مسلمانوں کی ان چھاپوں پر ہتھیاروں کے گرد گنتے میں کام رہے۔ 266ء تا 879ء میں رومی بیڑے نے کیتاش اریا کی قیادت میں کرینٹ کے بیڑے کو کورنتھ کی جنگ میں شریکر کر دیا۔ پھر مسلمانوں کی بحری مہمات 20 سال تک رکی رہیں۔ اس کے بعد انہوں نے پھر خلافت چکڑی، مسکری، جنگ بیتی اور دیگر جزیرے پر دھاوا سے مارے۔

شام کی بندرگاہ طرابلس میں لبرٹریا کی کے لڑے قیادت جو اسلامی بحری بیڑا قیادت تھا، اس کے قیادت سے کرینٹ کے بحری بیڑے نے 291ء تا 904ء میں کھلی کے ساحل پر سلاویکا اور

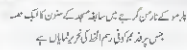
- 1 کورنتھ: کورنتھ ای نام کے شہر سے موسوم ہے جو جزیرہ ٹیڈن کے شمالی ساحل پر واقع ہے۔ کورنتھ اس جزیرہ کو وسطی یونان سے الگ کرتی ہے۔ جدید کورنتھ شہر قدیم کورنتھ کے شمال مشرق میں 1858ء میں آباد کیا گیا جبکہ قدیم کورنتھ قدیم یونان کی ایک مشہور بحری ریاست تھا جہاں مسیحیت کے بانی حضرت یسوع مسیح نے اپنی تعلیمات کا پتہ چرایا تھا۔ (اکسٹرو، ریلیٹس، ٹریڈ ڈی ویسٹ، 1977ء)
- 2 طرابلس: ساحل مغربی کرینٹ پر واقع تھا، چنانچہ اس وقت طرابلس (مغربی) میں "طرابلس" کی جگہ "طرابلس" درج ہے، حالانکہ طرابلس ترکی (انطالیہ) کی بندرگاہ مرین کے شمال مشرق میں ساحل سے بہت گراؤ ہے جبکہ طرابلس شام کی بندرگاہ ہے جو انیسواں صدی کے وسطی شہر کے درمیان واقع ہے (ریلیٹس، ٹریڈ ڈی ویسٹ، 1977ء تا 144-142ء)۔ 1099ء میں مسلمانوں نے طرابلس پر قبضہ کر لیا تھا۔ سلطان (محمد بن) 1101ء نے 1291ء میں اسے تارک کر دیا۔ (ص: 144-142ء تا 1358ء)



سولنیکا (ایستانبول) کا سامن

ساکا پر یلغار کی جس میں 22 جزائری مسلمانوں کے ہاتھ لگے جو طرابلس  
الطام اور اڈنقہ ق (کریت) کے بازاروں میں فروخت کر دیے گئے۔  
چند برس بعد 298ھ/910ء میں رومی بیڑے نے کریت پر حملہ کیا  
لیکن شکست کھائی۔ یوں کریت تیسری صدی ہجری کے نصف ثانی میں  
مشرقی بحیرہ روم کے اسلامی بحری اڈوں میں اہم ترین حیثیت اختیار کر گیا  
حتیٰ کہ رومی قیصر رہائش ایکڑوں نے 312ھ/924ء میں جزیرہ  
لہوس<sup>1</sup> کے قریب لیطرواںسی کو شکست دی، پھر رومی سپہ سالار نسطور  
دستین نے یکم محرم 350ھ/20 فروری 961ء کو ایک بہت بڑے بحری  
بیڑے کے ساتھ کریت پر حملہ کیا جس میں 2600 جنگی جہاز تھے اور  
1360 امدادی جہاز ان کے علاوہ تھے۔ بعض جہازوں پر اڑھائی اڑھائی  
سو چوہ چلائے والے چارصفوں میں تھینات تھے۔ اس بحری بیڑے نے  
چادوں طرف ستہ جزیرے کے ساحلوں کو گھیر لیا۔ کریت کے مسلمانوں  
نے جزیرے کے دفاع میں جان کی بازی لگی مگر باہر سے کوئی ایک  
مسلمان بھی ان کی مدد کو پہنچ نہ سکا۔ آخر 16 محرم 350ھ/7 مارچ 961ء کو  
مسلمانوں کے مرکزی شہر اڈنقہ ق پر روہیوں کا قبضہ ہو گیا۔ یوں روہیوں نے کریت واپس لے لیا۔ اس وقت مسلمانوں کو یہاں بھڑائی کرتے ایک  
صدی سے زیادہ عرصہ ہو گیا تھا۔ مسلمان شکست کھا گئے تو قیصر روم ارپانوس ثانی قسطنطنیہ نے امیر کریت عبدالحزیز بن عبدالحزیز بن عبدالحزیز بن عبدالحزیز  
ہاتھ سے جزیرے کی حکومت چھین لی۔ اس کے بعد 354ھ/966ء میں روہیوں نے قبرص پر قبضہ کر لیا۔<sup>2</sup> یوں مشرقی بحیرہ روم میں دو بارہ  
روہیوں کی سمدردی برتری قائم ہو گئی۔

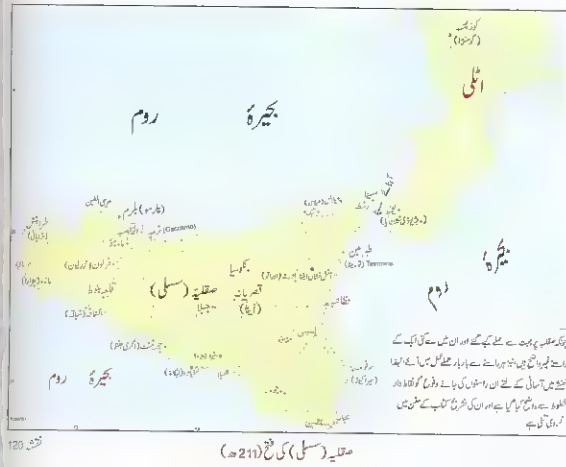
<sup>1</sup> لیموس (Limnos) : جزیرہ ترکی اور یونان کے درمیان واقع ہے، اس کے شمال میں بحیرہ زعفران ہے اور جب میں بحیرہ آئجیئن (ایجیئن) کے لہو میں مدیاں  
مثالی قزاقوں کے زنجیرہ راجہ کی ہے۔ (ریفرس ٹیس آف ڈی ورلڈ: 117)  
<sup>2</sup> جزیرہ صانیہ سے آگے چل کر قبرص خالی کر دیا تھا لیکن اس کے بعد بھی مسلمانوں کا قبرص پر تسلط چلا آ رہا تھا۔ 889ھ میں عبدالملک بن مردان اور فیض بن یحییٰ بن  
دورمان قبرص کا تختہ پا کر اپنے بیٹے کا حاکم بنے، اپنی بیٹی کا حاکم بنے، 125ھ میں ابن قریس باغیوں کو شکست دے کر تمام بادشاہی، بیٹی بنی دلدہ بنے انھیں  
واپس بھجوا دی۔ (دورود وائز معارف اسلام: 16-247710)

[illegible]

سرقسہ (سیراکیوز) کی بندرگاہ



فلپس ہشام ہی کے عہد میں عقید بن جانیج ہانگ کے پوتے صیب بن ابی عبیدہ نے 415ء تا 734ء میں صقلیہ پر دھاوا بولا اور رومی جہازوں کو شکست دی۔ 122ء تا 739ء میں صیب کا بیٹا عبدالرحمن بھی شریک تھا۔ عبدالرحمن کو اس کے باپ نے کورسوا دے دئے کا سالار مقرر کیا اور دو کڑا ماتا سرقوسہ (Syracouse) تک پہنچ گیا جو صقلیہ کا دارالحکومت تھا۔ اہل سرقوسہ نے جزیہ کی ادائیگی پر صل کر لی۔ عبدالرحمن جزیہ لے کر اپنے باپ کے پاس چلا آیا اور بحر دونوں افریقیہ و اسیل آگئے۔ بحر 130ء تا 747ء میں عبدالرحمن بن صیب نے صقلیہ اور افریقیہ کے وسط میں واقع جزیرہ قورصہ پر قبضہ کر لیا۔ 135ء تا 752ء میں عباسی دور میں عبدالرحمن نے ایک بار بحر صقلیہ پر حملہ کیا اور فتح حاصل کر کے لوٹ آیا۔ اس دوران میں مسلمان قحطوں میں مبتلا رہے، چنانچہ رومیوں نے صقلیہ پر اپنا قبضہ مستحکم کر لیا اور وہاں ہر پہاڑی پر ایک قلعہ تعمیر کر لیا۔ صقلیہ کی یہ تمام اوجہا مت مستقل قبضے کے لیے عمل میں نہیں لائی گئیں بلکہ ان کی حقیقت میں یہ بھی کہ مسلمان بھی ہم پر نکلنے، چڑھنے کے معاملہ پر





جھلیہ: اسلامی تہذیب کا گہوارہ

بحیرہ روم کے وسط میں واقع اٹلی کا جزیرہ سیسیلیہ (Sicilia) یونانی، رومی اور اسلامی تہذیبوں کا گہوارہ رہا۔ پہلی جنگ پونک (Punic Wars) میں اسے روم (Syracuse) میں آیا۔ دو سو سے 209 ق م میں کرطاجی سپہ سالار قانی ہال نے سیسیلی پر غلامی کی۔ ان جنگوں (Punic Wars) میں سیسیلی بڑی طرح متاثر ہوا۔ اسلامی عہد میں ہرم (Palermo) صقلیہ کا دارالحکومت رہا۔ سیکسن سے ابراہیم بن عبد اللہ بنی اعلیٰ نے 220ھ 236ھ / 851ھ 859ھ میں پرانے سے حکومت کی تھی کہ تھوڑے (دہائی) کے ساتھ اس نے 50 سال کے لیے ریشہ منہاد قائم کیا اور اٹلی پہلے سے صقلیہ (صقلیہ) کی بدگاہ کے حاکم سے اور 843ھ) میں مسلمانوں کی مدد کی۔ اس کے بعد ابراہیم نے سرزمین اٹلی پر مسلمانوں کی ابتدا کی اور برنکی اور رطاعت پر قبضہ کر لیا جس سے بحیرہ انڈر پانک کا سارا ساحل ان کی زد میں آ گیا۔ دریں اثنا افریقہ میں غیبی (فاطمی) حکمران ہوئے اور صقلیہ بھی ان کے لشکر میں آ گیا تو اس جزیرے میں مسلمانوں کی باہمی لگائش کا آغاز ہوا۔ دسویں صدی عیسوی کے نصف آخر سے یہاں حکم پر حاکم بن کر اقتدار آ پانچ ہندو خدو حکمران ہو گئے۔ اس دوران میں جزیرے کا مشرقی حصہ وچیں یا رنچینیوں کے قبضے میں رہا اور اسلامی صقلیہ ان تکی مسلمانوں کے لیے پناہ گاہ بن گیا جو افریقہ میں فاطمی اقتدار برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ یہیں حکمرانوں کی پیش قدمیوں اور سازشوں کے نتیجے میں زہلی نے آلیا اور ہرم (طرابلس) (تونس) اور جزیرہ جنت اور اقلیہ میں ایک ایک ریاستیں وجود میں آ گئیں۔ آخر کار ہرم (طرابلس) اور فرسہ کے حکمران ابنی شمس نے اپنے برادر بھائی سے ہار کر جزیرہ اٹلی کے دارم حکمران کا دست راہر صقلیہ کی وکیلش کروائی۔ یوں فردوسی 1081ھ میں دس صقلیہ میں اترنے شروع ہوئے اور 1072ھ میں ہرم پر قبضہ دہنے کے بعد 1091ھ تک وہ تمام جزیرے پر چھا گئے۔ مشہور مسلمان جغرافیہ نویس ہرنف الا درنکی ہارن حکمران راہر (دوم) کے دوبار سے وابستہ تھا۔ (کیا جاتا ہے کہ اس نے جغرافیہ کی کتاب نزاعہ البشانیہ صقلیہ کی تیز چاندی کے قریب پر راہر کے لیے دیا کا نقشہ کار کا جواکب طرح کا پیکر خوب تھا۔) لڑ پوک دم کے خلاف 640ھ 1242ھ میں محمد بن عمار اور اس کی بیٹی نے زبردست بغاوت کی سرکشت کشائی۔ نتیجے میں لوگ فرسہ (فاطمی) "تھیکا" یا "اپناٹا" جزیرہ اٹلی منسلک کر دیے گئے یہیں دہشت گردی کے گہوارا کرتے رہے۔ 1257ھ میں انھوں نے آجور (فرسہ) کے ہالی چارلس اول کے خلاف سر اٹھایا۔ آخر کار چارلس دوم آف انجری نے اگست 1300ھ میں انھیں تادیب برپا کر ڈالا۔ صقلیہ کا دفتر 25708 مربع کلومیٹر اور آؤ پانی 51 لاکھ ہے (اردو دائرہ معارف اسلامیہ: 149/12 - 165، 251/2، المسجد فی الاحلام)۔ انکس (۱۴۱۱) اور جزیرہ افریقش (کریست) کے علاوہ جزیرہ صقلیہ ہرپ کا جمہور طاق قمار 283 سال مرپ مسلمانوں کے ذریعہ رہنے کے بعد وہاں مسیحیوں کے قبضے میں چلا گیا اور وہاں کے مسلمان حرف لاکھ کی طرح صے گئے۔ اسی لیے شاعر اسلام ہارمہو اقبال لکھنے سے متعلقہ "آئندہ پانچویں کا حوا" قرار دیا ہے۔ 1831ھ میں کول ہرکا فرس (کریست) میں شرکت کے لیے جاتے ہوئے ان کا بھائی چھاؤسی کے ساحل کے نزدیک سے گرا تو انھوں نے "صقلیہ (جزیرہ سیسیلی)" کے

مردان سے ہر دور انکس کی اس کے پندھر لکھ لکھ کیجیے۔  
دوے اب دل کھلی کے اسے دجہ خوشایہ بار  
دو نظر آتا ہے چہنچہب چاڑی کا ہزار  
تھا یہاں ہچکچہ ان صورا نقیبوں کا سبھی  
تھر پاڑی گاؤ تھا جن کے ستیوں کا سبھی  
آہا اسے سیلی مصدر کی ہے تھ سے آہر  
رہما کی طرح اس پانی کے صورا میں ہے کٹ  
لفطوں سے جس کے لذت کیم اب تھ سبھی ہے  
کیا وہ کیمبر اب ہیٹ کے لیے خاموش ہے  
(نکاحیہ اقبال، ایک رازم: 133)

تھکا چن (کریست) ہر صوبوں پہلے اب صیدا (فرسہ)



بلد بڑھتے اور مالی پختہ حاصل کر کے اپنے مرکز لوٹ آئے۔ چونکہ دو بڑی مملکتوں سلطنت روم اور خلافت اسلام میں عداوت اور جنگوں کا سلسلہ چل رہا تھا لہذا قسطنطنیہ میں بھی بڑی روم کی یہ ہمت بڑھنے لگی تھی۔

اسد بن قرات کا حملہ

211ھ/826ء میں قیصر روم نے مصلیٰ کی حکومت پر قسطنطنیہ کو مامور کیا جس کا لقب ۳۰۰ء تھا۔ اس نے وہاں ایک بگڑی ہڑتال کیا اور پینیس



قیروان (تونس) کی ایک مسجد



سورہ (تونس) کی جامعہ مسجد

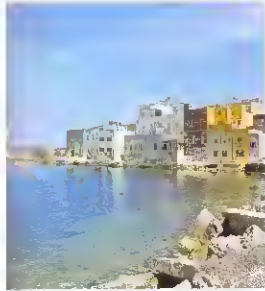
(Euphemius) کی قیادت میں اسے ساحل افریقہ پر دھاوا بولنے کا حکم دیا۔ وہ افریقہ ساحل پر ماس حصر پر قابض ہو گیا۔ پھر قیصر روم کے پاس پینیس کے خلاف حکایت پہنچی تو اس نے قسطنطنیہ کو حکم دیا کہ پینیس کو معزول کر کے سزا دے۔ اس پر پینیس نے ہلاکت کر دی اور سر قوسہ پر قبضہ کر کے قسطنطنیہ کو قتل کر دیا۔ اس دوران میں بلاط (چاقو) نامی اموی سپہ سالار پینیس کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا چلچلا زناہ بیٹا نائل اس کی مدد کر رہا تھا جو پارسو مصلیٰ کا حکمران تھا۔ بلاط نے پینیس کو شکست دی، اس کے ایک ہزار بیٹے ہلاک کر دیے اور سر قوسہ پر قابض ہو گیا۔ پینیس جان بچا کر قیروان پہنچ گیا اور اس نے زیادہ اللہ بن ابراہیم بن اغلب سے مدد مانگی جو وہاں خلیفہ مامون کی طرف سے گورنر تھا۔ زیادہ اللہ نے اسے سورہ کی ہمدردی میں لشکر اعزاز دینے کو کہا حتیٰ کہ اسلامی بگڑی جو آگیا۔ زیادہ اللہ نے اپنی فوج جمع کر کے قاضی قیروان اسد بن قرات کو سپہ سالار مقرر کیا۔ قاضی اسد بن قرات قیروان سے اس ہیم پر روانہ ہوئے اور سورہ سے ان کا لشکر جہازوں میں سوار ہوا۔ اس بگڑی بیڑے میں ایک سو جہاز تھے اور پینیس کے جہاز ان کے علاوہ تھے۔ یہ لشکر جس میں آٹھ

نوسو گھوڑسوار اور ۱۰ ہزار پیادے تھے ۱۵ ربیع الاول 212ھ

14 جن 827ء کو روانہ ہوا۔ ۱8 ربیع الاول کو 'ناز' نامی امرا (مصلیٰ) کے ساحل پر لشکر اعزاز ہوئے اور وہاں سے بلاط (چاقو) کی طرف بھاگ گئی

۱۔ نو سو: تونس کی یہ ہمدردی انتہا میں واقع ہے۔ اس کی آبادی ۱۰ لاکھ ہے۔ اسے قسطنطنیہ نے ۱۰ ویں صدی ق م میں آباد کیا تھا۔ ۱۱ ویں صدی میں اس نے بہت ترقی کی تھی (المعتمد فی الاعقاب سورہ کے منہب میں تقریباً ۹۵ کلونیلز اور قیروان واقع ہے۔ (ریفرنس: پینس آف دی وولڈ: ۶۶۶)

291



طریش (ترپانی) کا ساحل

نہیں گشت قاش دی۔ اس جنگ میں بے شمار عیسائی مارے گئے اور 90 ہزار عیسائی گرفتار ہوئے۔ پھر آخر 213ھ یا اہل 214ھ / فروری 829ء میں محمد بن ابی ایوباری کو موت سنے آگیا۔ ان کی جگہ مسلمانوں نے زہیر بن یزید ثقفی (یا بن یزید ثقفی) کو اپنا امیر بنایا۔ زہیر کی فوج کے قیودیت کے لشکر سے کئی مصر کے ہوئے۔ آخر کار قیودیت نے مسلمانوں کو ناکامی سے گھرے میں لے لیا حتیٰ کہ ان کے پاس خوراک ختم ہو گئی اور وہ اپنے جانور اور کتے ذبح کر کے کھاتے رہے۔ اس دوران میں 214ھ / 829ء میں اندلس سے اسبغ بن وکیل بہت سے جہازوں میں کلمہ لے کر آئے۔ دوسری طرف سلیمان بن عافہ طریشی بحری بیڑا لے آئے۔ یہاں 300 جہازوں پر مشتمل حقدہ اسلامی بیڑا طریش (Trapani) کی بندرگاہ میں لشکر انماز ہوا۔ ساحل پر اکثر مسلمانوں نے ناکہ کی طرف چٹپٹی قذی کی۔ راستے میں پڑنے والے تمام قلعوں پر انھوں نے قبضہ کر لیا۔ ناکہ قمریانہ کی طرف بڑھتے ہوئے مسلمانوں نے قیودیت کی فوجوں کو گشت دی اور تہائی الاخرہ 215ھ / جولائی 830ء میں ناکہ پہنچ کر حقدہ مسلمانوں کے گرو عیسائیوں کا محاصرہ کر دیا۔

پارمو کی فتح

اس کے بعد مسلمانوں نے پارمو کی بندرگاہ کا محاصرہ کر لیا۔ یہ محاصرہ عیسائی الاخرہ 215ھ / مارچ 216ھ / جولائی 830ء / اگست 831ء جاری رہا۔ پھر محمد بن عیادہ بن اغلب کی گورنری میں یہ شہر صلیح امان کے ساتھ فتح ہو گیا۔ بعد ازیں اسلامی لشکر نے گلیانو (Galliano) کی طرف چٹپٹی قذی کی اور اس کے اردگرد کے علاقے پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد قیودیت سے جنگ ہوئی۔ قیودیت نے گشت کمانی اور مارا گیا۔ 221ھ / 835ء میں مسلمانوں کے ہاتھوں قلعہ کمارو کا سقوط ہوا جو کمانی ساحل پر واقع تھا۔ 223ھ / 839ء میں کمانی قلعوں نے امان طلب کی اور دو مسلح کے ساتھ فتح ہو گئے۔ ان میں حرصہ (Geragla)، قلعہ ابلوٹ (Caltabellota)، ابلوٹ (Platani)، قریون (Corleone) اور مرناڈ (Marineo) شامل تھے۔



پالرمو کی گرہاں اسلامی دور میں مسجد بنادار اب پھر گرہاں ساتھ لایا گیا ہے (طوس)

- 1۔ پارمو (Palermo): یہ صلیحہ کے شمالی ساحل پر واقع ہے۔ عربوں نے اسے لڑم کھا ہے۔ یہ اہل کے جزیرہ سسلی کا دار الحکومت ہے۔ اسے فتح کرنے سے 6 دن بعد ہی تم میں آ پانکا قلعہ اس پر 254 ق م شہر رہی اور 831ء میں عرب کا تھیں ہوئے۔ 1072ء میں یہ کرسن (سکلی) پر شہرت کا دار الحکومت بنا۔
- 2۔ قلعہ ابلوٹ: یہ شہر مغربی صلیحہ میں اقلات کے شمال میں واقع ہے۔ بلوٹ (شابلوٹا) اور رخت) سے منسوب اس شہر عربوں نے قلعہ ابلوٹ کا نام دیا۔ چنانچہ آج بھی اقلوٹ اسے Caltabellota کہتے ہیں۔

## باب چہارم



مسینا (سسیلی)

228ھ/842ء میں فضل بن یحضر ہولائی نے مسینا (Messina)<sup>1</sup>، مسکان اور دیگر شہر فتح کر لیے۔ اور 232ھ/846ء میں فضل بن یعقوب نے سخت محاصرے کے بعد یحییٰ بن یحضر کو لایا۔ اسی طرح مسلمان جنگی اہلی کے شہر تارانتو (Taranto)<sup>2</sup> پر قابض ہو گئے۔ 234ھ/848ء میں مسلمانوں نے اورگوس فتح کر کے اس کا حکم مسبار کر دیا۔ 10 رجب 236ھ/851ء کو محمد بن عبداللہ بن المطلب کا انتقال ہو گیا اور اس کی جگہ مسلمانوں نے عباس بن فضل کو اپنا حکمران بنالیا۔ اس نے ان لوگوں کے خلاف چہار شہر فتح کیا جنہوں نے ابھی تک ایمان طلب نہیں کی تھی۔ عباس نے انہیں سزا دی اور ان سے مالی قیمت حاصل کیا۔ تب ان شہروں نے بڑے بڑے اور خلاصوں کی شہرہ پر صلح کر لی۔ یوں مسلمانوں نے 238ھ/852ء میں شیر واء، قلعہ پلانوڈر (Caltavuturo) بھی فتح کر لیے۔

فتح قسریانہ

مرقومہ، عتقیہ کا بارہ حکومت تھا۔ جب مسلمانوں نے ہمارے فتح کر لیا تو وہاں میں نے دارالحکومت قسریانہ منتقل کر لیا کیونکہ وہ صحیحہ ترقی تھا۔ 243ھ/844ء میں عباس بن فضل نے قسریانہ اور مرقومہ پر قبضہ کر لیا۔ اس دوران میں علی بن فضل بخری بیڑے کے ساتھ روانہ ہوا تو اس کا کریمت کے بخری بیڑے سے التماس ہو گیا جس میں 40 جہاز تھے۔ ان میں شہید جنگ ہوئی تھی کئی تھے آخر غلطی (کریمت کے) بیڑے کا نکست دی اور ان کے دس جہاز ملاحوں سمیت قبضے میں لے لیے اور کوٹ آئے۔

عباس نے ایک چار گڑھ سواروں اور 700 پیادوں کے ہر اور مرقومہ کی طرف پیش قدمی جاری رکھی۔ ایک رات دو جبل خدیہ تک پہنچے اور اس کے دامن میں پھنس گئے۔ عباس کے چار بارغ نے منتخب ساتھیوں کے ہمراہ جبل خدیہ کا رخ کیا اور صبح ہوئے سے پہلے اس کی فہمیل تک جا پہنچے۔ قلعے کے محافظ سوئے ہوئے تھے اور انہیں ان کی آہ کا پتہ ہی نہ چلا۔ سچا پوچھا فہمیل کے ایک کھنڈ میں سے اندر داخل ہو گئے جہاں سے پانی اخراج تھا۔ اندر داخل ہوئے ہی انہوں نے اپنی تلواریں سخت کر قلعے کے محافظوں پر بلا بول دیا اور شہر کے دروازے کھول دیے۔ یوں 16 شوال 243ھ/5 فروری 858ء کو عباس کی فوج شہر میں داخل ہو گئی۔ انہوں نے شہر کی محافظ فوج موت کے گھاٹ اتار دی، وہاں ایک مسجد تعمیر کی اور اگلے روز نماز جمعہ ادا کی۔ دریں اثناء 300 جہازوں پر مشتمل وہی بیڑا مرقومہ پہنچ گیا جس کی قیادت قسطنطین کندوقیس کر رہا تھا۔ وہاں میں کے ساحل پر اترتے ہی عباس کی

1 مسینا: یہ اٹلی کو اس کے جزیرہ سسیلی سے الگ کر کے والی آہٹا ہے مسینا کے مغربی ساحل (سسیلی) پر واقع بندرگاہ ہے۔ 1908ء کے زلزلے میں یہ شہر برباد ہو گیا تھا۔ اس کی آبادی آٹھ لاکھ تھی۔ (المستند ص 834)  
2 تارانتو: یہ خوب شرقی اٹلی میں ایک بخری آباد ہے جس کی آبادی اڑھائی لاکھ ہے۔ اسے آٹھویں صدی ق م میں یونانیوں نے آباد کیا تھا۔ 272 ق م میں اس پر رومی قابض ہو گئے۔ (آکسفورڈ انکس ریکرس ڈکشنری ص 1475)

فوج ان پر فوٹ ہائی اور انہیں قتل کر کے ان کے ۱۰۰ بڑی جہاز تھیں لیے۔ عباس نے چہلہ عقیقہ چھری رکھا حتیٰ کہ ہمانی الاخرہ 247ھ 14 اگست 861ء کو اس کا انتقال ہو گیا۔

سرقسہ (سیراکیوز) کی فتح

رمضان 264ھ 1 جنوری 877ء میں امیر ابن اظہب نے سرقسہ (Syracuse) فتح کر لیا۔ انہوں نے نو ماہ اس شہر کا محاصرہ کیے رکھا تھا۔ اس جنگ میں 4 ہزار سے زیادہ روہی مارے گئے۔ سرقسہ سے اتنا مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ لگا جتنا پہلے کبھی ہاتھ نہیں آیا تھا۔ مسلمان وہاں 2 ماہ تک رہے، اس کی تفصیل ہجراتی اور وہاں سے چلے آئے۔ یہ واقعہ افریقیہ میں ابراہیم بن احمد بن محمد بن اظہب کی تھرائی کے زمانے میں پیش آیا۔ ہمانی الاخرہ 264ھ 1 جولائی 897ء میں ابراہیم بن احمد نے اپنے بیٹے ابو العباس (عبد اللہ) کو عقیقہ بھیجا۔ ابو العباس نے عقیقہ کے پائینوں کو خورجین جنگ میں نکلت دی۔ ایک مؤرخ لکھتا ہے: ”دو تیل زنی کے بل پر شیر (سرقسہ) میں داخل ہوا“ ”دو اس شہر ہی تک محدود نہ



س.ج (ایرانیائی)



شیرین (کسی) کا ساحل ابراہیم بن احمد

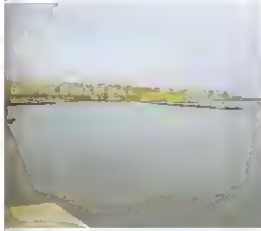
رہے بلکہ تمام شہر داراں میں چھا گئے۔ پھر جب عقیقہ میں ابن ہو گیا تو اس نے آہٹے مسینا پارکی اور جو بی اگنی پر جلد یوں دیا۔ اس جنگ میں بے شمار روہی قتل ہوئے۔ پھر ابو العباس عقیقہ لوٹ آیا۔ 268ھ 900ء میں اس نے اپنے بڑی بیڑے کے ساتھ دمشق (دیمونٹا) کا محاصرہ کر لیا جو کئی دن جاری رہا۔ اس کے بعد اس نے آہٹے مسینا پارکر کے آگنی کے ساحل پر واقع رجیو (Reggio) پر دھاوا کیا اور اس پر قابض ہو گیا۔ یہاں سے کثیر مالی غنیمت ملا، پھر وہ مسینا پارکس آیا تو وہاں قسطنطین سے آجودا بکری تیار! لشکر انہماز پایا۔ ان میں گرواؤ ہو گیا۔ مسلمان کامیاب رہے اور 30 روہی جہاز ان کے ہاتھ لگے۔

تھیرینا (طیرین) کی فتح

269ھ میں عباسی خلیفہ معتقد نے ابراہیم بن احمد ثانی سے ناراض ہو کر اسے ولایت افریقیہ سے معزول کر دیا اور اس کے بیٹے ابو العباس کو اس منصب پر فائز کیا، چنانچہ ابو العباس باپ کے پاس افریقیہ چلا آیا اور ابراہیم نے افریقیہ کی تمام حکومت بیٹے کے سپرد کی اور خود توبہ (تربلیس) سے بڑی جہاز میں روانہ ہو کر 17 ربیع الاول 269ھ 1 کیم مارچ 902ء کو

توبہ پہنچے، ٹرس شہر اور اٹلیا کے درمیان افریقیہ کا چھوٹا ماریط ہے۔ اس کے علاوہ توبہ (سوان) مصر کے قندیش میں ایک وادی و درئیں خطہ ہے۔ مدیترہ وے تین دن کے فاصلے پر ایک مقام کی تو کہا جاتا ہے، نیز بکرا تہ (تنگ فاضل) (الحدیج النوری) کے ساحل پر بھی توبہ آباد ہے تھیرینہ (سوان) سے آئے والوں نے ایسا کیا تھا۔ خود عبداللہ بن ابی بکر بن کلابی کی سرزمین کی تو کہا جاتا تھی جو کمر میں چٹانوں پر مشتمل ساحل ہے۔ (مصحف الجبلان: 308/5)





ٹراپانی (مسطب) کا ساحل

ٹراپانی (مسطب) کے ساحل پر آٹھ-28 درجہ کو چار سو میں داخل ہوا۔ جن لوگوں سے ظالمانہ طور پر مال و غیرہ چھین لیا گیا تھا، اس نے وہ لوٹا۔ نہ کو حکم دیا، پھر 9 شہان 19/289ھ 19/289ھ کی 902ء کو اس نے طرین یا طرین (Taormina) پر پٹار کی۔ اس جگہ خنزیر جنگ ہوئی۔ ان گت یسائی قتل اور بہت سے قید ہوئے۔ ابراہیم نے اپنے چچے لیاۃ اللہ بن ابراہیم اس کے قلعہ میکس (Mikase-Miques) کی طرف اور اپنے بیٹے ابراہیم غلب کو دشمن (Demona) کی طرف پٹار کا حکم دیا۔ اہل و عش قرار ہو گئے اور مسلمان شہر پر قابض ہو گئے۔ دوسری آٹھ ابراہیم کے حکم پر اس کے بیٹے ابراہیم نے رمطہ (Rametta) پر دھاوا کیا تو اہل رمطہ نے جزیہ دینا قبول کر لیا۔ سعدون بنی فحل کر لیا۔ سعدون نے قلعہ ڈ کر اس کے طرف پٹار کو مت ایٹا کے قریب چل دی کی تو وہاں کے باشندوں نے جزیہ دینا اور قلعہ کو غنائی کرنا قبول کر لیا۔ سعدون نے قلعہ ڈ کر اس کے چھر سعدون میں ڈال دیے۔

سعدون پٹار قلعہ ریحہ پر پٹار

اب ابراہیم اپنے لشکر کے ساتھ مسینا (Messina) پہنچا اور 2 دن وہاں مقیم رہا، پھر اس نے آٹھ سے پار کر کے اٹلی کے شہر قلعہ ریحہ (Calabria) پر لشکر کشی کی (26 رمضان 289ھ / 3 ستمبر 902ء)۔ وہاں سے کستہ (Cosenza) کی طرف جیس فدی کی جو پٹار کے قریب واقع تھا۔ 25 شوال 289ھ کو اس نے کستہ پر چلے ہوئے کو حکم دیا، اپنے چچوں اور فدی اشراف کو شہر کے دروازوں پر آگ لگائیں تاکہ اس کے قریب اور وہاں متحین بنیں۔ کراہیں۔ اس دوران میں 18 فدی قلعہ کو ابراہیم نے چار سو کرنا 5 سال کی عمر میں وفات پائی۔ اہل شہر کو اس کے فوت ہونے



قلعہ ریحہ (اٹلی)



وہ کی اٹلی قبر میں سے ہاتھ ایٹا کا شکر

۶ عربی نے میں "لیاۃ اللہ" کا نام کی وجہ سے "لیاۃ اللہ" کہہ رہا ہے، جو درست نہیں۔





ٹارنٹو (تصویر: ویکی)

ی خبر جنگی اور انہوں نے مسلحی دہشت گردی کی۔ لیکن اسلام دہاں خیمہ زن رہا حتیٰ کہ وہ بہت جگہ پر (مظہر) بھیجا گیا تھا، لوٹ آیا، پھر اسلامی فوج ابراہیم کی اولاد کے ساتھ واپس بلرمونچلی۔ وہاں ابراہیم کی تدفین ہوئی اور ساری فوج افریقہ لوٹ آئی۔

اس کے بعد مقلوبہ پر کئی مسلم حکمران مقرر ہوئے۔ ان میں سے بعض مقامی باشندوں کے ہاتھوں قتل ہوئے اور بعض معزول کر دیے گئے۔ 316ھ / 928ء میں صابر مقلوبہ افریقہ سے 30 ہجریوں کے ہمارا وارد ہوا۔ والی مقلوبہ سالم

بنی اہل راشد کائناتی کو ساتھ لیا اور آٹھ سو سالہ پارک کے قہور کا رخ کیا۔ راستے میں انہوں نے شہر تارنٹو (Taranto) پر قبضہ کر لیا، پھر شہر اور منت کا چار عاصروں کا اور اس کے برج گرا دیے۔ لیکن اسلام قلندر پہنچا تو اہل شہر نے ادا علی بڑیہ پر صلح کر لی۔ وہ اس ہفت تک جڑ پیا ادا کرتے رہے جب تک مہدی (فاطمی خلافت کا بانی) افریقہ میں مقیم رہا۔

تجزیہ (طبرستان) پر دوسرا حملہ

343ھ / 954ء میں فاطمی خلیفہ المعز علی بن اللہ ابن المعز نے ابوالحسن بن الحسن بھی کو مقلوبہ کی حکومت پر فاکر کیا۔ اس کے زمانے میں مسلمانوں نے 325 فی قعدہ 351ھ / 261 دسمبر 962ء کو طبرستان (طبرستان یا طبرستان) Tabrimina فتح کر لیا۔ یہ دیہاتوں کا سب سے شاندار قلعہ تھا جو سلاطین سات ماہ کے عاصروں کے بعد فتح ہوا اور اس کا نام المعز پر رکھا گیا۔ یہاں سے 4570 قیدی خلیفہ المعز کی خدمت میں بھیجے گئے۔ مسلمانوں نے طبرستان شہر اور اس کے قلعوں میں سکونت اختیار کی۔

رومیوں کا جوابی حملہ

رومیں اٹھارہ قلعہ روم نے سرنگی کی اور قیصر مستقل سے مدد طلب کی۔ اس پر حسن بن عمار نے وجہ 352ھ / اگست 963ء میں شہر کا ہمارا کر لیا اور اس کے گرد مسجدیں نصب کرویں۔ دستچ سے میٹیک کی قیادت میں ایک بڑا لشکر روانہ کیا جو شوال 353ھ / اکتوبر 964ء میں سینا پہنچ گیا۔ رومی فوج کی یہ بہت بڑی تعداد تھی جو دن تک کچھ آدمیوں کے مقلوبہ پہنچتی رہی۔

رومیوں نے سینا میں قلعہ بند ہو کر اس کی فصیل مضبوط کر لی اور بارگروند قلعہ کی، پھر یہ عظیم مسیحی لشکر روم کی طرف بڑھا۔ اس میں کھنڈی، اڑتی اور رومی شامل تھے جو کھنڈی پرانی قلعہ میں جڑے میں داخل ہوئے تھے جس بن عمار نے ایک فوج "مسیحی مشعل" متفقہ مشعل (دشمن) میں تھمات کی اور دوسری "مستقر و مشعل" بھیج دی۔ وہ جرمینوں نے اپنی دو فوجیں مشعل اور دشمن کی طرف روانہ کیں اور تیسری فوج شہر اور روم کی طرف بھیجی۔ اس حکمت عملی کا مقصد یہ تھا کہ روم کا عاصروں کے والی اسلامی فوج کو تکمیل نہ مل سکے۔ خود میٹیک نے چھ دستوں کے ساتھ مسلمانوں کو تھمات کی کوشش کی تو روم کی طرف سے مسلمان ان پر لوٹ پڑے۔ جرمینوں میں تھمات کا ران پرائی کہ مسلمان اپنے دشمنوں میں لوٹ آئے۔

میٹیک کو اپنی کامیابی کا یقین تھا۔ اصرار سے بلند آواز سے اللہ کا پکارا: اے اللہ! آدم زادوں نے مجھے دشمن کے دم دکریم پر چھڑ دیا ہے مگر تو میرا

ساتھ نہ چھوڑنا۔“ غرض جنگ کا بازار گرم ہوا اور ایک بجائے نے رومی سپہ سالار میتھنل نقل کر ڈالا۔ اس کے ساتھ ہی میسائی ٹکستے کھا کر بھاگ نکلے۔ اس دوران میں سپاہ گنا چھاگئی، ہاں لگ رہے لگا اور بجلی کڑکی۔ مسلمان سپہ سالاروں نے دہلیوں کا قہا قہ کیا۔ ابھر رہیوں نے جسے ہمارا میدان خیال کیا تھا وہ ڈھاڑا گڑا ثابت ہوا اور اس کے آگے گہری شہنشاہی۔ رومی اس شہنشاہی میں گرتے رہے اور مسلمانوں کے تیز رفتار گھوڑے انہیں پچھتے چلے گئے۔ مسلمان قیام رات چار طرف ہوجائیں کوسوت کے گھاٹ اچارے رہے۔ انہیں نے دہلیوں کے سرکردہ لوگ گرفتار کر لیے اور انہیں مال بیسٹ میں ڈھن کا ساز سامان، گھوڑے اور ہتھیار ملے۔ اس جنگ میں اس چارے سے زیادہ جنگی قتل ہوئے۔ بہت کم رومی گھوڑوں پر فرار ہو سکے۔

المعز لدین اللہ کی صلح

ان دنوں غازی غازی طغراقیہ کی جنگوں میں معروف تھا اور مصر فتح کر سکی کی تک دو کر رہا تھا، لہذا اس نے 356ھ/ 966ء میں اس شرط پر قبضہ روم دستقل سے صلح کر لی کہ مسلمان طبرمین اور روم غازی کر دیں گے۔ یوں مسلمانوں کو طبرمین اور روم سے اٹھنا پڑا اور وہ اس صورت حال سے طرہ غمزدہ ہوئے۔ اٹھا کے وقت انہوں نے ان دواؤں شہنشاہی کو ہمارا کر دیا اور آگ لگا دی۔ پھر صلیب کی حکومت شہان 359ھ/ 970ء میں ابوالغلام کو سونپی گئی۔ ابو الغلام نے 368ھ/ 975ء میں حلقہ کے پانچوں کے خلاف جنگ کی اور قاعدہ روم کی تعمیر کا حکم دیا۔ اس نے جہاد جاری رکھا حتیٰ کہ 372ھ/ 982ء کی جنگ میں شہادت سے سرفراز ہو گیا۔

غزنی شہر کی تہذیبی و تاریخی اہمیت



عقوبہ مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گیا

مسلمان عقوبہ پر از صاعی سو سال سے نگران تھے مگر اس دوران میں وہ باہمی اختلافات اور کشمکشوں میں الجھ گئے۔ اس سے فائدہ اٹھا کر فرنگی بادشاہ، رابرٹ<sup>1</sup> نے 982ء میں ملطیہ پر قبضہ کر لیا (عالمی مجوزہ شمار Milazo کو عرب ملطیہ کہتے تھے) پھر سز سال بعد جب 1444ء 1 اکتوبر، 1062ء میں فرنگیوں نے جوش قدی کی اور پے بہ پے ٹہروں کو فتح کرتے ہوئے قسریہ تک پہنچ گئے جہاں ابن الجوش نے شکست کھا کر قلعے میں پناہ لی۔ تاہم کارِ سعادت کی بنا پر عقوبہ سے کثیر تعداد میں علماء اور صلحین افریقیہ ہجرت کر گئے اور ان میں سے کچھ لوگوں نے امیر افریقیہ سے عقوبہ پر سستی کی شکایت کی۔ اس پر امیر افریقیہ نے ایک بحری بیڑا بھیجا اور اس پر ایک فوج توہمہ کی طرف روانہ کی۔ یہ موسم سرما تھا۔ اچانک سمندر میں طوفان اٹھا۔ بیڑہ جزائری ہو گئے اور ان پر سوار غازیوں میں سے بہت کم زندہ بچے۔

اب یہا نیوں کے لیے راستہ ہموار تھا۔ وہ بڑے اہمیتان سے جزیرے کے ارد گرد کے شیروں اور قصبوں کو فتح کرتے گئے اور انھیں کہیں مزاحمت پیش نہ آئی حتیٰ کہ مسلمانوں کے پاس صرف قسریہ اور جزائرت و شبر رہ گئے۔ یہا نیوں نے ان دونوں کا محاصرہ کر لیا۔ 1088ء/ 1088ء میں جزائرت نے اور 1091ء/ 1084ء میں قسریہ نے ہتھیار ڈال دیے۔ اس طرح اٹلی کے شاہ مارٹن نے چارے عقوبہ پر قبضہ کر لیا۔ مسلمان تقریباً 272 سال یہاں باہر اٹھارہ سو اور اس کے بعد روکی اور فرنگی (فارسی) اور مسلمان یہاں (تقریباً ۱۷۰۰ سو برس) اٹھتے بٹھتے رہے۔

اور کائنات ہوا زمینی جگہ پر خیمہ ۱۰۰

اٹلی کے اندر ایک مسلم ریاست "لوہرا"



سسی (عقوبہ) یہا نیوں کے قبضے کے بعد پہلی دہائی کے اوائل کے نزدیک دوم کے خلاف بغاوت ہوئی تا اس نے 1224ء میں سسی کے تمام مسلمانوں کو جزیرے سے ہٹا دیا اور اٹلی اور بائیں میں بہت سے مسلمان دہلی کے صوبہ لیا میں لوسرا (Lucera) منتقل کر دیے گئے جسے مشرقی رومی نگران ٹولوس دوم نے 683ء میں فتح کر کے چادہر باز کر دیا تھا اور گرد کے کچھ علاقوں میں گھیرے یہ مسلمان سسی شاہی اٹھارہ سو کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ وہاں وہ کچھ بادشاہوں کو گھس دیتے اور فوجی خدمات انجام دیتے رہے۔ آخر کار ان کی تعداد پندرہ سو ہزار ہو گئی اور لوسرا کو (Lucera Saracenorum) (شاہیوں) یعنی مسلمانوں کا لوسرا کہا جانے لگا کیونکہ شاہی میں مسلمانوں کی آخری ستیودہ آبادی تھی۔ 75- سال تک یہ مسلمان "کریاستہ" پر وہاں پر شہمی فوجی کمانڈر (فرانس) کے بادشاہ چارلس دوم نے 1300ء میں حاکم کر کے انھیں چادہر باز کر دیا تاہم چارلس چھ سال بہت سوں نے اٹلی میں چاہا لی۔ ان کی کچھ لیا جا کر روٹی میں ان کو گرے پالا گیا جن میں مائتا مارڈینا ڈوہائی گرجا بھی شامل ہے۔ (دہلی پیکلی)

1۔ رابرٹ، اٹلی کی تاریخی نگران قند فرنگیوں (فرانسیسی) اور کینٹر نے نیون (تاریکی) قند فرانس کے جوف فرانس کے علاقے ہارمنٹی میں 912ء میں آباد ہوئے تھے۔ وہ تاریکیا سے ہیں۔ وہ کیا راہیں صدق جونی میں غریب نے سب کے نگران ہی گئے تھے۔ ہارمنٹی کے ولیم نے 1066ء میں وینڈن فتح کر دیا اور ولیم فاتح کہا گیا۔ (تاریکی) رابرٹس فرانس ڈنٹری میں۔ 990ء فرنگ (Frank) کی سحر یہ شکل فرارچ یا فریج ہے جن سے قانس القاد "فرنگ" یا "فرنگ" اور "فرنگی" وجود میں آئے۔

### مالٹا، جزائر بلیارک اور سارڈینیا کی مہمات

مسلمانوں نے مالٹا<sup>۱</sup> 256ھ/70-869ء میں ابو الغریبن محمد بن احمد بن اغلب کی قیادت میں فتح کیا۔ انہوں نے یہاں صوبہ کی کھڑی سے جہاز سازی کا کارخانہ (دارالصناعة للبحرین) قائم کیا۔ 440ھ/1048ء کے بعد وہاں نے اس جزیرے کو واپس لینے کی کوشش کی مگر ناکام رہے۔ 483ھ/1090ء میں تارنٹوں نے مالٹا پر حملہ کیا اور فتح علاقہ کے بعد وہ اس پر بھی قابض ہو گئے، تاہم مسلمانوں کو 647ھ/1249ء تک یہاں رہنے کی اجازت حاصل رہی۔ کہا جاتا ہے کہ مسلمان اس وقت تک مالٹا میں تنگ تھے جب صوبہ میں صدی چوتھی میں امیر انکو لا فالیت نے اس پر قبضہ کیا۔ اس دوران میں عربی بل مالٹا کی زبان ہو گئی تھی، حالانکہ علاقہ اور سارڈینیا میں اس کو زوال آ چکا تھا۔



مالٹا کی ایک تاریخی تصویر

جزائر بلیارک

یہ بلیچ (انڈس) کے مشرق میں سمیرا درم میں واقع تین جزیرے ہیں۔<sup>2</sup> سب سے بڑا جزیرہ میجورکا (میدوق) ہے، پھر مینورکا (منورق) ہے اور تیسرا چھوٹا جزیرہ ایب۔ ہے۔ جزائر بلیارک پر پہلا حملہ وہی بن نصیر نے 89ھ/707ء میں کیا تھا، پھر امیر عبدالرحمن اوسط نے 300 ہجری جہازوں میں ان پر یافار کی (234ھ/848ء) کیلئے ہل بلیارک کے حملہ کی تیاری اور وہاں آنے جانے والے مسلمانوں کو تکلیف پہنچانے تھے۔ انہوں نے امیر سے ہم کی درخواست کی اور اپنی غلطی کا اعتراف کیا، چنانچہ 235ھ/849ء میں امیر نے انہیں معاف کر دیا۔ پھر 290ھ/902ء میں عصام خولانی انڈس سے ہجرتی جہاز میں حج کو روانہ ہوا لیکن سمندری طوفان کے باعث اسے طویل



جزائر بلیارک

- ۱ مالٹا: ذیلی بحیرہ روم کا یہ جزیرہ مسیحی ۱۵0 کلومیٹر جنوب میں ہے۔ 1991ء میں اس کی آبادی 3 لاکھ 66 ہزار تھی۔ دارالحکومت ولیٹا ہے۔ اس پر شفا، پہاڑی فرطانی اور عرب قابض رہے۔ ۱090ء میں ڈائن شاہ رابر نے مالٹا پر قبضہ کر لیا۔ 1530ء میں چارلس پنجم (شاہ کین و ولینڈ) نے یہ جزیرہ صوبہ ہنسی ہائینڈرڈ دے 1۱۰۰۰ میں 30 ہزار روپے کی جہازوں اور 181 ہجرتی جہازوں نے کین، یہاں مختلف قلعوں کا محاصرہ کیا مگر شہر نے ہتھیار اٹھا کر واپس ہونا چاہا۔ 1798ء میں اس پر فرانسیسی اور 18۱4ء میں برطانوی قابض ہوئے۔ 1964ء میں مالٹا آزاد ہو گیا۔ (اکسپورڈ انٹرنیشنل ڈکشنری، تاریخ ترکیہ، ص 1۱۱)
- ۲ جزائر بلیارک: واصل ابن میں تین جزیرے میجورکا (Majorca)، مینورکا (Minorca)، ایبیز (Ibiza) اور وہ چھوٹے جزیرے فورمینٹرا (Formentra) اور کابریا (Cabrera) شامل ہیں۔ عربی میں انہیں جزائر البلیار کہا جاتا ہے۔

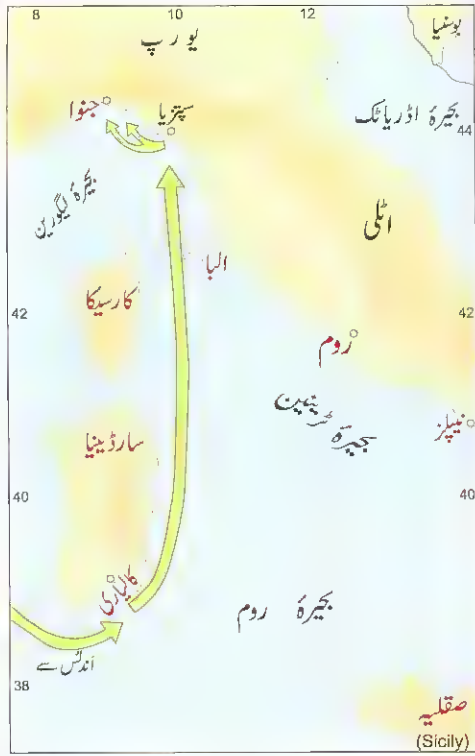
جوہر و سارڈینیا

دلاسٹروڈ (سہاروینہا) کا ایک منظر

ہماری مال قیمت حاصل کیا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ 92ء و 711ء میں غنم افراس کے  
 ہتھیار کیا۔ یا۔ ہلائی پر ان کے چارہزار اور مال قیمت کی کثرت سے ہاٹ سہنے  
 میں غرق ہو گئے۔ 103۔ 721ء اور 106ء و 724ء میں سارڈیا کی دوجہیں  
 ہوئیں اور 117ء و 735ء میں عقبہ بن ابی نافع کے پوتے عصب بن ابی عید نے  
 سارڈیا پر چڑھائی کہ کثیر مال قیمت حاصل کیا۔ 135ء و 752ء میں  
 ابراہیم بن حبیب الغفری نے عصب اور سارڈیا پر بیکار دی اور وہیں سے قیدی اور  
 قیمت ہاتھ آئے۔ سارڈیا والوں نے جزا ادا کرنے کی شرط پر صلح کر لی۔

- [illegible]





ہوئی انٹارڈیسوں سے یہاں مشہور تھے۔ بنائے تو رفلینوں نے 201ء/816ء میں ساراڈینا پر ملایا اور مال نیہست کے ساتھ لوہٹے۔ اس کے بعد جھون مہا لہجہ بھی نے 206ء/821ء میں ساراڈینا پر حملہ کیا مگر وہ اسے فتح نہ کر سکا۔

937ء/323ء میں قاضی طیف الدائم بن المہدی نے یعقوب بن اسحاق کی مرکزہ کی میں ایک بڑی ساراڈینا بنایا۔ یعقوب بن اسحاق نے اس بڑے سے کھنڈ کر کے وہاں قدم جمائے، کچھ باشندے قیدی بنائے اور ان کے چھڑا دیے۔ پھر ابو اسحق الموفق بن احمد الحامری وائی دانیہ<sup>1</sup> دزاکثر فرنگی الاذل 406ء/15 ستمبر 1015ء میں 120 بڑی جہازوں اور 8 ہزار گھڑسواروں کے ساتھ ساراڈینا کے شہر کا لہری (Cagliari) کے پاس انٹارڈیسوں نے بڑے سے کے پہاڑی قلعوں پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد اس نے مغربی اٹلی کے ساحلوں پر دھوا مارا اور سچھ سچھ (Spezia) اور دیاسے ماجرا کے قتل میں واقع شہروں پر قبضہ کر لیا، پھر اسے مرکزہ بنا کر پاپا الحامری نے چیسا (Pisa)<sup>2</sup> اور دیگر شہروں پر غلطاری۔ اس دوران میں چیسا، جنوا اور فرنگستان (فرانس)<sup>3</sup> کے بڑی جہازوں نے اس کے خلاف اتحاد قائم کر کے اس کی ساراڈینا کو اپنی کاراست روک لیا۔ یوں سچھ، پاپا الحامری سے پہلے ساراڈینا کو فتح گئے اور انھوں نے دوبارہ اس پر قبضہ کر لیا۔



جنوا (اٹلی) کی راس ساراڈینا

کالہری (ساراڈینا) چیسا اسوی کٹر ہزارا

- 1۔ دانے پیہلے (Valencia) کے جنوب میں آج کی ایک بندرگاہ ہے۔ برائیس کے خاکہ اطراف کے محمد میں پاپا الحامری کا دارالحکومت تھا۔ اس کی ریاست میں دانیہ اور جزائر بلانک (جزائر شرق) شامل تھے۔ (المجدد ص: 240)
- 2۔ چیسا (Pisa)۔ شمالی اٹلی کے مغربی ساحل پر واقع یہ شہر قرن دہائی میں ایک بڑی شہری ریاست بن گیا۔ پہلے یہ پیرکوم کے تین ساحل پر واقع تھو گھوڑے آفر کی کا، پھر بنے، پھر سے اسے سمندر سے ٹھیک 10 فٹ بلند کر دیا گیا ہے۔ چیسا کا زمینچہ مشہور ہے جو 55 فٹ بلند ہے۔ یہ چار پانچویں صدی عیسوی کے آخر میں تعمیر کیا گیا تھا۔ (آکسفورڈ انٹرنیشنل ڈکشنری ص: 1104)
- 3۔ اٹلی پر مسلمانوں کے حملوں کا آغاز 688ء کے آس پاس ہوا۔ جنوی اٹلی میں انھوں نے نوآبادیوں قائم کر لی ہیں اور ایک مرکزہ ایسا بنایا تھا جہاں سے کربستان انھیں کے کام روڈوں پر قبضہ کرنا ممکن تھا۔ دانیہ کا پہلا بیٹا اس مرکزہ کا نام فرنگی (Franks) رکھا گیا ہے۔ (انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا ص: 189/12)
- 4۔ فرانس (فرنگستان)۔ مغربی یورپ کے اس ملک کو پہلی صدی ق م میں جلیکس بیڑے فتح کر کے دی سوبہ "کال" بنایا تھا۔ پہلی صدی عیسوی میں جرمانہ نسل کے فرانکس (Franks) نے کال فتح کر لیا۔ قرن دہائی میں اس پر گرجا تھیں رہے تھی کو موشوں کا خوراک بنی۔ چیسا کے دوران میں فرانس ایک بڑی طاقت بن گیا۔ پندرہویں صدی میں فرانسیسی حکمران یورپ پر قابض رہے۔ (آکسفورڈ انٹرنیشنل ڈکشنری ص: 649)۔ فرنگیوں کی نسبت ہی سے "فرنگی" یا "فرنگی" اور "فرنگ" اور "فرنگستان" کی اصطلاحات وجود میں آئیں۔